

Safar-e-Adab

BEING THE STRING OF YOUR KITE

[www.safareadab.com](http://www.safareadab.com)

# رجزات

افراء جاوید

Safar-e-Adab

BEING THE STRING OF YOUR KITE

[www.safareadab.com](http://www.safareadab.com)

# اجازت



از قلم افراء جاوید

All Rights Reserved

**Copyright:** Ifra Jawaid (Author)

**Published by:** Safar-e-Adab

**Published On:** safareadab.com

---

To get published with us, contact us via email or website:

[safareadab.com](http://safareadab.com)

[safareadab@gmail.com](mailto:safareadab@gmail.com)

[khanumaira@safareadab.com](mailto:khanumaira@safareadab.com)

[adab@safareadab.com](mailto:adab@safareadab.com)

---

**Note:** We don't charge anything to publish online. If anyone charges any kind of fee in order to publish your write-ups in the name of Safar-e-Adab, please don't try to go ahead with them and immediately report them using the contact us button on our website. Thank you

## ضروری بات

اجازت کے تمام جملہ حقوق لکھاری "افراء جاوید" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹفارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہوگی۔ بغیر اجازت کہانی کا استعمال کرنے والوں پر سخت کارروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔





وہ ایک پارک کا منظر تھا۔ جولائی کا مہینہ تھا اور مون سون کی آمد تھی۔ صبح کا وقت تھا۔ ساری رات بارش ہونے کے بعد بھی آسمان خالی نہیں ہوا تھا۔ پارک پہ سرسبز گھاس اگی تھی اور اس پہ بینچرز بچھی تھیں۔ انہی میں سے ایک بینچ پہ ایک 35 سال کی خاتون بیٹھی تھیں۔ دوپٹہ کوشانے پہ لگانے کی وجہ سے انکے بال صرف کندھے تک دکھ رہے تھے۔ وہ خوبصورت نہیں تھیں مگر انکارعب ہر کسی کو گردن موڑ کے انہیں دیکھنے پہ مجبور کرتا تھا۔ وہ سامنے کھڑی ہوئی چار لڑکیوں کو دیکھ رہی تھیں جو مختلف پوز بنا بنا کہ ویڈیوز بنا رہی تھیں۔ ٹریک پہ چلتے لوگ انہیں دیکھ رہے تھے مگر وہ لڑکیاں بے فکری سے اپنا کام کر رہی تھیں۔ جب ان خاتون کو کسی نے آواز دی

"ردا"

انہوں نے گردن اٹھا کے دیکھا تو سامنے انہی کی ہم عمر ایک خاتون بالوں کا جوڑہ باندھے کھڑی تھی۔ وہ اٹھ کر اس سے خوش اخلاقی سے گلے ملیں

"کیسی ہو سویرا؟"

خیر خیریت پوچھنے کے بعد اب وہ دونوں ایک ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

سویرا نے بات چیت شروع کی

"سات سال کے بعد دیکھ رہی ہوں تمہیں مجال ہے جو عمر پتا لگے تمہاری"

ردا صرف مسکرائیں۔ سویرا بہت باتونی لگتی تھیں

"تم مارنگ پرسن کب سے بن گئی؟"

ردا نے سامنے کھڑی چار لڑکیوں کی طرف اشارہ کیا

"میری بھانجی بھتیجی کو کوئی شوٹ کرنا تھا تو انکے ساتھ آگئی"

"انزلیہ باجی کی بیٹیاں؟ کیا کر رہی ہیں آج کل"

سویرانے پوچھا تو روانے سامنے ہاتھ کے اشارے سے کھڑی ہوئی ایک دہلی پتلی درمیانے قد کی لڑکی کی طرف اشارہ کیا۔ اس کے بال سیدھے تھے جو پونی ٹیل میں مقید تھے۔ وہ ہاتھ کے اشارے سے سامنے کھڑی دو چھوٹی لڑکیوں کو کچھ سمجھا رہی تھی۔

"یہ امراء ہے انزلیہ آپ کی بڑی بیٹی۔ اسکی عرفات بھائی کے بیٹے سے منگنی کی ہے۔ اسنے آڑٹس اینڈ ڈیزائن میں ماسٹر کیا ہے ہماری اس شہر کی تینوں برانچز میں آڑٹس یہی دیکھتی ہے"

پھر انکا اشارہ گھنگریالے بالوں والی لڑکی کی طرف ہوا۔ چال ڈھال اسکی لڑکوں جیسی لگ رہی تھی۔ چہرہ شفاف تھا مگر تھوڑی کے پاس ہلکا سا برتھ مارک تھا۔ بیل گم چبا کے وہ کیمرے سے ان دونوں کی حرکات اپنے کیمرے میں قید کر رہی تھی۔

"یہ ارسہ ہے یہ فوٹو گرافی کرتی ہے اسنے لائبریری سائنس میں ماسٹر کیا ہے اور اس کا اپنا آن لائن بک اسٹور ہے امراء سے ایک سال چھوٹی ہے بس۔"

اب ان کا ہاتھ اشارہ ان دو چھوٹی لڑکیوں پر تھا جو کیمرے کے آگے کھڑیں تھیں ان میں سے ایک لمبے بالوں والی چھوٹی سی لڑکی تھی۔ آنکھوں پہ نظر کا چشمہ سجا تھا۔ وہ چچی چچی سی بچی تھی۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"یہ اقراء ہے انزلیہ آپ کی آخری کھرچن۔ بلاگنگ کرتی ہے یہ"

اب انکا اشارہ اسکے برابر والی بچی پہ تھا۔ وہ اقراء کے برابر ہی لگتی تھی۔ مگر دہلی پتلی سے بچی تھی۔

"وہ عرفات بھائی کی بیٹی ہے روماء۔۔۔ اقراء اور رومادونوں بلاگنگ کرتی ہیں"

وہ بہت خوش تھیں اپنی بھانجیوں بھتیجی کا تعارف کرا کے۔

سویرانے ارسہ کی طرف اشارہ کیا۔

"ابھی تک ارسہ کا رشتہ نہیں ہوا کہیں؟ نام پیارا ہے ویسے معنی کیا ہیں؟"

انہوں نے اپنی پیار بھری نگاہ ان کے پاس سے ہٹائی اور سویرا کو دیکھتے ہوئے کہا

"اس کے نام کا مطلب ہے قوس قزح اور آتے ہیں رشتے لیکن وہی نامیں نے ان کو ماں کی طرح پالا ہے جہاں مجھے اسکے لیے کوئی مناسب رشتہ نظر آیا میں کر دوں گی" سامنے بیٹھی سویرا نے ہاتھ کے اشارے سے ایک لڑکے کو بلایا "فہد"

اس لڑکے نے دور سے آنے کا اشارہ کیا۔ وہ ٹریک پہ بھاگ رہا تھا۔ سویرا نے مسکرا کے کہا

"تو پھر ردا تمہاری مشکل آسان ہو گئی میری بہن کا بیٹا ہے فہد ابھی اپنے باپ کی زمینیں دیکھتا ہے اور جو فیکٹری ہے ناجھائی کی وہ اسی کے پاس ہے" ردا نے مسکرا کے سر ہلایا۔

سویرا پھر شروع ہو گئیں۔

"اور وہ جو تمہاری تیسری بہن تھیں سب سے بڑی ان کی بھی تو پلین کریش میں ڈیٹھ ہو گئی تھی نہ؟" ردا نے ہامی میں سر ہلاتے ہوئے کہا

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"ہاں ان کا ایک بیٹا ہے عمر، آٹھ سال ہو گئے جرمنی میں ہوتا ہے کمپیوٹر سائنس میں ماسٹر کر کے وہ وہیں چلا گیا تھا پی ایچ ڈی کر رہا ہے وہاں سے۔ ایک ہفتے بعد آنے والا ہے یہاں پر۔"

سویرا نے سنکے فوراً پوچھا

"تو اسکے لیے کوئی لڑکی نہیں ڈھونڈی"

ردا نے ارسہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"ڈھونڈی تھی مگر اسے پسند نہیں آئی۔"

سویرا اکھٹکھارتے ہوئے بولیں۔

"میں نے کل حاشر کو ایک بچے کے ساتھ دیکھا تھا۔"  
ردانے بغیر تاثر دیئے کہا۔

"شادی نہیں کی اسنے۔۔۔۔۔ وہ اسکا بھتیجا ہے امراء کے چھوٹے چچا کا بیٹا۔ اسکے پیرنٹس میں طلاق ہوئی اور دونوں اپنی لائف میں سیٹل ہو گئے۔ تب سے حاشر اسے پال رہا ہے۔۔۔"  
اب ردانے صبر جواب دے گیا تھا۔ ردانے اسکا مسکرائیں پھر کہنے لگیں  
"ویسے سویرا یہ جو تم میرا انٹرویو لے رہی ہو کب شائع ہوگا؟؟؟"

سویرا اس بات پہ تھوڑا اثر مندہ ہوئیں تبھی ایک لڑکا ٹریک سوٹ میں انکے پاس آیا۔ وہ شکلاً بہت سنجیدہ لگتا تھا۔ قد اسکا چھ فٹ تھا مگر وہ بہت دبلا پتلا سا لڑکا تھا۔ بال بہت چھوٹے چھوٹے سے تھے۔

فہد قریب آیا تو ردانے اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کے اسکی خیر خیریت دریافت کی۔ ردانے ہاتھ کے اشارے سے اسے کوبلایا اسے قریب آئی تو فہد کو دیکھتے ہوئے اس نے ہاتھ ہلا کے ہیلو کہا اور ردانے سویرا نے حیرت سے ان دونوں کو دیکھا

"تم دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہو؟"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

جواب اسے کی طرف سے آیا

"جی خالہ فہد میرے ساتھ کلاس میں ہوتا تھا"

سویرا اور ردانے کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی

"یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے پھر"

وہ ایک بہت بڑی بلڈنگ تھی۔ گیٹ کے اوپر لکھا تھا

success way college and learning studio

ردانے گاڑی پارک کی اور ٹک ٹک کرتی ہیل لیکر اندر داخل ہوئیں۔ وہاں پہر سیشن میں دو لڑکیاں بیٹھی تھیں۔ ایک دہلی پتلی سی اور دوسری تھوڑی عمر رسیدہ خاتون۔ ردانے کے پاس سے گزریں۔ تو ان دونوں نے سلام کیا۔ وہ جواب دیتی گزریں۔

تو دہلی پتلی لڑکی سے عمر رسیدہ خاتون کہنے لگیں۔

"یہ نہ منگیتر تھیں حاشر سر کی پھر انکی بہن کا انتقال ہو گیا۔ تو انہوں نے تینوں بچیوں کی وجہ سے شادی سے انکار کر دیا وہ جو امراء اسہ میڈم ہیں نہ انکی بھانجیاں اور سر حاشر کی بھتیجیاں ہیں اور اسل سر بھتیجے ہیں انکے"

Safar-e-Adab  
BEING THE STRING OF YOUR KITE

وہ لڑکی حیرت سے دیکھنے لگی  
"اوہ مطلب یہ دونوں بزنس پارٹنر ہیں"  
وہ خاتون سر پہ دوپٹہ صحیح کرتے ہوئے کہنے لگیں  
"ہاں لائف پارٹنر تو بن نہ سکے بزنس پارٹنر ہی بن گئے"

پھر اسکے ہاتھ مارتی ہوئی کہنے لگیں

"تم فی فی ہو نہ اسلیے تمہارا تعارف کر رہی ہوں خیال رکھنا ان کے سامنے برائی نہیں کرنا کوئی"  
وہ لڑکی تابعداری سے سر ہلانے لگی۔

وہ چاروں اس وقت روما کے روم میں بیٹھی ہوئی تھیں امراء نیچے بیٹھی ہوئی تھی اور اپنے آڑٹس اینڈ کرافٹ کا سامان بکھرا کے کچھ نقش و نگار بنا رہی تھی اور اسے اپنے کیمرے میں محو تھی جبکہ روما اور اقراء باتیں کر رہے تھے رومانے موبائل اٹھایا اور تھوڑی دیر بعد ایکسائٹڈ ہو کر کہنے لگی "اقراء چھت پہ ریمبو نکلا ہوا ہے دیکھو فاطمہ آپنی نے اسٹیس لگایا ہے" اس نے موبائل اقراء کے سامنے کیا۔ وہ دونوں اٹھ کر جانے لگیں تو اسے نے بولا "مجھے دیکھ لو"

اس پہ جواب اقراء کی طرف سے آیا "آپ کو دیکھ کے ریمبو کا بس ایک کلر یاد آتا ہے۔ والٹ کلر (violet) اسے نے حیرت سے ان دونوں کو دیکھا۔ رومانے قدم واپس آئی اور دروازے پہ کھڑے ہو کے کہنے لگی "اسکا مطلب ہے پرپل شیطانی ایمو جی" یہ کہہ کر وہ دونوں بھاگ گئیں تو اسے نے کہا "بد تمیز جاہل" امراء اپنی شیٹس پہ سر جھکائے کہنے لگی

"صحیح تو کہہ کے گئی ہیں اس ایمو جی کو تمہارے ساتھ لگایا جائے تو اس کی twin لگو گی تم" اسے نے سائیڈ میں رکھا کشن اٹھایا اور امراء کی طرف پھینکا جو کہ اس نے کیچ کر لیا پھر اسے نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے "یا اللہ یہ جو بنا رہی ہے وہ بنے ہی نہیں" آگے سے امراء تپتے ہوئے کہنے لگی

"شکل تو خیر سے تمہاری اچھی ہے نہیں تو بات ہی اچھی کر لو" اسے اس کی نقل اتارتے ہوئے کمرے سے باہر چلی گئی

ارسہ الماری کے سامنے کھڑی تھی۔ کپٹی پہ شہادت کی انگلی بچاتے ہوئے سوچ رہی تھی اور گاگا کے کہ رہی تھی۔

"کیا پہنوں میں کیا پہنوں میں کیا پہنوں"

سامنے الماری کھلی تھی اور الماری میں کپڑے ٹھونسے ہوئے تھے۔ پھر اس نے ایک قمیض زبردستی کھینچی جس کے کھینچنے کے باعث بہت سارے کپڑے زمین پہ گر گئے پھر اس نے برابر والی الماری کھولی۔ اسمیں بڑی نفاست سے کپڑے رکھے ہوئے تھے وہ ابھی ایک کپڑے نکالنے ہی والی تھی کہ پیچھے سے امراء چلائی "یہ کیا بد تمیزی ہے"

ارسہ ڈھٹائی سے مڑی اور کہنے لگی "کچھ نہیں میچنگ کا دوپٹہ دیکھ رہی تھی میرا دوپٹہ پتہ نہیں کہاں چلا گیا"

امراء نے اس کی الماری کی طرف اشارہ کر کے کہا جس پہ گول مول کپڑے ادھر سے ادھر لٹک رہے تھے

"ہاں تو یہ جو کپڑوں کا ملبہ تمہارا ہے اس کو کبھی سلیقے سے سیٹ بھی کر دیا کرو"

ارسہ نہ بڑی بے دردی سے دوپٹہ کھینچا جس کی وجہ سے نفاست سے رکھے ہوئے کپڑے نیچے گر گئے امراء غصے سے دیکھنے لگی اور کہنے لگی "بے ڈھنگی"

ارسہ نے مسکرا کے اسے دیکھا

"تم تو ایسے بول رہی ہو جیسے تم میں بہت ڈھنگ ہے اچھے طریقے سے پتہ ہے مجھے بتول باجی کی بیٹی کو پیسے دے کے صحیح کروائی تھی نا"

امراء ادھر ادھر دیکھ کے نظریں چرانے لگی پھر سنبھل کے بولی  
 "ہاں تو میں نے پیسے دے کے تو صحیح کروائی تھی نا تمہیں تو وہ بھی توفیق نہیں ہوئی"  
 اس نے مسکرا کے کہا

"بڑی بہن ماں کے برابر ہوتی ہے اتنا تو کر دو میرے لیے"  
 یہ بول کے وہ چلی گئی تو امراء بولنے لگی  
 "اور تم ہونا کارہ اولاد"

وہ گھر کے اندر آئی تو چابی سے کھلتے ہوئے تھی۔ مگر صوفے پہ بیٹھی ردخالہ کو دیکھتے ہی قدم وہیں پہرے رک گئے۔ تمیز سے سلام کرتی ہوئی وہ انکے قریب آگئی۔

ردانے ابرو اٹھا کہ پوچھا

"فہد کے بارے میں کیا سوچا؟"

"خالہ مجھے ٹائم نہیں ملا سوچنے کا"

جواب بہت تمیز سے آیا۔

"ہاں میں تو بھول گئی تھی تمہارا شپ مینٹ کا کاروبار ہے"

ارسہ نے بمشکل ہنسی کو ضبط کیا۔



"ایک تو گھر بیٹھے بٹھائے تمہیں اتنا اچھا رشتہ مل گیا اور اس پہ تم ناشکری کر رہی ہو۔"  
(ہاں باقی لوگ تو رشتوں کے لیے روڈ پہ بھیک مانگ رہے ہیں نہ)

ارسہ نے دل میں سوچا۔

ردا خالہ پھر سے کہنے لگیں

"مجھے اسمیں ایک برائی بتادو"

(آپ مجھے اس میں ایک اچھائی بتادیں)

ارسہ کی دل کی بات دل میں ہی رہ گئی۔

"لڑکی یہ ساتواں رشتہ ہے تمہارا۔ جو کو ایٹیز تم نے اپنے ہر بینڈ کے لیے بتائی تھیں اسمیں وہ سب ہیں

۔۔۔ تو میں ہاں کر دوں پھر۔؟؟"

ردا نے حتمی لہجے میں پوچھا۔

ارسہ نے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔

"خالہ آپ نے پالا ہے ہمیں آپ کو جو اچھا لگے کر لیں"

ردا خالہ نے گڈ کہا اور اپنا موبائل میں سویر اکا نمبر ڈھونڈنے لگیں۔ ارسہ وہاں سے خاموشی سے جانے لگی

-

وہ عرفات ماموں کے گھر میں تھی اس وقت ڈرائنگ روم میں بیٹھی ان تینوں بچوں کو ٹیوشن پڑھا رہی تھی۔  
روما اور اقراء ایک ساتھ زمین پہ بیٹھی ہوئی تھیں اور سنگل صوفے پہ علی بیٹھا تھا۔ علی گیارہ بارہ سال کا بچہ

تھا۔ سر پہ پی کیپ لگی تھی اور اس کیپ سے گھنگریا لے بال نکل رہے تھے۔ ارسہ آلتی پالتی مار کر موبائل پہ اسکرولنگ کر رہی تھی۔ جب اس نے انسٹاگرام پر ایک ویڈیو کھولی اور پھر خود کلامی کرنے لگی۔

"دیکھو تو صحیح پینٹنگ فار پاکستان ایک تو ہر غیر اغیر پاکستان سے کیا نکل جاتا ہے پہلے یوٹیوبر بن جاتا تھا اب انسٹاگرام بن جاتا ہے اور بیوقوف تو وہ لوگ ہیں جو انکو فالو کر رہے ہیں"

رومار جسٹر لیکے اسکی طرف آئی اور اچک اچک کے اسکے موبائل میں جھانکنے لگی۔ پھر کہا "آپ عمر بھائی کو اسٹاک کرتی ہیں آپ نے تو کہا تھا کہ آپ نے ان کو بلاک کیا ہوا ہے"

ارسہ نے اپنا موبائل سائیڈ کیا اور کہنے لگی

"ہاں تو میں نے صرف واٹس ایپ پہ بلاک کیا ہے انسٹاگرام پہ تو میرے فوریو پہ آگیا اس لیے میں نے دیکھ لیا ویسے بھی اس کی ریلیز reels اتنی کوئی خاص نہیں ہوتی جو میں اس کو دیکھوں"

ارسہ نے اس کی کاپی چھینی اور بولنے لگی

"ہاں سناؤ آدھے گھنٹے سے یاد کر رہی ہوں نا تم سوال؟"

روما اپنے ناخن کھاتے کھاتے اسے اٹک اٹک کے سنانے لگی۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

### ایک ہفتے بعد

"ارسہ یارا اٹھ جاؤ پلینز"

امراء نے کمرے میں آتے ہی اس کا تکیہ کھینچا۔ ارسہ کمبل میں بے خبر سو رہی تھی۔

"کیا ہے تمہیں اتنی صبح صبح کیوں اٹھا رہی ہو منہ پیارا نہیں ہے کیا؟"

ارسہ نے کمبل کو منہ سے ہٹایا۔ آنکھوں میں نیند نمایاں تھی۔ وہ آنکھیں مسلتی ہوئی اٹھ کے بیٹھی۔ جب امراء نے اسکا مذاق اڑاتے ہوئے کہا

"بہن کو نسی ایسی لڑکیاں ہوتی ہیں جو نزاکتوں سے اٹھتی ہیں تم تو اٹھنے کے ساتھ ہی لوگوں کو ڈرا دو"

ارسہ نیندوں میں تھی پھر بھی کشن اٹھا کہ اسے مارا۔ تب امراء نے اس سے بچتے ہوئے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"ماشا اللہ بال نہیں حرکتیں بھی چڑیل والی ہیں تمھاری"

ارسہ نے اسکی نکل اتارتے ہوئے کہا

"چڑیل لگ رہی ہو"

اور بھاگتی ہوئی واش روم میں چلی گئی۔ امراء نے بھی آنکھیں چھوٹی کر کے اسکے پیچھے سے منہ چڑایا اور برابر میں رکھا کشن اٹھا کہ مارا مگر وہ اس سے پہلے ہی دروازہ بند کر چکی تھی۔ اور کشن دروازے سے ٹکرا کے فٹ میٹ پہ گر گیا تھا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

وہ آسمانی رنگ کالوز سا کرتا ٹراؤزر پہنے ہوئی تھی۔ اور گھنگریا لے بالوں میں کبچر لگا ہوا تھا۔ وہ غصے میں اپنے روم کا بکھرا ہوا سامان سمیٹ رہی تھی۔ اور منہ ہی منہ میں تیار ہوتی امراء کو سنار ہی تھی۔

"مطلب جرمنی سے آرہا ہے تو ہم پہ احسان کر رہا ہے کیا۔ اسکا لرشپ پہ نہیں گیا تھا بلاک اکاؤنٹ کے ذریعے گیا تھا۔ اور خاندان کا سپر ہیرو بنا ہوا ہے"

آئینے میں کھڑی امراء جو پرفیوم اپنی کہنی پہ لگا رہی تھی۔ کہنے لگی

"تم جلتی ہو اس سے صاف لگتا ہے"

امراء کی اس بات پہ اسکے تن بدن میں آگ لگ گئی اپنا کام چھوڑ کے اسکو غور سے دیکھنے لگی اور تنک کے کہا "ہاں ہاں۔۔۔ پوری کائنات میں وہ مہاشے تو رہ گیا ہے جلنے کے لیے۔ میں ایک سیلف میڈ اس پر پولیجڈ سے جلو نگئی ہاں"

امراء نے پرفیوم کی بوتل ٹک کی آواز سے رکھی پھر بولی۔

"پورے خاندان کو پتا ہے کہ تمہیں جیسے ہی پتا چلا کہ عمر پی ایچ ڈی میں enroll ہوا تم نے دل پہ پتھر رکھ کے ایم ایس میں ایڈمیشن لیا"

ارسہ نے یوں دیکھا جیسے اسکی چوری پکڑی گئی ہو۔

"یہ ساری بکو اس نے پھیلائی ہے۔ مجھے شوق تھا پڑھنے کا"

امراء اپنا دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے اسکو انور کیا جیسے ارسہ سامنے لگے آئینے سے بات کر رہی ہو۔ وہ بول کے چپ ہوئی تو امراء نے صرف اتنا کہا "چلیں"

اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

اور ارسہ برا سامنہ بنا کے اس کے پیچھے بولی۔

"یہ آئی عمر کی سگی بہن"

وہ تین کمروں کا چھوٹا سا گھر تھا۔ مگر وہاں کالان بہت وسیع تھا۔ وہیں پہ ایک جگہ پارکنگ کی بنائی گئی تھی۔ پارکنگ میں ایک 125 بانیک اور ایک گاڑی کھڑی تھی۔ وہ مین گیٹ پہ آئی تو اقراء اور امراء گاڑی کے آگے کھڑی تھیں۔ ارسہ نے آبرو چڑھا کہ کہا

"گلی کے آخر میں گھر ہے ماموں کا اس میں بھی مہارانیوں کے پیر گھس جائیں گے نہ گاڑی نکال رہی ہیں"

"افوہ پاگل ہو گئی ہو تم ارسہ اتنا تیار ہو کے ہم تینوں لائن بنا کے پیدل جائیں گے؟؟"

امراء نے تیزی سے کہا۔

ارسہ کمر پہ ہاتھ رکھ کے اسکے سامنے آئی

"تو کس نے کہا تھا دلہن بننے کے لیے"

وہ اسکی لانگ فرائک اور اسٹریٹ ہوئے بالوں کی طرف اشارہ کر کے بولی اقراء بھی آگے آگئی۔

"کون بولے گا ارسل بھائی ہی بولیں گے نہ"

"تم چپ رہو چھوٹی موٹی میں ارسل کے ساتھ عمر کو لینے ایئر پورٹ جاؤنگی"

امراء نے اتراتے ہوئے بالوں کو آگے سے سیٹ کرتے ہوئے کہا۔

اقراء اور ارسہ نے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے ایک ساتھ کہا

"اوہ ہو ہو"

"چلو پھر ہیر و سن تم میری 125 پہ بیٹھ جاؤ"

یہ کہتے ہو ارسہ اپنی بائیک کی طرف جانے لگی جب اقراء نے تیزی سے اپنا موبائل نکالتے ہوئے کہا

"آپی رکو پہلے میں اپن تینوں ٹریپل آئی tripple I سسٹر کی پکچر تو لیلوں"

اقراء اور امراء سامنے کھڑیں تھیں جبکہ ارسہ انکے پیچھے آ کے کھڑی ہوگئی۔ اقراء فلٹر ڈھونڈ رہی تھی تو

ارسہ نے اسکے سر پہ ہلکی سی چپت ماری۔

"جلدی کرو چھوٹی موٹی ورنہ ردخالہ ہماری پکچر بنادیں گی"

ارسہ بولتی ہوئی پوز بنانے لگ گئی۔

وہ نانو کے گھر کے ٹیرس پہ کھڑی تھی جب نفیس سی خاتون اسکے برابر میں آ کے کھڑی ہو گئیں۔ اپنے خیالوں سے نکل کے اسنے مسکرا کے کہا۔

"سلام ثمرہ ممائی۔۔ کیا بات ہے دن بدن جوان ہوتی جا رہی ہیں"

اب اسنے کمررینگ پہ ٹکالی تھی۔

ثمرہ ممائی اس بات پہ کھل کے مسکرائیں۔

"کیوں لگا رہی ہو اتنے مسخے تم"

"لیں جوان کو جوان نہیں بولیں گے تو کیا کہیں گے"

وہ مسکرائیں۔

"کاش میرا ایک اور بیٹا ہوتا میں امراء کی طرح تمہیں بھی کہیں جانے نہ دیتی۔"

ارسہ نے انکی بندھی ہوئی چوٹی کو پیار سے آگے رکھا اور کہنے لگی۔

"ابھی میں کونسا پلیٹوپہ جا رہی ہوں دو گلیاں چھوڑ کے توفہد کا گھر ہے"

انہوں نے کچھ کہنے کے لیئے منہ کھولا جب اقراء سامنے سے چلتی ہوئی آئی۔

"آپی ردخالہ کہ رہی ہیں ڈیزڑٹ کی کریم کم پڑ گئی ہے وہ لیکے آ جاؤ اور انکے پیارے سپوت نے چائیز کی

فرمائش کی ہے تو وہ تم بناؤ گی"

ارسہ نے منہ بنا کے کہا

"ردخالہ کا بس چلے تو بولیں گردہ بیچ دو اپنا، عمر کو چاہیئے"

اور جانے کے لیے تیار ہو گئی۔

وہ بانیگ اسٹارٹ کر رہی تھی جب اسکا موبائل بجا۔

"یہ امراء کیوں کال کر رہی ہے مجھے؟؟"

اسنے خود کلامی کرتے ہوئے فون کان پہ لگایا۔

"ہاں بولو۔۔"

"میں نے عمر کے لیے جو گفٹ لیا تھا نہ وہ شیلف پہ بھول گئی تھی۔ پلیز جا کے لے آنا اور تم بھی کچھ گفٹ لے لو"

"میڈم کا اور کوئی فرمان؟"

ارسہ نے بانیگ پہ بیٹھتے ہوئے کہا۔

امراء نے چڑکے کہا

"تم کبھی تو ہری مرچ چبائے بغیر بات کیا کرو"

ارسہ نے بغیر جواب دیئے کال کاٹ دی۔

"بہت ہی بد تمیز ہے یہ"

امراء نے موبائل کو دیکھتے ہوئے کہا۔

جب وہ سامان لیکر گھر پہنچی تو وہ سامنے صوفے پہ لمبے پاؤں کر کے بیٹھا تھا۔ اسکی آنکھوں میں الگ سی چمک تھی۔ ذہانت کی چمک۔ بال ماتھے پہ بکھرے، بلاشبہ وہ ایک وجیہ مرد تھا۔ ہینڈ سم۔ چہرہ پہ ہلکی سی شیو بڑھی ہوئی تھی۔ بلیک ڈریس شرٹ کی آستینیں موڑی ہوئی تھیں جسکی وجہ سے اسکے صاف ہاتھ نظر آتے تھے۔ وہ عرفات ماموں سے مسکرا مسکرا کے بات کر رہا تھا۔ عرفات ماموں ایک فرہ جسم آدمی تھے

اور انکے سر پہ سفید بال سجے ہوئے تھے۔ اسے دیکھ کے وہ چپ ہو گئے۔ عمر مسکراہٹ کے ساتھ کہنے لگا۔ "کیسی ہو؟"

ارسہ نے دل میں سوچا  
(ہنستے ہوئے پورا پرپل ایمو جی لگتا ہے)

پھر بناوٹ سے جواب دیا

"دومنٹ پہلے تک بہت اچھی تھی ویسے ویلکم ٹو پاکستان"

ارسہ نے دانت چباتے ہوئے کہا۔ اور کیک کا ڈبہ جو وہ بطور گفٹ لائی تھی اسکے آگے رکھ دیا  
"یہ میں تمہارے لیے لائی تھی"

اسکے منہ سے ادہ نکلا۔

(نوڈلز (وہ اسے کرلی بالوں کی وجہ سے نوڈلز کہتا تھا) اب اس میں کیا لے کے آئی ہے)  
اسنے اس کیک کے ڈبے کو دیکھتے ہوئے سوچا۔ اس باکس کی بظاہر پیننگ ایسی تھی کہ اسکے اندر کیا ہے پتا نہیں چلتا تھا۔ ارسہ نے باکس تھمایا اور یہ جاوہ جا۔ وہ باکس کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔ جب ارسل اسکے برابر والے صوفے پہ آ کے بیٹھا۔ ارسل قد کاٹھ سے بالکل عمر کے برابر تھا۔ آنکھوں پہ نظر کا چشمہ لگا تھا۔ سفید قمیض شلوار پہنے وہ عمر سے مخاطب ہوا۔

"تم تو یوں معائنہ کر رہے ہو جیسے بم والے بم کو ڈسپوز کرتے ہوئے کرتے ہیں"

عمر نے مسکراتے ہوئے کہا

"نوڈلز نے دیا ہے، اللہ خیر کرے۔"

ارسل نے ٹیبل پہ موجود دوسرے گفٹوں کی طرف نگاہ دوڑاتے ہوئے کہا۔

"آٹھ سال ہو گئے تمہیں جرمنی گئے ہوئے، ختم کیوں نہیں کر دیتے لڑائی کو"



"یہ بات تم اپنی سالی صاحبہ سے بولو نہ۔۔۔ میں تو جرمنی سے بہت مچیور ہو کے آیا ہوں"

اور اس نے جب ڈرتے ڈرتے باکس کھولا تو اسمیں ایک سینٹو کیک تھا۔ جس پہ سفید کریم سے لکھا تھا

"نہ جرمنی جا کے احسان کیا تھانہ آ کے!"

اور یہ دیکھتے ہی ارسل کے منہ پہ ہنسی آئی۔ عمر البتہ تپ گیا۔

"اب تم خود ہی دیکھ لو اسکی حرکت یہ مجھے ایسے ہی گفٹ دیتی ہے یہ کبھی بڑی نہیں ہوگی"

ارسل نے بمشکل اپنی ہنسی کو کنٹرول کیا۔

لان میں وہ اکیلی بیٹھی تھی اور سارے کزنز اسوقت اندر تھے۔ وہ ٹہل رہی تھی جب وہ اسکے پاس آیا وہ

موبائل میں جھکی ہوئی تھی۔ آہٹ پہ سر اٹھایا۔ گھنگریا لے بالوں کو جوڑے میں لپیٹا ہوا تھا۔

"اکیلی کیا کر رہی ہو نوڈلز؟"

"مجھے مردار کھانے کا شوق نہیں"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

عمر نے نا سمجھی سے آنکھیں چھوٹی کیں۔

نا سمجھی سے کہا "مطلب"

"ہاں اندر سب تمہارے گردیوں منڈلا رہے جیسے مردار کے آگے گدھ"

"سوچ کے تو بولا کرو آٹھ سال میں تمہاری زبان آٹھ گز مزید لمبی ہوگی"

وہ تپ کے کہنے لگا۔۔ (دماغ خراب تھا میرا جو اس سے بات کرنے چلا آیا)

"ماموں بلارہے ہیں اندر"

عمر نے تپتے ہوئے کہا اور اندر چلا گیا۔ پیچھے سے ارسل نے زبان چڑائی۔ تو وہ جاتے جاتے کہنے لگا

"چڑیل بھی سہم کہ بیٹھ گئی ہوگی تمہاری یہ شکل دیکھ کے"  
اور وہ تمللا کے رہ گئی۔

وہ اندر آئی تو سب بیٹھے تھے۔ عمر نے اسے دیکھ کے کہا  
"چلو سب کے گفٹس کھولتے ہیں۔"

ارسہ نے اپنے کیک کو دیکھا اسکی پیکنگ سے لگتا تھا یہ کھولا جا چکا ہے۔ برا سا منہ بنا کے دل میں کہا۔  
(اوہ تو گفٹ دیکھ لیا پر سب سے ہمدردی سمیٹنے کا شوق جو ہے کہ میں نے بہت برا کر دیا اسکے ساتھ)  
سب سے پہلے عمر نے اسکا گفٹ اٹھایا۔ اور کھول کے سب کو دکھانے لگا

"ارے ارسہ نے کتنا اچھا کیک دیا ہے"  
تپانے والی ہنسی سے اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔  
اسنے منہ ہی منہ میں کہا

"شروع سے ہی مکارا عظیم رہا ہے یہ"

عمر نے بناوٹی مسکراہٹ سے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہاری مذاق کی عادت ابھی تک نہیں گئی ارسہ مگر یہ بہت اچھا ہے"

اور وہ کیک اسنے ردِ خالہ کے آگے کر دیا انہوں نے کیک پہ ایک نظر ڈالی اور پھر کاٹ کھانے والی نظر  
ارسہ پہ ڈالی اور اسنے زبردستی مسکراتے ہوئے ادھر ادھر نظریں دوڑا دیں۔ اور آنکھ بچا کہ اٹھ کے کچن  
میں چلی گئی۔ وہ کیک اب عرفات ماموں کے ہاتھ میں تھا۔

وہ اسوقت کچن میں تپی کھڑی تھی۔ سیلپ پہ اقراء پیر لٹکائے بیٹھی تھی اور روماسکے برابر میں کھڑی تھی۔  
 - "خالہ کو لگتا ہے انکا چہیتا مسٹر جر منی مسٹر پرفیکٹ ہے، یار کیسے انکے سامنے نمبر بڑھاتا ہے"  
 "تو آپکو بھی یہ کیک پہ لکھوانے کی کیا ضرورت تھی"

رومانے ڈرائے فروٹ کو مٹھی میں بھرتے ہوئے کہا اور تھوڑے سے اقراء کی طرف بھی بڑھادی۔  
 "بہت طرفداری کا بخار چڑھ رہا ہے تمہیں"

ارسہ نے اسکو سنا کے پیاز کو آگے رکھا اور کاٹتے ہوئے روہانسی ہو کے کہنے لگی۔

"آج مجھے یقین ہو گیا میں ردا خالہ کی سوتیلی بھانجی ہوں"

پچھے سے خالہ آئیں اور کمر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہنے لگیں۔

"سوتیلی نہیں ہو تم کچرے سے اٹھایا تھا تمہیں --- تبھی امراء اور اقراء سے مختلف عادات ہیں تمہاری  
 --- تین دن بعد منگنی ہے محترمہ کی اور طریقہ رتی بھر نہیں۔"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

ارسہ نے فوراً سے بولا

"ہاں منگنی کونسی میری پسند سے ہو رہی ہے۔۔۔ ارسل اکلوتا بھتیجا ہے اور امراء پہلی بھانجی تو انکی لومیرج

کر رہی ہیں، عمر جو اکلوتا بھانجا اور چہیتا سپوت ہے آپکا اسکو جر منی بھیج دیا تھا اقراء چھوٹی بھانجی اور روماسکے

اکلوتی بھتیجی ہے تو انکو کوریا بھیجنے کا پلان ہے بس میں کہیں بیچ میں رگئی ہوں بیچاری"

انہوں نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ "کہاں ہے بیچاری کون ہے بیچاری۔۔۔"

"ہاں خالہ میں کبھی آپکو نظر ہی نہیں آتی"

"تم زبان چلانے سے بہتر ہاتھ چلاؤ تو اچھا ہے۔"

ردا حکم صادر کر رہی رہیں تھیں جب عمر کچن میں آیا۔۔۔ اسکو دیکھتے ہی ارسہ کے تیور بدل گئے۔ یوں انور کرا جیسے اسے دیکھا ہی نہ ہو۔ عمر اندر آیا اور روما کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"کیا نوڈلز بنا رہی ہو؟"

ارسہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ رومانے منہ پھلا کے اشارہ کیا کہ

(غصے میں ہے۔)

وہ بہت زور زور سے کٹنگ بوڑڈپہ سبزیاں کاٹ رہی تھی۔ جیسے یہ ظاہر کر رہی ہو اسے آواز نہیں آرہی۔

"ویسے مجھے تو نوڈلز ہر لگتے ہیں اور اسکی مشابہت ک۔۔۔۔۔"

وہ اسکی پوری بات مکمل ہوئے بغیر مڑی ایک ہاتھ کمر پہ تھا اور ایک ہاتھ میں چھری۔

"تم خود کیا ہو۔۔۔ جرمنی سے آئے ہو مارس یا پلیٹو سے نہیں جو اتنا اتر رہے ہو۔۔۔"

عمر سہاسا کہنے لگ

"میں نے تم سے تو کچھ کہا بھی نہیں"

"یہی تو عیاری ہے تمھاری۔۔۔ مجھ سے بات نہیں کرتے پر میرے بارے میں بات کرتے ہو"

"ہاں تم تو جیسے بہت بڑی سلیبرٹی ہو نہ جو میں تمھارے بارے میں بات کرونگا"

اسنے بال سیٹ کرتے ہوئے کہا۔

مممانی اندر آئیں تو ان دونوں کی زبانوں کو بریک لگا۔

"عمر ارسل بلارہا ہے تمہیں"

وہ جی کہتا ہوا چلا گیا۔ اور انہوں نے مختلف خوشبوؤں کو محسوس کرتے ہوئے کہا۔

"لڑکی تم نے تو بھوک بڑھادی میری"

"مممانی میں صرف چائینز بنا رہی ہوں دیسی آپ ہی بنائیں گی۔"

ممائی دیکھی کا ڈھکن اٹھاتے ہوئے کہنے لگیں۔

"تم لڑکیوں کا بھی اچھا ہے چائیز سیکھ لو جو دوسروں کا کلچر ہے اور اپنے کھانے وہ اللہ توکل پہ چھوڑ دو"

پھر جاتے جاتے کہنے لگیں

"لڑکے کو بھلے چائیز، اٹیلین اچھا لگے مگر اسکے اماں ابا دیسی کھانوں سے ہی امپریس ہوتے ہیں۔"

وہ گئیں تو اقراء سلیپ سے جمپ کر کے اتری اور روما کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ممائی کی باتیں قائد اعظم کے چودہ نکات سے زیادہ مشکل ہوتی ہیں"

رومانے کچھ بولنے کے لیے لب کھولے جب ارسہ نے اسکی طرف تپتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

"تم بھی روما کو بول رہی ہو جو اَلَا اللّٰذی نہ اَلّا لّٰزی ہے"

وہ منہ بناتے ہوئے بولنے لگی۔

"توبہ ہے آپ کیسی مثالیں دیتی ہو اسکا مطلب کیا ہوا"

اقراء نے منہ بسورتے ہوئے بولا۔ اور رومانے ہاتھ کے اشارے سے کہا

"اور ارسہ آپ کی اس سے بھی مشکل۔"

ارسہ نے ہاتھ کے نشان سے گول بناتے ہوئے کہا

"مطلب کے تھالی کا بینگن"

اور وہ سینک کی طرف مڑ گئی۔

رومانے اقراء کے کان میں کہا

"اس سے پہلے یہ ہمارا منچورین بنائیں نکل لو"

اور روما اقراء خاموشی سے باہر نکل گئیں۔

"ویسے مجھے ایک پوائنٹ یاد ہے"

رومانے باہر نکلتے ہوئے کہا۔ اقراء نے آبرو اٹھا کہ پوچھا

"کونسا"

"سندھ کو بمبئی سے الگ کرا جائے"

اقراء نے یہ سنکر اسکے کندھے میں ہاتھ ڈالا

"ارے واہ میری کزن تم تو جینٹس ہو گئی آؤ تمہیں کالا ٹیکا لگاؤں نظر نہ لگ جائے تمہیں"

روما اور اقراء اسوقت روما کے بیڈروم میں بیٹھی تھیں۔ بیڈپہ وہ دونوں براجمان تھیں اور ارسہ ادھر سے

ادھر چکر لگا رہی تھی تب اقراء نے کہا

"آپکو کیا ہوا ہے بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ رہی ہیں"

ارسہ نے ہاتھ پہ مکا بنا کہ مارا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"اسکا شروع سے یہی وطرہ رہا ہے۔۔ مجھے پھنسا کہ خود معصوم بننا"

اقراء نے روما کو دیکھتے ہوئے کہا

"مگر اس وقت غلطی آپکی تھی کیا ضرورت تھی کیک پہ یہ لکھوانے کی"

"کبھی کبھار مجھے شک ہوتا ہے اقراء تم اسکی سگی بہن ہو کہ میری"

"ظاہر ہے عمر بھائی کی"

اقراء نے سامنے پڑے گفٹ کو دیکھ کے کہا جو عمر جرمنی سے لایا تھا

ارسہ نے غصے سے اقراء کو دیکھا اور بولنے لگی

"آنا بیٹا کام کے لیے"

اور جانے کے لیے مڑی اور پھر جیسے اسے کچھ یاد آیا اور واپس اقراء کی طرف آئی۔ اور اسکے ہاتھ پہ جھپٹا مار کہ بریسلٹ کھولنے لگی۔

"میرا بریسلٹ دو تم اس کے قابل ہی نہیں ہو"

بہت جدوجہد کے بعد ارسہ نے وہ بریسلٹ لے لیا تو اقراء نے روم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"چھوٹی بہن ہونے کے نقصانات ..."

رومانکی لڑائی کو انجوائے کر رہی تھی۔

"اقراء میرا بھی دل چاہتا ہے میری بھی بہن ہو اور میں بھی اس سے ایسے لڑوں"

اور اقراء اس بات پہ ہم کہتے ہوئے سر ہلانے لگ گئی (جیسے کہہ رہی ہو ہوتی تو پوچھتی میں)

وہ سیڑھیاں اتر رہی تھی جب وہ زینے پہ اس سے ملا۔  
ارسہ نے اسکو دیکھا اور کمر پہ ہاتھ رکھ کے پوچھنے لگی

"بہت شوق ہے نہ مجھے ذلیل کروانے کا پڑ گئی ہو گی ٹھنڈ۔۔ آٹھ سال کے بعد بھی وہی پرانے حربے ہیں

تمہارے ہاں۔۔۔ مجھے برا بنانا اور خود اچھائی کا سہرا سر پہ سجانا"

عمر نے بے زاری سے اسکو دیکھا پھر بولنے لگا

"نوڈلز تم اب بھی بچپنے کی باتیں لیکر بیٹھی ہو۔ وقت بدل گیا ہے ہم تم بدل گئے ہیں"

اسنے ہاتھ کو سیدھا کر کے اوپر سے نیچے کرتے ہوئے کہا۔۔

"گر گٹ اپنی فطرت سے کبھی نہیں بدلتا، تم عمر عیار ہو"

اسنے بھی لہک لہک کے کہا  
 "اور تم کون ہو چالیس چوروں کی سرغنہ؟"  
 یہ کہتا وہ مزے سے سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپر چلا گیا اور ارسہ نے وہیں کھڑے کھڑے اسکو منہ ہی منہ  
 میں برے القابات سے نوازا۔

اگلی صبح وہ اٹھی تو درداخلہ کی آواز آرہی تھی۔ اسنے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو دونوں بیڈ خالی تھے۔ آنکھیں  
 مسلتے ہوئے وہ کمرے سے باہر جانے لگی۔ جاتے جاتے ڈریسنگ ٹیبل کے مرر میں نظر پڑی تو اپنا حلیہ دیکھ  
 کے باہر جانے کا ارادہ ترک کر کے واش روم کی جانب مڑ گئی۔

باہر آئی تو صوفے پہ خالہ پیر پہ پیر رکھے امراء سے باتیں کر رہی تھیں۔ اسکو دیکھتے ہی بولیں۔  
 "کل منگنی ہے تمھاری۔۔۔ لڑکیاں پاگل ہو جاتی ہیں تیار یوں میں"  
 "فہد کو پاگل منگیتر تھوڑی چاہی ہے"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

ارسہ انکے برابر میں صوفے پہ آ کے بیٹھتے ہوئے کہنے لگی۔

"چلو پیاری لڑکی ناشتہ لاؤ میرے لیے"

امراء نے اسے غصے سے دیکھا۔

"کیوں جب میں اور اقراء ناشتہ کر رہے تھے تب کیوں نہیں اٹھی تم اب خود بناؤ گی ناشتہ"

"سبکی گڈ بکس میں رہنا سوائے اپنی بہن کے"

وہ یہ بولتی ہوئی وہاں سے اٹھ کے جانے لگی۔ جب سامنے سے علی آیا۔ ارسہ نے اسکی کیپ اتار کے بال

بگاڑتے ہوئے کہا





"تمھاری بھانجیاں ہیں تو میری بھی بھتیجیاں ہیں۔۔۔ جتنا حق تمھارا اتنا میرا ہے ان پہ"

ارسہ ہاتھ باندھ کے دیوار کا سہارا لیے اس سیچو نشن کو انجوائے کر رہی تھی۔ اور امراء پریشانی سے کبھی ردا کو دیکھتی کبھی حاشر کو۔

"مگر مرتے ہوئے آپانے انکی ذمہ داری مجھے سونپی تھی۔ اور میں تو اس گھر میں آنا پسند نہ کروں صرف اپنی بھانجیوں کی وجہ سے آتی ہوں"

"ارے بہت احسان ہے آپکا۔۔۔ مہینے میں ایک دو بار یہاں آ جاتی ہیں ہمیں دیدار ہی نصیب ہو جاتا ہے۔۔۔ ورنہ تو انکو ہی بلاتی ہیں وہاں"

علی بھی باری باری دونوں کو دیکھ رہا تھا

اس بات پہ ردانے "چھیچھو را" کہا اور اپنا بیگ اٹھا کہ یہ جاوہ جا۔

"چاچو آپ کیوں چھیڑتے ہیں خالہ کو۔۔۔ وہ نہیں کریں گی اب شادی"

امراء نے ردا خالہ کو جاتے ہوئے دیکھا اور کہنے لگی۔

"ارے لڑکی یقین کا نام سنا ہے نہ بس مجھے وہ ہے اللہ پہ"

"سچے عاشق ہیں آپ ویسے خالہ کے"

ارسہ پورے سین سے لطف اندوز ہوتی ہوئی کچن میں گئی۔

وہ عرفات ماموں کے گھر میں تھیں۔ دوپہر کے کوئی تین بج رہے تھے۔ ارسہ ڈارک گرین لان کی لانگ فراک پہنے تھی۔ ہلکے ہلکے سے بادل چھائے تھے آسمان پہ۔ لیکن بارش سے پہلے کا جس فضا میں تھا۔

امراء نے شاپنگ بیگ میں تین چار سوٹ رکھتے ہوئے کہا۔

"میں ٹیلر کو سوٹ ڈالنے جا رہی ہوں اپنے بھی سوٹ دیدو اور ڈیزائن واٹس ایپ کر دو"  
 ارسہ نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔ چہرے پہ ایک شیطانی چمک آئی جیسے دماغ چلا ہو۔  
 "وہ کپڑوں کو شیلنگ نہیں کرتا۔۔۔ میں خود کر کے اسے دوں گی۔"  
 ارسہ کے چہرے سے صاف لگتا تھا بہانہ بنا رہی ہے۔

امراء نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"شرم کرو پچھلی بار بھولا تھا بس۔۔۔ دنیا میں کوئی محفوظ ہے تمہارے شر سے کچھ نہیں تو اب اس ٹیلر کے  
 پیچھے پڑ گئی تم"

ارسہ نے ہاتھ کے اشارے سے اسے جانے کا کہا۔ عمر گارڈن میں بیٹھا کال پہ بات کر رہا تھا وہ بلیک شرٹ پہ  
 اولیو گرین ٹراؤزر پہنا تھا۔ جب ارسہ ہاتھ میں ٹرے لے کے اس کی طرف آئی۔ اس ٹرے میں ایک  
 گلاس تھا اور اس گلاس میں نیلا پانی چھلک رہا تھا۔ وہ گلاس اسنے عمر کو تھما دیا اور بڑے پیار سے مسکرا کر کہنے  
 لگی تم تھکے ہوئے لگ رہے تھے اور جس بھی ہو رہا تھا اس لیے میں نے سوچا بلویری لمکا بنالوں۔ عمر نے  
 شکی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"تم اتنی سویٹ نہیں ہو یہ میں بھی جانتا ہوں اور تم بھی"

اس پہ ارسہ تلملای۔

"تمہارے ساتھ نیکی کرو تمہیں تب بھی برا لگتا ہے اور تمہارے ساتھ بدی کرو تو اس میں تو تمہاری موت  
 واقع ہو جاتی ہے"

عمر نے تفتیشی نظروں سے دیکھتے ہوئے اس گلاس کو منہ لگایا۔ عمر گھونٹ لے چکا تھا۔ اور اب برا سا منہ بنا  
 کے کلی کر رہا تھا۔ کہنے لگا

"یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔۔۔ کیا ہے یہ۔۔۔"

ارسہ کھل کے مسکرائی اور بناوٹ کے ساتھ بولی

"پتلی۔۔ کیا ہوا عمر ڈرنک پسند نہیں آئی لان کے شیلنگ ہوئے کپڑوں کا لمکا"

عمر نے گلاس کا سارا پانی سائیڈ میں پھینکتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا وہ آواز کو کبھی تیز نہیں کرتا تھا درمیانے لہجے میں ایسا بولتا کہ سامنے والا تپ جائے۔

"سانپ سے زہر کی توقع ہی کی جاسکتی تھی یہ کس چیز کا بدلا تھا ویسے"

اس بات پہ ارسہ تپ گئی آواز اونچی ہو گئی۔

"ادھار تو اتنی ہے تم پہ میری کے چکا چکا کے تھک جاؤ گے"

"اوہ۔۔۔ ہیلو مجھ سے تمیز سے بات کیا کرو بڑا ہوں میں تم سے" عمر بھی بغیر لحاظ کے بولا۔

ارسہ نے ایک ہاتھ کمر پہ رکھا اور دوسرے ہاتھ سے اشارے کرتے ہوئے کہنے لگی۔

"اوہ میں تو بھول گئی آپ جناب عزت مآب۔۔۔ سینئر سٹیزن جو ٹہرے۔۔۔ آپ کا تو اسپیشل پروٹوکول بنتا ہے"

عمر نے اسکی طرف بھنویں چڑھاتے ہوئے اور شہادت کی انگلی اسکی کنپٹی کی طرف بجاتے ہوئے کہا

"مسلمہ سارا یہاں کا ہے علاج کراؤ اپنا"

ارسہ نے اسکے ہاتھ کو دور ہٹاتے ہوئے کہا

"اتنی ہی فکر لاحق ہے تو تم کراؤ نہ علاج میرا"

عمر نے سنی ان سنی کر دی اور وہاں سے جانے کے لیے مڑ گیا۔ اور وہ پیچھے سے چلاتی رہ گئی۔

"پیسے کی بات کرو تو بہرہ بن جائے گا"

وہ اوپر آ رہا تھا جب امراء نے اسکے اتنے برے موڈ میں دیکھا تو پوچھ لیا

"کیا ہوا ہے عمر"

"تمھاری پیاری منجھلی بہن نے مجھے شینگ کا پانی پلایا ہے۔ مجھے تو فہد پہ ترس آرہا ہے"

پچھے سے ارسہ نے اسکا آخری جملہ سن لیا تھا۔ تپ کے کہنے لگی

"باپ نہ بنو تم اسکے آئی سمجھ"

وہ جواب دیئے بغیر آگے بڑھ گیا۔

امراء اسکو حیرت سے دیکھ رہی تھی۔ اسے ہنسی بھی آرہی تھی۔ پھر کہنے لگی

"مطلب تم چیز کیا ہو ارسہ کپڑوں کو شینگ کر کے تم نے اسکا پانی عمر کو پلا دیا"

"مرا نہیں ہے وہ اور تمہیں اسکی سگی بننے کی ضرورت نہیں ہے" ارسہ سیڑھیاں مزے سے چڑھتے ہوئے کہنے لگی۔

"ارسہ مجھے تو لگتا ہے شیطان بھی تم سے کلا سز لیتا ہو گا"

امراء نے ہنسی کو کنٹرول کر کے کہا ارسہ نے بڑے چل ہو کے جواب دیا

"تمہیں بھی دید ونگی میری جان مگر تم افورڈ نہیں کر پاؤ گی۔۔۔ خیر جب ڈسکاؤنٹ آفر چلاؤں تو آنا"

امراء اسے یوں دیکھتے ہوئے گئی (اسکا کچھ نہیں بن سکتا)

BEING THE STRING OF YOUR KITE

امراء اور ارسہ صوفیہ پہ بیٹھی شاپنگ بیگز پھلائے جیولری اور کپڑے ایک دوسرے کو دکھا رہی تھیں۔ جب روما اور اقراء ڈھول لیکر آئیں اور اسکو عجیب و غریب طریقے سے بجانے لگیں۔ ساتھ ساتھ وہ بے

سراگانا گارہی تھیں۔ جب ارسل اور عمر کمرے میں آئے۔ عمر نے کانوں پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"کیا بکواس ہے یہ"

اقراء نے ڈھول عمر کے آگے کر دیا

"تو آپ گانا گائیں اپنی بہن کی منگنی کی خوشی میں"

عمر جواب دیتا اس سے پہلے ارسہ بول اٹھی۔

"کیوں یہ کیا قفنس ہے؟"

روما اور اقراء نے حیرت سے پوچھا "قفنس کیا ارسہ آپنی"

"یہ ایک روایتی خوش رنگ اور خوش آواز پرندہ ہوتا ہے کہتے ہیں اس کی چونچ میں 360 سوراخ ہوتے

ہیں اور وہ ہر سوراخ سے ایک راگ نکالتا ہے"

امراء نے حیرت سے کہا

"پتہ نہیں میں نے تو کبھی اس کے بارے میں نہیں سنا"

ارسہ بھی مزے سے کہنے لگی

"میں نے بھی کبھی نہیں سنا تھا کل انسٹاگرام پہ پڑھا تھا"

اب کے عمر تپ کے بولا اور اسکو دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

"اف سوشل میڈیا پہ آنے والا ہر ٹوٹا ہر انفارمیشن تم لڑکیوں کو صحیح کیوں لگتا ہے"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

ارسہ نے بھی اپنی ساری توجہ کپڑوں سے ہٹا کے عمر کو دیکھا

"اور تم لڑکوں کو ہماری ہر بات غلط کیوں لگتی ہے"

عمر نے ڈھول کو پرے کرتے ہوئے کہا۔

"اپنی بہن کی منگنی سے زیادہ مجھے اس لڑکے کی فکر ہے جسکے یہ پلے پڑنے والی ہے"

ارسہ نے اسکے سامنے سے گزرتے ہوئے کہا

"امراء سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کو کال کر کے کہنا ہمارے گھر میں ایک آلائش پڑی ہے اسے لے

جائیں"

اور سیڑھیاں مزے سے چڑھنے لگی۔  
 "رومانے اقراء سے پوچھا آلائش کیا"  
 ارسل نے ہنستے ہوئے کہا  
 "جانور کی اجڑی اور اسی قسم کے گوشت کو کہتے ہیں"  
 اور عمر کا براسا منہ بن گیا۔ تپ کے کہنے لگا  
 "زبان ہے یا قینچی"

حاشر، علی، ارسل اور عمر کرکٹ کھیل رہے تھے اور عرفات صاحب کرسی پہ بیٹھے جو س پی رہے تھے۔  
 معلوم ہوتا تھا وہاں پر امپائر کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ جب علی آؤٹ ہو گیا تو ارسل کہنے لگا  
 "اگر یہاں پر ارسہ ہوتی نا تو عمر تمہیں بتاتی"  
 عمر نیوی بلو شرٹ پہ وائٹ ٹراؤزر پہنے ہوئے تھا حیرت سے ارسل کو دیکھا  
 "کیا مطلب ارسہ اب بھی کرکٹ کھیلتی ہے؟"

آگے سے حاشر نے کہا  
 "ہاں ایسی کرکٹ کھیلتی ہے کہ چھکے چھڑو ادیتی"  
 اتنے میں ارسہ چلتی ہوئی آئی تو عمر نے ارسل کے کان میں کہا  
 "think of devil and devil is here"

ارسل نے چھیڑتے ہوئے کہا  
 "اچھا تو تم میری بہن کو devil کہہ رہے ہو"

عمر نے کانوں کو ہاتھ لگا کہ کہا

"میں نے تو محاورہ کہا تھا اب تم اس کو خود شیطان سے ملارہے تو میں کیا کروں"

ارسل نے ہنستے ہوئے کہا

"ہاں ویسے evil emoji جیسی تو ہے"

یہ کہ کے وہ دونوں تالی مار کے ہنسے۔ ارسل نے کمر پہ ہاتھ رکھے اور کہنے لگی

"تو کھیلیں پھر --- ویسے بھی مجھے عمر کو ہرانے میں بہت مزہ آئے گا"

عمر نے بھی منہ بنا کے کہا

"ہاں جیسے میں تم سے یہاں پر ہارنے کے لیے بیٹھا ہوں نہ"

ارسل نے بالوں کو جوڑے میں باندھتے ہوئے کہا

"ہارتے تو تم مجھ سے بچپن سے آئے ہو --- یاد ہے جب میں نے تمہیں لوڈو میں ہرایا تھا اور تم نے جلن

میں میری سنڈریلا والے شوز کھڑکی سے باہر پھینک دیے تھے"

عمر نے بھی ہاتھ میں پکڑا بیڈ پھینکا اور اسکے سامنے جا کے کھڑا ہوا

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"یہ میں نے لوڈو میں ہارنے کی وجہ سے نہیں کیا تھا یہ میں نے اس لیے کیا تھا کہ میں تمہارے پیار سے گال

نوج رہا تھا اور تم نے ڈھنڈورا پیٹ کے سب کو یہ بتایا تھا کہ میں نے تمہیں مارا ہے"

ارسل مزید غصے میں آئی

"اور تم نے کیا کیا تھا میری عید کی شٹرٹ چاند رات پر تم نے اپنے دوست کی بہن کو دیدی تھی"

عمر کی آواز بھی تیز ہوئی بچ میں حاشر چپ کر رہے تھے مگر انکی کوئی سن نہیں رہا تھا۔

"ایسے بول رہی ہو کہ پھر تم شرافت سے بیٹھ گئی تھی۔ یاد ہے مجھے، اپنے آپ کو جان بوجھ کے

جھولے سے گرا دیا تھا تم نے اور نام میرا لگایا تھا۔۔۔ سستا اسٹار پلس"



ارسل ارسہ کو آکے چپ کرانے لگا مگر وہ بولے جارہی تھی۔

"پھر بھول گئے تم نے مجھے کمرے میں بند کر کے بھوت کا ماسک پہن کے کیسے ڈرایا تھا۔۔۔ حالانکہ ڈرانے کے لیے تمہاری اصل شکل کافی تھی بلکہ ہے"

ارسل نے عمر کا ہاتھ پکڑ کے اسے سائیڈ میں کرنا چاہا مگر عمر نے اسے پیچھے کیا اور کہنے لگا "تو تم کون سی سیدھی ہو جو اسٹوری رائٹنگ کمپیشن کے لیے میں نے اسٹوری لکھی تھی اور تم نے وہ چرا کر اپنے نام سے سکول میں دے دی تھی"

اس بات پہ ارسہ کا قہقہہ نکلا

"وہ سین میرافیورٹ تھا جب میں کمپیشن جیتی تھی تمہاری چھچھندر جیسی شکل دیکھنے کے لائق تھی"

عرفات صاحب کا چپس کا باؤل ختم ہوا تو انہوں نے زور سے کہا

"چپ کرو"

ان دونوں کو چپ لگی تو حاشر نے ان دونوں کو سائیڈ میں کرتے ہوئے کہا

"ہم یہاں پر کرکٹ کھیلنے کے لیے بیٹھے تھے WWE نہیں۔"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

وہ آڑو کے رنگ کہ کام والے سوٹ میں ملبوس تھی۔ بال آج اسٹریٹ تھے۔ دوپٹہ گلے میں تھا۔ وہ اپنی

منگنی کے لیے تیار تھی۔ اور اپنی سیلفیز لے رہی تھی۔ جب حاشر اسکے پاس آئے۔

"آج تو اپنی خالہ جیسی لگ رہی ہو"

اسکو ہر کوئی ردائیں ہی ملاتا تھا اور آج بال اسٹریٹ کر کے وہ بالکل ان جیسی ہی لگ رہی تھی۔

"چاچو بے فکر رہیں آہستہ آہستہ آپکا بھی کوئی سین بنائیں گے۔ آپ عمر سے بات کریں۔ خالہ عمر کی کوئی بات نہیں ٹالتیں"

انہوں نے اسکے سر پہ ہاتھ رکھا۔ اور اداس مسکراہٹ سے بولے۔

"امید تو ہے مگر اب وقت آگے چلا گیا ہے بہت"

"تو آپ آگے کیوں نہیں بڑھے"

ارسہ نے انہی کے لہجے میں پوچھا۔

"تمہاری خالہ قید کر کے چلی گئی ہے اور مجھے اس قید سے پیار ہے"

پھر آواز کو دھیمایا اور اسے آنکھ مارتے ہوئے بولے

اور سچ بتاؤں مجھے رات، اور اسکی یادیں بیسٹ کو مبولگتا ہے"

وہ تہقہ لگا کہ ہنستے ہوئے بولی

"ویسے خالہ آپکو چھیچھو راعلط نہیں کہتیں"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

عرفات صاحب اور ثمرہ ممائی سب سے ہنس کہ مسکرا کے مل رہے تھے۔ لان میں ہلکی ڈیکوریشن تھی مگر

اچھی لگ رہی تھی۔ وہ فہد کے برابر میں بیٹھی تھی۔ فہد سے کوئی مذاق کرتا تو ہلکا سا مسکراتا۔ جب رسم

کے لیے ارسل اور عمر اسٹیج پہ بیٹھے، تو رد اور ثمرہ ممائی ساتھ کھڑے تھے۔ ثمرہ نے ردا کے کان میں

آہستہ سے بولا

"ویسے ردا ساری بات نصیب کی ہوتی ہے لیکن ارسہ فہد سے زیادہ عمر کے ساتھ اچھی

لگتی ہے"

ردا اپنی سیاہ ساڑھی کا پلو سنبھالتے ہوئے بولیں

"میں نے کوشش کی تھی مگر آج کل کی جزیں اپنے آپکو عقل کل سمجھتی ہے"

ثمرہ بھی انکی حامی بھرتے ہوئے بولیں

"ہاں اور ہمیں یوں سمجھاتے جیسے یہ ہمارے ماں باپ ہوں"

وہ انکی بات غور سے سن رہیں تھیں تب حاشر برابر میں آ کے کھڑا ہو گیا۔

"جی بھابھی بالکل صحیح کہ رہیں آپ"

"ارے شکریہ حاشر۔۔۔ عرفات کہ رہے تھے تم نے ڈیکوریشن بہت اچھی کرائی ہے۔۔۔ ارسل کی مہندی پہ بھی تم سے ہی بولیں گے"

"بلکل بھابھی"

حاشر نے تابیداری سے سر کو ہلایا۔ ردا کی نظر سامنے ہی تھی۔

حاشر نے ردا کو دیکھا پھر کہنے لگے۔

"سمجھ نہیں آرہا کہ دلہن کون ہے"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

ردا نے بھی لمحے میں جواب دیا

"سمجھ سکتی ہوں حاشر تمہاری عمر کا تقاضا ہے۔ عقل خراب تو ہونی ہی ہے نہ"

حاشر اس بات پہ مسکرا دیا۔ وہ یہ بول کے رکی نہیں آگے چلی گئیں۔

وہ کمرے میں جیولری اتار رہی تھی۔ جب امراء اسکے کمرے میں آئی۔ میک اپ اسکے چہرے پہ تھا مگر کپڑے وہ تبدیل کر چکی تھی۔

"چلو ارسہ دومنٹ میں چینج کر لو پھر باہر چائے پی کے آتے ہیں"

ارسہ نے برا سامنہ بنا کہ کہا

"میرا موڈ نہیں"

امراء نے اسکی شکل غور سے دیکھی پھر اسکے سامنے آ کے بیٹھی۔

"کوئی مسئلہ ہے؟"

"تمھاری جب ارسل سے منگنی ہوئی تھی تم ایکسائٹڈ تھی؟"

"ہاں بہت۔۔۔۔" امراء نے خوشی سے جواب دیا۔

"مجھے خوشی نہیں ہے۔۔۔ پتا نہیں کیوں" ارسہ نے نا سمجھی سے کہا۔

"یہ ناخوشی نہیں تھکن ہے کل سے سوئی بھی تو نہیں"

امراء نے اسے سمجھایا۔

وہ یہ بول کے چلی گئی۔ اور ارسہ گہری سوچوں میں ڈوبی اپنی چوڑیاں اتارنے لگی۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

رات کے ڈیڑھ بج رہے تھے۔ اور وہ ایک ڈھابے کے تخت پہ بیٹھے تھے۔ حاشر اپنی گاڑی کو پارک کرتا ہوا

ردا کو دور سے ہی نظر آگیا تھا۔

"اسکو تم میں سے کس نے بلایا ہے؟؟"

ردا کے ماتھے پہ بل آئے

اقراء نے روما کی طرف اشارہ کیا

"روما نے اسٹیٹس لگایا تھا"

رداخالہ نے افسوس سے ان دونوں کو دیکھا۔ حاشر آکر عمر اور ارسل کے ساتھ بیٹھ گیا۔ جب پٹھان بچہ چائے کی تھال ان سب کے آگے رکھ کے گیا تو عمر رداخالہ کو چائے دیتے ہوئے مخاطب ہوا۔

"خالہ ویسے فہد مجھے عجیب سا لگا"

وہ ارسلہ کو چڑانے کے موڈ میں تھا۔ مگر ارسلہ خاموشی سے چائے پی رہی تھی اور وہاں پہ جو بلی بیٹھی تھی اسے دیکھ رہی تھی

"مجھے تو ارسلہ کے چہرے پہ بھی کوئی خوشی نظر نہیں آئی"

حاشر نے جواب دیا۔

"پتا نہیں یار میں نے نوٹ نہیں کیا"

ارسل نے چائے پیتے ہوئے کہا۔

"تو تم دونوں بس ایک دوسرے کو نوٹ جو کرتے ہو۔۔۔۔۔ وہ ایک مثل ہے نہ آگ لگے چاہے بستی میں ارسل امراء اپنی مستی میں"

عمر نے ہنستے ہوئے کہا۔ ارسل بھی امراء کو دیکھ کے ہنسنے لگا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"بس اب تم اور ردا پھوپھو بھی شادی کا سوچو"

ارسل نے ردا اور عمر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

عمر کی نظریں غیر ارادی طور پہ بار بار ارسلہ کی طرف اٹھ رہیں تھیں۔ وہ گہری سوچوں میں گم تھی۔

اسٹریٹ بال اسکے چہرے کے آگے آرہے تھے۔

اپنے نام پہ ردا نے سراٹھا کہ ارسل کو دیکھا۔

"ادھر بات سنو میں تمہاری پھوپھو ہوں تم میری نہیں۔۔۔ آئندہ یہ بکواس کی تو منہ ٹوٹا ہوا ملیگا"

لہجے میں کر خنگی تھی۔ حاشر کو دیکھ کے بات کی گئی تھی۔ حاشر نے نظریں چرا کے عمر کو مخاطب کیا۔

"تمہارا کیا ارادہ ہے اب عمر"

"آئیڈیل مل جائے تو کر لوں گا"

حاشر نے حیرت سے عمر کو اس جواب پہ دیکھا۔۔۔

"اتنے میچیور بندے سے مجھے یہ توقع نہیں تھی۔ آئیڈیل ایگزیکٹو ہوتا کیا ہے؟۔۔۔"

انہوں نے باری باری سب کو دیکھ کے پوچھا ہنوز سناٹا تھا۔ اسے بھی اب انکو دیکھ رہی تھی۔ پھر وہ بولنے لگے

اور سب نے چپ سادھ لی

"آئیڈیل آئیڈل idol ہوتا ہے بت اور بت رسوا ہی کراتے ہیں۔۔۔ اسلیئے اس کو جتنی جلدی توڑ دیا جائے

اتنا بہتر ہے ورنہ انسان کہیں کا نہیں رہتا۔۔۔"

"تو مطلب آپ کہ رہے ہیں اپنے لائف پارٹنر میں کو ایلیٹیز نہیں دیکھنی چاہیں؟؟"

عمر نے سوال کیا۔

"نہیں کو ایلیٹیز دیکھنا ایک الگ چیز ہے۔۔۔ اور اپنے آپکو فلیکسیبل کرنا الگ۔ اپنے آپکو فلیکسیبل کرنا بت

توڑنے کے جیسا ہے۔۔۔ مثال کے طور پہ تمہیں خوبصورت لڑکی چاہیے۔۔۔ مس پرفیکٹ تمہیں کہیں نہیں

ملے گی۔ قد کی اونچی ہوگی تو اخلاق کی نیچی، آنکھیں بڑی ہونگی تو دل چھوٹا۔۔۔ یہ جو تم نے ایک معیار

سیٹ کر لیا ہے اس سے پیچھے ہٹو۔۔۔ کیونکہ تم بھی مسٹر پرفیکٹ نہیں ہو"

ردخالہ فوراً سے کہنے لگیں

"کیا کمی ہے میرے اکلوتے بھانجے میں؟"

"کمی سب میں ہوتی ہے ردالگر سمجھنے والے مل جائیں تو زندگی آسان ہو جاتی ہے۔"

وہ اس بات کو بہت سنجیدہ کر گئے تھے۔

اور جانے کے لیے اٹھ گئے۔

"چلو ہم بھی چلتے ہیں"

ارسل نے گاڑی کی چابی سنبھالتے ہوئے کہا۔ سب آگے چل رہے تھے جب وہ ارسہ کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔

"تم اور خاموشی مترادف ہیں، خیر ہے نہ؟"

"جب بھی بولنا بکو اس ہی بولنا"

"ویسے نوڈلز آج بال اسٹریٹ سے تو تم پہچان میں ہی نہیں آرہی تھی"

وہ اسے چھیڑتا ہوا آگے نکل گیا۔

اور وہ پیچھے سے تپ کے بولی اور تقریباً بھگتی ہوئی اسکے برابر آگئی۔

"میں نے علی کی کتاب میں کل ہی ایک محاورہ پڑھا تھا۔"

عمر نے آبرو اٹھائی مطلب تھا "کیا"

"ایک دن کا مہمان دودن کا مہمان تیسرے دن وبال جان"

وہ یہ کہہ کے رکی نہیں۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

عمر کے لبوں پہ مسکراہٹ ابھری۔ آنکھوں کے سامنے ایک دھندلا منظر چھایا۔ اسے سمجھ نہیں آئی اسے یہ بات اس وقت کیوں یاد آرہی ہے۔

دو مہینے پہلے

عمر پکن میں کھڑا کچھ کوکنگ کر رہا تھا جب موبائل پر ردخالہ کی کال آئی اس نے موبائل کو کندھے اور گال کے بیچ میں رکھا اور ساتھ ساتھ چھری سے سبزیاں کاٹنے لگا موبائل سے ردخالہ کی آواز آرہی تھی

"میں نے تمہارے لیے لڑکی پسند کر لی ہے اب کی بار پاکستان آئے تو اس سے تمہاری شادی کراؤں گی"

عمر کے لبوں پہ مسکراہٹ پھیلی

"کس لڑکی کو پسند کر لیا ہے؟؟"

موبائل سے آواز گونجی

"ارسہ کو"

اور عمر کے چہرے پہ ایسے تاثرات آئے جیسے اس کو کسی گنڈے نے لوٹ لیا  
 "نہیں خالہ میں اس چیز کی آپ کو بالکل اجازت نہیں دوں گا خالہ ہم دونوں کی انڈرسٹینڈنگ ہی نہیں ہو  
 سکتی ہے وہ مشرق ہے میں مغرب ہوں آپ کو یاد نہیں ہے میرے لاہور سیٹل ہونے تک کتنا لڑتے تھے  
 ہم لوگ اس کے علاوہ اس نے مجھے بلاک کر اہوا ہے۔ ہمارا جو کزن گروپ ہے اس میں اگر میں کوئی بھی  
 چیز سینڈ کرتا ہوں تو اس میں وہ کوئی ریپلائی تک نہیں دیتی ہے اول تو میں شادی کے لیے مر نہیں رہا اور اگر  
 آپ نے شادی کروانی ہے تو کم سے کم وہ لڑکی ارسہ نہیں ہونی چاہیے کیونکہ وہ اگر دنیا کی آخری لڑکی بھی  
 ہوئی نا تو میں ساری زندگی کنوارا رہنا پسند کروں گا لیکن میں اس لڑکی سے شادی نہیں کروں گا"  
 وہ بغیر سانس لیے بولے جا رہا تھا۔

ردانے افسوس سے کہا

BEING THE STRING OF YOUR KITE  
 "اچھا تو اب تم اتنے بڑے ہو گئے کہ تم مجھے اجازت دو گے اگر ابھی تمہاری ماں حیات ہوتی نا تو وہ تم سے  
 پوچھتی نہیں بلکہ حکم دیتیں اور آئندہ اگر تم نے اتنی زبان چلائی نا میرے آگے جر منی پہنچ کے ماروں گی  
 اور ویسے اتنی امیچورٹی کی امید نہیں تھی تم سے چلو وہ تم سے چھوٹی ہے عمر میں لیکن تم تو سمجھدار ہو ویسے  
 بھی شادی کے بعد ہر انسان سیٹ ہو جاتا ہے"

عمر نے چھری سائیڈ میں کی اور کہنے لگا



"خالہ میں اس امید پر کہ سب سیٹ ہو جاتا ہے شادی کر لوں میں قربانی کا بکر ابن جاؤں بالکل بھی نہیں اور پلیز خالہ آپ مجھ سے کسی تیسرے بندے کی وجہ سے ناراض نہ ہوں آپ جانتی ہیں نا میں آپ کی ناراضگی افورڈ نہیں کر سکتا"

ردا خالہ نے افسوس سے بغیر اللہ حافظ کیے فون بند کر دیا عمر نے موبائل کو پرے پھینکا اور کہنے لگا "ردا خالہ اپنی جوانی میں بالکل ارسہ جیسی ہوں گی مطلب حد دیکھو یا رنوڈلز ہی رہ گئی ہے میرے لیے کبھی کبھار ردا خالہ کا ٹیسٹ بھی مجھے سمجھ نہیں آتا"

وہ دوبارہ اپنے کام میں مگن ہو گیا

وہ صبح اٹھی تو امراء کہیں جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی۔ اسنے آنکھیں مسلتے ہوئے کہا۔

"کہاں کی تیاری ہے"

"میں شمرہ ممانی کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس جا رہی ہوں تم اقراء اور روما کے اسکول چلی جانا آج انکارزلٹ ہے

BEING THE STRING OF YOUR KITE

ارسہ نے جمائی لیتے ہوئے اچھا کہا۔

وہ فریش ہو کے کمرے میں آئی تو فہد کی کال آرہی تھی۔

"جی۔۔۔"

"فری ہو تو مل سکتے ہیں"

"ہاں روما اور اقراء کے اسکول جا رہی تھی۔ اچھا ہے تم میرے ساتھ انکے اسکول چلے جانا"

فہد کا منہ براسا ہو گیا۔

"اب میں تمھاری بہنوں کے سامنے باتیں کرونگا"

ارسہ کے ماتھے پہ بل آئے۔

"ظاہر ہے وہ میرے ساتھ ہو گئی"

"چھوڑ دو بعد میں بات کر لیں گے"

فہد نے یہ کہہ کے ٹھاسے موبائل بند کر دیا۔

اسنے موبائل کو پرے کیا۔ "دفعہ ہو"

وہ اقراء کو لیکے عرفات ماموں کے گھر بانیک پہ پہنچی تو عمر اور روما ساتھ کھڑے تھے۔ عمر گرین شرٹ پہ

وائٹ پینٹ پہنے تھا عمر نے اسکو دیکھتے ہوئے روما سے کہا۔

"اقراء تو اپنے بھائی کے ساتھ آ گئی۔ اب تم چلو"

روما اس بات پہ ہنسنے لگ گئی۔

ارسہ نے سٹارٹ شرٹ پہ جینز پہنی تھی۔ اور دوپٹہ کو اپنے آگے دائیں بائیں کندھے پہ گرا دیا تھا۔ ہیلیمٹ

اتار اتار تو گھنگریا لے بال پونی میں تھے۔ اسے تیار دیکھ کے ارسہ نے ابرو اٹھا کے پوچھا۔

"تم اس کے ساتھ جا رہی ہو؟"

"ہاں یہ میرے ساتھ جا رہی ہے"

جواب عمر کی طرف سے آیا ارسہ نے آنکھیں چھوٹی کر کے پہلے روما پھر عمر کی طرف دیکھا

"دیکھ لو اقراء دوست دوست نہ رہا۔ پاڑٹی بدل لی"

ارسہ نے بانیک پہ کک لگاتے ہوئے کہا۔

رومانے اقراء کو پیار سے دیکھا۔ اقراء نے منہ موڑ لیا۔ اور ارسہ بانیک کو لیکے یہ جاوہ جا۔ روم کو عمر نے اشارہ کیا۔

"چلو"

وہ گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا۔

وہ دونوں برابر میں بیٹھے تھے۔ نیوی بلو گاؤن اور ڈائ ہیئر والی ٹیچر سامنے بیٹھی عمر کو ہی دیکھ کے بات کر رہی تھیں۔ وہ جعلی مسکراہٹ سجائے ذاتی سوال کر رہی تھیں جسپہ عمر نے صاف گوئی سے کام لیا۔

"میں اپنے بہن کارزلٹ لینے آیا ہوں بی بی سی کا انٹرویو دینے نہیں"

ٹیچر اپنی انسلٹ پہ ادھر ادھر دیکھنے لگی کہ کسی نے سن نہ لیا ہو۔ پھر کہنے لگی

"مجھے تو پتا ہی نہیں تھا روم کے بھائی آپ ہیں"

ٹیچر کے چہرے پہ جعلی مسکراہٹ ہنوز سچی تھی۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

وہ اکھڑ لہجے میں کہنے لگا۔

"سگی بہن نہیں ہے ہاں اس سے بھی بڑھکر ہیں یہ دونوں"

لفظ دونوں سنکر ٹیچر نے برابر میں بیٹھی ارسہ اور پھر اقراء کو دیکھا۔ اور اس بات پہ ارسہ نے عمر کو۔

"دونوں پڑھائی میں تو اے ون ہیں، شارپ ماسنڈ، لیکن تھوڑی سی بد تمیز ہیں کوئی ایک سناتا ہے تو آگے

سے سوسناتی ہیں"

ارسہ نے فخریہ انداز سے دونوں کو دیکھا۔ اور تھمبراپ کر کے ان دونوں کو سراہا۔

عمر بالکل سیر نہیں منہ بنا کے پیچھے ہوا اور ارسہ کے کان میں کہنے لگا۔

"یہ عادت دو سو فیصد یقین ہے مجھے تم سے آئی ہے ان دونوں میں"  
 ارسہ نے اسے کہنی مار کے چپ کرایا۔

وہ پارکنگ میں آیا تو ارسہ کو دیکھتے ہوئے کہنا لگا  
 "تم اپنے بچوں کی بھی تربیت کرو گی؟ کیا سکھا رہی ہو تم انکو"  
 عمر گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہنے لگا۔  
 "ہاں بالکل میں اپنے بچوں کو بھی یہی سکھاؤنگی کوئی ایک مارے آگے سے دس مار کے آؤ۔۔۔ اور اگر  
 روتے ہوئے آئے تو دس تھپڑ میں مارونگی"  
 ارسہ ہیلیمٹ پہنتے ہوئے بڑے آرام سے بولی۔

عمر نے افسوس سے اسے دیکھتے ہوئے کہا  
 "بد تمیزی ختم ہے اسپہ" Safar-e-Adab  
 "کسپہ"

رومانے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔  
 "تمھاری نوڈلز آپنی پہ"

عمر نے سیٹ بیلٹ باندھتے ہوئے کہا۔ جب گاڑی تھوڑی آگے آئی تو ارسہ نے اپنی بائیک سے انکاراستہ  
 روکا۔ عمر نے کھڑکی سے باہر ہاتھ جھلا کہ کہا  
 "کیا ہے"

"برابر والی گلی میں گول گپے والا ہے ادھر آجانا"  
 اسنے اتنی زور سے بولا جاتے جاتے لوگ اسے مڑ مڑ کے دیکھنے لگے۔

وہ ایک کھلی جگہ تھی۔ آسمان پہ بادل چھائے ہوئے تھے جسکی وجہ سے موسم خوشگوار تھا۔ چھوٹی سی جگہ کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ وہ چاروں ادھر بیٹھے تھے۔

"یہاں کا لمکا بھی بہت فینس ہے"

ارسہ نے گول گپے کو منہ میں رکھتے ہوئے کہا۔ عمر کو وہی دن یاد آیا جب اسنے کپڑوں کا پانی اسے پلایا تھا برا سامنہ بنا کے ارسہ کو دیکھنے لگا۔ ٹیبل کو ان تینوں نے بہت گندا کر دیا تھا۔ عمر نے منہ بناتے ہوئے کہا "تم تینوں یوں کھا رہی ہو کہ اس کے بعد ان پہ بین لگ جانا ہے"

اور وہ تینوں اتنی مگن تھیں کھانے میں کہ عمر کی بات کسی نے سنی ہی نہیں۔ وہ کھا چکی تو عمر کے پاس چھوٹا ویٹر بچہ پیسے لینے آیا۔  
عمر نے ارسہ کی طرف دیکھا بل دو۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE ارسہ نے افسوس سے کہا

"شرم کرو بہنوں کو ساتھ لائے ہو اور ان سے پیسے مانگ رہے ہو؟"

عمر نے تپتے ہوئے کہا

"بہنوں نے زبردستی خود کو انوائٹ کیا ہے۔۔۔ ویسے تمہارا بھائی مطلب جن"

پھر روم کی طرف دیکھ کے بولا

"میں لگتا ہوں کہیں سے جن؟؟"

ارسہ نے اپنے پرس سے پیسے نکال کے ٹیبل پہ رکھے اور تپ کے بولی

"ہاں کوہ قاف کے شہزادے ہونہ تم"  
 عمر کے چہرے پہ مسکراہٹ پھیلی کہنے لگا  
 "بلکل بلکل"

وہ لوگ وہاں سے اٹھنے لگے تو عمر نے کہا  
 "ہم کسی فینسی ریسٹورینٹ میں بیٹھ کے بھی کھا سکتے تھے"  
 "زیادہ جرمنی کا چغہ پہنے کی ضرورت نہیں۔۔۔ یہیں سے گئے ہونہ تم انہی اسٹریٹ فوڈ کو کھا کہ بڑے  
 ہوئے ہو"

ارسہ کے ایک دم کہنے سے عمر چپ ہو گیا۔  
 اقراء اور روما کے اس بات پہ دانت نکل آئے۔ عمر براسا منہ بنا کے آگے چلنے لگا۔ وہ اپنی گاڑی نکال رہا تھا  
 جب ایک ہٹا کٹا فقیر ارسہ کے پاس آیا۔  
 "بابی سو روپے دے نہ"  
 ارسہ نے کمر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔  
 "ذرا یہ بتاؤ تم نے کب رکھوائے تھے میرے پاس۔"

عمر بھی اس منظر کو دیکھ کے رک گیا  
 فقیر کو اس جواب کی توقع نہیں تھی۔ وہ بیچارہ بھی یہ سن کر ہکا بکا عمر کو دیکھنے لگا۔ اور پھر وہاں سے چلا گیا  
 ۔ اس سے پہلے عمر کچھ بولتا وہ اقراء کو بٹھا کے بانیٹ اسٹارٹ کر چکی تھی۔

---

عمر نے گاڑی گھر کے آگے روکی اور ارسہ نے بانیٹ روکی  
 اقراء اور روما اوپر جا چکیں تھیں جب عمر نے ارسہ کو بولا۔

"لڑکیاں عموماً رحم دل ہوتی ہیں۔ فقیروں کو پیسے دیتی ہیں۔"

"اسلام میں گداگری لعنت ہے"

ارسہ نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا۔

عمر نے ہار مانتے ہوئے کہا

"یہ بھی ٹھیک ہے جو بات اپنے مفاد کی ہو اسلام میں اسے استعمال کر لو"

وہ مزید بحث کرتی جب سامنے سے آتے فہد پہ نظر پڑی۔

ناگواریت سی اسکے منہ پہ صاف واضح ہوئی۔ فہد نے ایک تلخ نظر اسکو دیکھا پھر عمر کو۔

"میں بہت دیر سے خالہ کے پاس بیٹھا تمہارا انتظار کر رہا تھا۔"

عمر نے وہاں کھڑا رہنا مناسب نہیں سمجھا۔ وہ جانے کے لیے مڑ گیا۔

"تم اپنے کزن کے ساتھ گھوم رہی تھی اور میں صبح والے لہجے کو لے کر پریشان ہو رہا تھا کہ کہیں تمہیں برا نہ لگ گیا ہو"

ارسہ نے نا سمجھی سے دیکھا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"اپنے کزن کے ساتھ گھوم رہی تھی مطلب"

عمر نے بات کو گھماتے ہوئے کہا

"تم یہ بالکلنگ اب نہیں کرو گی"

ارسہ کا تو دماغ گھوم گیا۔ ماتھے پہ تیوری آئی۔

"منگیتر بنے ہو شوہر نہیں۔۔۔۔"

فہد کو اس جواب کی توقع نہیں تھی۔ وہ یہ بول کے رکی نہیں چلی گئی۔ اور فہد کو جاتے ہوئے وہ زہر لگ رہی تھی۔

وہ باہر لان میں بیٹھ کے لوڈو کھیل رہی تھی اقراء کے ساتھ جب امراء ان کے برابر میں  
آکر بیٹھ گئی اور کہنے لگی  
"یہ دیکھو چھوٹی موٹی یہ بے ایمانی کر رہی ہے"

ارسہ چلائی

"اوائے میں کوئی بے ایمانی نہیں کر رہی اچھا خاصا گیم چل رہا تھا یہ آئی اور اس نے اپنا شر پھیلایا"

امراء تپ کے بولی

"کبھی تو بولنے کی تمیز سیکھ لو تم"

اقراء بولی

"آپی آپ کو پتہ ہے ہماری ٹیچر اتنا اچھا بولتی ہیں اور عمر بھائی سے اتنا فری ہو رہی تھیں ہماری ٹیچر لیکن مجال  
ہے جو عمر بھائی نے ان کو لفٹ کرائی ہو ایسے سخت بن کے بات کر رہے تھے کہ لگ ہی نہیں رہا تھا کہ عمر

BEING THE STRING OF YOUR KITE

بھائی ہیں"

امراء نے ہامی بھری

"ہاں وہ صرف اپن سے گھلتا ملتا ہے اور اچھے مردوں کا کردار کی یہی نشانی ہوتی ہے"

ارسہ نے منہ بنا کے اسے دیکھا اور بولی

"بس کر جا چھوٹی موٹی مجھے تو لگ رہا ہے اپنے عمر بھائی کی تعریف میں تم پوری کتاب لکھ دو گی"

اسپہ اقراء سمجھداری سے بولی



"آپی آپ لوگ یہ جو باڈی شیمنگ کرتی ہیں نا موٹو پتلو یا چھوٹی موٹی بولتی ہیں آپ کو پتہ ہے ہم دونوں اس بات سے مینٹل ڈسٹرب ہوتے ہیں اور عمر بھائی بول رہے تھے اگر کوئی آپ کو مینٹل ڈسٹرب کرے تو اس پہ مینٹل ایوز کا کیس ہو سکتا ہے"

ارسہ نے گال پہ ہاتھ رکھا اور پھر کہنے لگی

"اوہ چڑیاؤں کی زبان تو دیکھو یہ عمر تم لوگوں کو کیا کیا سکھاتا ہے آنے دو اس کو میں بتاتی ہوں مینٹل ایوز کا کیس کیا ہوتا ہے مینٹل ڈسٹرب تو اس نے مجھے کر کے رکھا ہوا ہے بچن سے۔۔۔ ابھی میں کیس کر دوں اسپر ساری زندگی سڑتا رہے۔"

علی اپنی کتابیں کھول کے بیٹھا ہوا تھا۔ جب عمر صوفے میں اس کے برابر آکر بیٹھا اور بولنے لگا

"کیا کر رہے ہو ہیرو"

"کچھ نہیں بھائی تشریح ملی ہوئی ہے سمجھ نہیں آرہی کیسے لکھوں"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

سامنے ممانی بیٹھی ہوئی تھیں پالک توڑتے توڑتے کہنے لگیں

"ایک تو پرائیویٹ اسکولوں کا بھی سمجھ میں نہیں آتا کہتے ہیں انگلش اسکول ہے انگلش بچوں کو سکھاتے نہیں ہیں اور تو اور اردو زبان سے بھی بچے جاتے ہیں اوپر سے فیسیں ایسی لیتے ہیں کہ جائیداد میں سے حصہ مانگ رہے ہوں"

عمر ان کی باتوں پہ ہنستے ہوئے بولا

"ممائی جان آپ کو کوئی زبردستی تو نہیں کہتا نا کہ آپ ان سکولوں میں اپنے بچوں کا ایڈمیشن کرائیں۔ اسکول ہنٹنگ کریں دیکھیں کون سا اسکول ہے جو آپ کے معیار کے مطابق ہے جس کو افرڈ کر سکتے ہیں اس حساب سے اپنے بچے کے لیے اسکول سلیکٹ کریں"

"رک جاؤ چار پانچ سالوں کی کہانی ہے میٹا جب تمہارے بچے ہوں گے نا پھر پوچھوں گی"

ثمرہ ممائی نے پالک کی ڈنڈیاں ایک طرف کرتے ہوئے کہا۔ ارسہ بھی ان کے برابر والی چیئر پر دوچائے کے کپ لے کر آئی ایک ممائی کے آگے رکھ دیا اور ایک لے کر خود بیٹھ گئی۔

"اچھا دکھاؤ علی شعر کیا ہے"

ارسہ نے علی کے ہاتھ سے کتاب چھینی اور پڑھنے لگی

"یہ سوچ کے مکھی سے کہا اس نے

بڑی بی اللہ نے بخشا ہے بڑا آپ کو رتبہ  
ہوتی ہے اسے آپ کی صورت سے محبت

ہو جس نے کبھی ایک نظر آپ کو دیکھا

بھوکا تھا کئی روز سے اب ہاتھ جو آئی

آرام سے گھر بیٹھ کے مکھی کو اڑایا"

ارسہ نے لہک لہک کے شعر پڑھا پھر کہنے لگی۔

"اس میں کیا مشکل ہے تمہیں سمجھائی نہیں تھی ٹیچر نے؟ کچھ تو بتایا ہو گا"

علی اپنا سر کھجاتے ہوئے کہنے لگا

"آپی سمجھائی تھی لیکن میں باتوں میں لگا ہوا تھا اس لیے مجھے پتہ ہی نہیں چلا"

ارسہ نے اس کے سر پہ چپت ماری

"تو غلطی خود کی ہے نہ"

عمر نے بات شروع کی

"علامہ اقبال کی کتاب بانگ درا کا ہے یہ شعر"

ارسہ فورابول پڑی

"یہ تو یہاں پہ بھی لکھا ہوا ہے"

عمر نے جواب نہیں دیا اور بولتا رہا

"اور جانتے ہو کیا اس میں بہت گہرا سبق ہے یعنی ہر تعریف کرنے والا سچی تعریف نہیں کرتا اور لڑکیوں

کو پھنسانے کے لیے سب سے آسان طریقہ ہے ان کی تعریف کرنا اور لڑکیاں اتنی باولی ہوتی ہیں"

یہ کہتے اس نے ایک نظر ارسہ کو دیکھا جواب تپتی ہوئی نظروں سے اسی کو دیکھ رہی تھی

"اتنی باولی ہوتی ہیں کہ یہاں لڑکے نے ان کے قصیدے پڑ دیے اور وہ وہاں پر اس کے ساتھ گھر بنانے کے خواب دیکھنا شروع"

ارسہ نے غصے سے عمر کو دیکھا کہنے لگی

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"تمہیں شرم نہیں آتی عمر تم سیون کلاس کے بچے کو یہ سمجھا رہے ہو اس کی تشریح یہ نہیں ہوگی اس کی

تشریح یہ ہوگی کہ لوگ خوشامد کے ذریعے اپنے سارے کام کروا لیتے ہیں۔ اس لیے سچی ہمدردی میں اور

چاپلوسی میں فرق سیکھنا چاہیے انسان کو"

وہ سمجھا علی کو رہی تھی لیکن دیکھ وہ عمر کو ہی رہی تھی عمر وہاں سے اٹھتے ہوئے کہنے لگا

"اتنا بھی ننھا نہیں ہے یہ جتنا تم اس کو بنا رہی ہو اور یہ تمہیں بھی پتہ ہے"

ممائی نے بولا

"ارسہ مہمان ہے یہ اسکے لیے کچھ آج اسپیشل بنانا"

ارسہ اسکو دیکھ کے دانت چباتے ہوئے بولی  
 "ایک دن کا مہمان دو دن کا مہمان تیسرے دن وبال جان"

وہ لان میں بیٹھی موبائل پہ اسکرولنگ کر رہی تھی جب فہد کی کال آئی۔ اسنے براسا منہ بنایا۔ سامنے بیٹھی  
 امراء نے آبرو اٹھا کے پوچھا۔  
 "کس کی کال ہے جو اتنا برا منہ بنا رہی ہو"  
 "فہد کی۔۔۔ پتا نہیں کونسی لڑکیاں اپنے منگیتروں کی کال آنے پہ شرماتی ہیں مجھے تو ٹینشن ہونے لگتی ہے  
 کہ اب کیا بولے گا"

یہ کہتے ہوئے اسنے فون کان پہ لگایا۔  
 "میں ناراض تھا تم سے ارسہ تمہیں کوئی فکر ہی نہیں ہوئی"  
 فہد کے لہجے میں شدید قسم کی شکایت تھی۔  
 BEING THE STRING OF YOUR KITE

ارسہ نے ناگواریت کا انداز اپنایا  
 "اچھا۔۔۔ تمنے بتایا ہی نہیں"  
 آگے سے فہد کا فوراً جواب آیا  
 "ناراضگی بتائی نہیں جاتی۔۔۔ محسوس کرائی جاتی ہے"  
 "میں نے محسوس کری نہیں اور تم نے کرائی بھی نہیں"  
 ارسہ نے اسکے لہجے میں ہی بولا

"ارسہ یہ غلط ہے تم ہمارے ریلیشن کو ٹائم نہیں دے رہی ہو"

اس بات پہ ارسہ کا لہجہ یک دم بدلا۔

"دیکھو فہد مجھے زہر لگتے ہیں وہ لڑکے لڑکیاں جو شادیوں سے پہلے سارا سارا دن ایک دوسرے سے بات کرنے میں نکالتے ہیں اور بعد میں ایک دوسرے سے لڑنے میں۔۔۔ مجھ سے یہ ٹیپیکل امیجور حرکتیں ایکسپیکٹ نہیں کرنا"

آگے سے فہد کا لہجہ بھی اکھڑ ہو گیا۔

"میں صرف اس لیے کہ رہا تا کہ ہم ایک دوسرے کو سمجھ سکیں"

"شادی کے بعد کی باتیں ہیں یہ اور ویسے بھی میں یونی میں تمھاری کلاس فیلور ہی ہوں تم جانتے ہو مجھے"

ارسہ کو بولتے بولتے سانس پھولنے لگا۔

فہد نے اسی اکھڑ مزاجی سے کہا۔

"پر لگتا ہے میں تمہیں نہیں جانتا"

سامنے بھی ارسہ تھی۔

"رشتہ بننے کے بعد ہی پتا چلتا ہے فہد کہ کوئی کسی کو بھی نہیں جانتا"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

اس سے پہلے وہ کال کا ٹی فہد نے کاٹ دی کال۔

امراء نے غصے میں بیٹھی ارسہ کو دیکھا۔

"تم دونوں میں بانڈنگ کیوں نہیں ہو پار ہی"

"یہی سمجھ نہیں آ رہا مجھے کوئی خوشی ہی نہیں ہو پار ہی"

"میں بتاؤں کیوں کیونکہ تم دونوں اپنے آپکو اونچا رکھتے ہو، رشتے میں جھکنا پڑتا ہے"

پھر کچھ سوچتے ہوئے کہنے لگی

"اگر وہ تم سے بات کرنا چاہتا ہے تو اسمیں برائی کیا ہے اچھا ہے انڈر سٹینڈنگ ہوگی"

ارسہ نے اسے غصے سے دیکھا

"کیا پہلے زمانے میں لوگوں کی شادیاں نہیں ہوتی تھیں؟؟ یا نہیں نبھتی تھیں۔ وہ لوگ تو ہر وقت کو نٹیکٹ میں نہیں ہوتے تھے"

اتنے میں امراء موبائل دیکھ کے ہنسنے لگی۔

ارسہ نے حیرت سے اسے دیکھا پھر چڑی

"کیا ہے۔۔۔ بہن پریشان ہے کوئی فکر ہی نہیں"

"ارسل"

"پاگل لگتا ہے ویسے یہ بھی" ارسہ نے چڑتے ہوئے کہا

امراء نے موبائل سائڈ میں رکھتے ہوئے کہا۔

"مرد اگر محبت میں پاگل نہ ہو تو سمجھو وہ تمہیں پاگل بنا رہا ہے"

امراء یہ کہہ کے وہاں سے چلی گئی۔ ارسہ کا موڈ خراب ہو چکا تھا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

عرفات ماموں کے گھر ڈرائنگ روم کے ایک صوفے پہ علی اپنی کتابیں پھیلانے بیٹھا تھا اور دوسرے ٹرپل سیٹر صوفے پہ روم اور اقراء بیٹھی ہوئی تھیں۔ سنگل صوفے پہ ارسہ بیٹھی ہوئی تھی شیشے کی ٹیبل پہ بہت سی کتابیں بکھری ہوئی تھیں اور اس پہ رکھا ہوا موبائل مسلسل بج رہا تھا۔ ارسہ نے تنگ آ کے موبائل کو سائلنٹ لگا لیا لیکن موبائل مسلسل بجے جا رہا تھا عمر اپنی چائے کا کپ لے کر علی کے برابر میں بیٹھ گیا اور کہنے لگا

"کیوں بھی ہیر و میتھ سمجھ آرہی ہے؟؟"

عمر کا ارادہ ارسہ کو تنگ کرنے کا تھا لیکن وہ پہلے ہی چپ تھی عمر کی نظر مسلسل بچتے موبائل پہ جا رہی تھی۔  
عمر نے کپ کو سائیڈ میں رکھتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا؟؟ کوئی انون unknown نمبر تنگ کر رہا ہے؟؟"

اس نے سر جھٹک کے کہا

"فہد ہے"

ایک تو مجھے سمجھ نہیں آتا منگنی کے بعد منگیتروں کو یہ کیوں لگتا ہے کہ ان کو بات کرنے کا پرمٹ مل گیا ہے مجھ سے نہیں ہوتی یہ چھچھو رہا یاں مطلب آپ نے ساری زندگی اس بندے کے ساتھ رہنا ہے یا پھر ایسی کون سی بیتیابی ہے کہ تم سے دو مہینے یا دو سال برداشت نہیں ہو رہا"

عمر پہلے تو ہنسا پھر کہنے لگا

"ہو سکتا ہے اس کو کوئی ضروری بات کرنی ہو"

اس نے سر نفی میں ہلایا پھر کہنے لگی

"ضروری بات پتہ ہے کیا ہوگی کیا کھایا کیا کر رہی ہو کیا پڑھا رہی ہو مجھے یہ سب چیپنیں لگتی ہے مجھ سے نہیں ہوتی یہ چول بازیاں"

اقراء نے رجسٹر اس کے آگے کیا تو ارسہ چیک کرنے لگی اسکا سر رجسٹر پہ جھکا ہوا تھا اور عمر کی نظریں اس پہ  
۔ علی اس کو آوازیں دیتا رہا

"عمر بھائی عمر بھائی"

لیکن عمر صرف اس کو دیکھ رہا تھا علی نے اس کا ہاتھ پکڑا تو چائے کا کپ عمر کے ہاتھ سے گر گیا کچھ چائے کے  
چھینٹے اس کی شرٹ پہ گرے اور کچھ اس کی پینٹ پہ ارسہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی

"یہ کیا ہوا"

عمر و اش کرنے کے لیے اس کمرے سے باہر نکل گیا تھا تو علی نے کہا  
 "پتہ نہیں عمر بھائی گہری سوچ میں تھے ان کو میری میتھ کا سوال سمجھ میں نہیں آ رہا ہو گا نا اس لیے"  
 ارسہ نے طنزیہ کہا  
 "ہاں ہاں۔۔۔ بہت اے لیول کی میتھ ہے نہ تمھاری"

شام کے چھ بج رہے تھے۔ وہ لان میں سیڑھیوں پہ بیٹھی تھی۔ پرپل کرتی پہ لوز ٹراؤزر اور بالوں کا میسی سا  
 جوڑا۔ اولیو گرین دوپٹہ آدھا گلے میں تھے آدھا گھاس پہ۔ بظاہر رف ساحلیہ تھا۔  
 وہ سر جھکائے گالوں پہ ہاتھ رکھ کہ یوں بیٹھی تھی جیسے کچھ سوچ رہی ہو۔ جاتی ہوئی دھوپ اسکے منہ پہ  
 آرہی تھی۔ وہ سفید قمیض شلوار پہنے ہوئے پورچ میں آیا پورچ کے بائیں جانب دو سیڑھیاں اوپر چلو تو  
 لان نظر آتا تھا۔ سامنے سے دیکھو تو سیڑھیاں نظر آتی تھیں جیسے وہ بیٹھی تھی۔ وہ ہاتھ کا چھجا بناتا ہوا اسکی  
 طرف آیا۔ جیسے جیسے وہ اسکے قریب آ رہا تھا سایہ بڑھتا جا رہا تھا۔ ارسہ اسکے سائے کی زد میں آرہی  
 تھی۔ اسنے سر اٹھا کے دیکھا تو وہ کہنے لگا۔  
 "کیا ہو گیا ارسہ ایسے کیوں بیٹھی ہو"

آج اسنے پہلی بار اسے اسکے نام سے پکارا تھا۔  
 اب وہ مکمل اسکے سائے میں تھی۔ کوئی دھوپ کی کرن اسکے چہرے کو نہیں چھو رہی تھی۔ وہ آنکھیں  
 چھوٹی کر کے کہنے لگی۔

"خیریت تو ہے بخار دماغ پہ تو نہیں چڑھ گیا۔ جو میری خیریت دریافت کرنے چلے آئے"



وہ اب بالکل اسکے سامنے کھڑی ہو گئی۔ مگر دھوپ اب بھی اسے نہیں چھو رہی تھی۔ وہ اسکے کاندھے تک آتی تھی۔

"تم سب جانتے ہو بس میرے منہ سے سننا ہے۔۔۔ تاکہ میرا مذاق اڑا سکوں"

عمر نے بغیر ہر امانے کہا

"اتنی تپتی دھوپ میں بات کرو گی تو تپتی ہوئی ہی رہو گی۔۔۔ باہر چل کے بات کرتے ہیں"

ارسہ نے پہلے انکار کا سوچا پھر کہنے لگی

"اچھا چلو"

اب وہ گاڑی میں اسکے برابر بیٹھی تھی۔

اسنے گاڑی کو ایک چلتی ہوئی سڑک پہ بھگا دیا۔ وہ گاڑی سے باہر دیکھ رہی تھی۔ جب ایک فوڈ اسٹال کے سامنے عمر نے گاڑی روک دی۔ ارسہ نے اس ایک دم سے گاڑی روکنے پہ عمر کو دیکھا ابرو اٹھائی جیسے پوچھ رہی یہاں کیوں روکی ہے۔

اسنے ایک نظر اسکو اوپر سے نیچے دیکھا۔ اور پھر بولنے لگا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"حلیہ دیکھا ہے اپنا ایسے تم باہر نکل ہی نہ جاؤ؟"

ارسہ نے حیرت سے ایک نظر اسکو دیکھا اور پھر کہنے لگی۔

"تمہیں لگتا ہے کہ آج بھی لڑکیاں اس میک اپ کی محتاج ہیں، کم سے کم میں تو نہیں ہوں تیار بھی اپنے

لیئے ہوتی ہوں اور نہیں بھی مگر اپنی مرضی سے"

یہ کہتے ہوئے وہ باہر نکل گئی۔ سڑک سنسان تھی۔ سورج ڈھلنے کے دہانے پہ تھا۔ فوڈ اسٹال کی قریب

کرسیاں بچھی تھیں اور اکثریت اسپرے کیپلز کی بیٹھی تھی۔ وہ مزے سے اتر کے ان میں سے ایک کرسی پہ

جا کے بیٹھ گئی۔ اور آنکھوں سے یوں اشارہ کیا۔۔۔ (جیسے اسکو بول رہی ہو دیکھ لیا)

وہ مسکراتا ہوا اسکے سامنے والی کرسی پہ بیٹھ گیا۔ ارسہ نے ہاتھ کے اشارے سے ویٹر کو بلایا اور ایک گول گپے کی پلیٹ کا کہا اس سے آنکھوں سے پوچھا (منگوانے ہیں)

ویٹر نے عمر کی طرف گردن گھمائی عمر نے دو انگلیوں سے وکٹری کے اشارہ بنا کے اسے دکھایا۔ وہ اب اسکو دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ ٹانگ پہ ٹانگ رکھ کے کرسی سے ٹیک لگا کے بیٹھی تھی۔ وہ اب قدرے بہتر لگ رہی تھی۔ آسمان کی طرف نظریں گھمائیں پھر کہنے لگی۔

"یہاں تو برف باری ہو رہی ہے نہ جو تم یہاں لیکر آئے مجھے"

وہ بھی ٹیک لگا کہ بیٹھا تھا اس بات پہ ہلکا سا مسکرایا۔

"تمہارے زبان سے ہر وقت زہر کیوں ابلتا ہے"

اسنے بغیر لمحہ ضائع کیئے کہا۔

"ہاں تمہارے منہ سے تو شہد کی نہریں بہتی ہیں نہ"

عمر نے اسے اتنے کانفیڈینٹ کے ساتھ بیٹھا دیکھا تو کہنے لگا

"تم اس مارک کی وجہ سے انسکیور نہیں ہوتی؟؟"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

جواب اتنی ہی خود اعتمادی سے آیا

"یہ مجھے یونیک بناتا ہے میں کیوں انسکیور ہوں۔ بلکہ جب اسکول میں لوگ مجھے اسکو لیکر بلی bully کرتے تھے میں ایسا منہ توڑتی تھی کی آئندہ کسی کی ہمت نہ ہو۔"

عمر نے اسے سرایتے ہوئے کہا

"مجھے اچھا لگا تمہارا یہ کانفیڈنس --- لیکن ایک بات پہ میں کنفیوز ہوں --- جب تمہیں یہ مارک برا نہیں لگتا تھا تو تم چڑانے والوں کا منہ کیوں توڑتی تھی؟"

ارسہ نے اسی انداز سے جواب دیا

"یہ مارک مجھے قدرت کی طرف سے ملا ہے اسمیں میرا اختیار نہیں --- مگر اسکا کوئی مزاق بنائے اسکو چپ کرانا میرے اختیار میں ہے"

"میں تو امپریس ہو گیا تم سے" عمر ہارمانتے ہوئے کہنے لگا

ارسہ نے گول گپے کی پلیٹ آتے دیکھ کے کہا

"چلو بس زیادہ فری نہیں ہو اب"

کیپ والے ویڑنے دو پلیٹیں ان دونوں کے آگے رکھیں۔ عمر نے اپنی پلیٹ اسکے آگے کر دی۔ اسنے آنکھ کے اشارے سے دیکھا۔ عمر نے بھی آنکھوں سے اشارہ کیا (یہ تمہارے لیے۔ وہ مزے لے لے کہ گول گپے کھا رہی تھی۔ اور وہ کبھی موبائل کو دیکھتا اور کبھی ارسہ کو۔ ارسہ نے آنکھوں کو سکیڑ کر کہا "تمہیں کھانا ہے تو کھا لو"

عمر نے گردن نفی میں ہلائی۔ پھر اسکی پلیٹ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے سمجھ نہیں آتا لڑکیوں کو کیا محبت ہوتی ہے گول گپوں سے اور اگر انہیں کوئی گول گپا بول دے تو برا لگ جاتا ہے"

اسنے منہ میں رکھے گول گپے کو نگلا اور پھر بولنے لگی

"تم اپنی پی ایچ ڈی میں اس بات کی ریسرچ کرو گے"

عمر نے اس کی بات پہ پہلو بدلہ  
 "نہیں ایسے ہی جنرل نانج کے لیے پوچھ رہا ہوں"  
 اب وہ دونوں پلیٹوں کو صاف کر چکی تھی۔ ٹشو سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے کہنے لگی۔  
 "اوہ--- ہاں یہ تو سی ایس ایس میں پوچھا جاتا ہے نہ"

اور ڈرامائی انداز میں سر کو ہلایا۔

"ہاں آئی کیو میں پوچھا جاسکتا ہے"

عمر نے بھی اسی کے لہجے میں جواب دیا  
 پھر کہنے لگا

"اب تو بتا دوبارہ کیوں بچے ہیں شکل پہ؟"

ارسہ نے ایک تیز نظر سے اسے دیکھا  
 "اپنی خیر مناؤ تمہاری وجہ سے نہیں ہے---"

اس سے پہلے وہ کچھ کہتی وہ بولنے لگا

"فہد کی امی کو پتا نہیں ہے کہ تباہی لیکر جا رہی ہیں۔"

اب وہ دونوں ساتھ ساتھ اس جگہ سے نکل رہے تھے۔ اس بات پہ اسنے چلتے چلتے رک کے اسے مڑ کے  
 دیکھا

"میں وہاں آبادی لاؤں یا تباہی تمہیں کیوں تکلیف ہو رہی ہے۔"

وہ وہیں کھڑا ہو کہ سوچنے لگا

"ہاں مجھے کیوں تکلیف ہو رہی ہے"

وہ آگے آگے چلنے لگی پھر پیچھے مڑ کے دیکھا

"اب چلو دعوت نامہ بھجواؤں کیا"

وہ اس سوچ سے نکل کے اسکے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ وہ ابھی گاڑی میں بیٹھنے ہی لگے تھے۔ آگے سے فہد چلتا ہوا آیا۔ اسکے چہرے کے زوایے بتا رہے تھے اسے وہ دونوں ساتھ اچھے نہیں لگ رہے تھے۔ قریب آتے ہی بولنے لگا۔

"تم یہاں گھوم رہی ہو میں کالز کر رہا تھا تمہیں مگر تم یہاں مصروف ہو وہ تو میں یہاں سے گزر رہا تھا تم دونوں کو دیکھ کے رک گیا"

ایک طنزیہ مسکراہٹ ابھری

ارسہ کی آنکھوں میں تھوڑا غصہ ابھرا پھر کہنے لگی۔

"موبائل گھر پہ رہ گیا تھا۔ میں جلدی میں تو آئی ہوں عمر کے ساتھ۔"

فہد نے ایک چبھتی ہوئی نظر عمر پہ ڈالی عمر نے یوں ظاہر کیا جیسے وہ موبائل میں مصروف ہو۔ فہد نے پھر ارسہ کی طرف دیکھا۔

"بہت ہڑٹ کرتی ہو تم مجھے"

وہ یہ کہتا ہوا آگے جانے لگا اور ارسہ نا سمجھی سے اسے جاتے دیکھنے لگی۔ پھر گاڑی میں بیٹھی اور عمر جو سیٹ

بیلٹ لگا رہا تھا اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی

"یہ کیا مینٹل کیس ہے"

عمر نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے بولا۔

"یہ کیس اب تم نے ہی ڈیل کرنا ہے۔ تو اس موڈ کی وجہ فہد ہے؟"

وہ غصے میں بیٹھی گاڑی سے باہر دیکھ رہی تھی اور منہ ہی منہ میں بڑبڑا رہی تھی۔

"پتا نہیں لقوہ ہو گیا تھا میری زبان کو۔۔ ہاں ہر بات کی شکایت خالہ کو کر دیتا۔ پھر خالہ میری کلاس لیتیں"

عمر نے ٹرن لیتے ہوئے کہا

"ویسے سیر اور سوا سیر کی جوڑی ہے تم دونوں کی"

"مجھے غصہ آرہا میں نے کچھ بولا کیوں نہیں اسے مگر بدلہ ضرور لوں گی"

ارسہ عمر کی کسی بات کو نہیں سن رہی تھی بس اپنا بولے جارہی تھی۔

"کیونکہ بقول تمہارے تمہاری زبان کو لقمہ ہو گیا تھا" عمر نے مسکرا کے کہا

ارسہ نے گردن موڑ کے اسے آنکھیں دکھائیں۔

عمر نے بات بدلتے ہوئے کہا

"ہوتا ہے کبھی کبھی ہمت نہیں ہوتی سامنے والے سے لڑنے کی"

ارسہ نے صرف سر ہلانے پہ اکتفا کیا۔

---

وہ دونوں گھر پہ آئے تو ردا گلاسز لگائے کہیں جانے کے لیے تیار تھیں۔ اسے دیکھتے ہی کہنے لگیں

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"ارسہ بات سنو میری"

وہ تابعداری سے چلتی ہوئی آئی عمر البتہ سیڑھیاں پھلانگتا اوپر چلا گیا تھا۔

"فہد سے تم نے کیا بد تمیزی کی ہے۔۔۔ میں نے یہ تربیت تو نہیں کی تمہاری"

"خالہ ایک نارمل سی بات ہوئی تھی ہماری"

ارسہ ہکا بکا کھڑی تھی۔

"عجب بکواس کر رہا ہے۔۔۔ ایسی کوئی بات نہیں ہوئی" ارسہ کو پھر غصہ آیا۔

"ا۔۔۔۔۔" ردا کا لہجہ ایک دم سخت ہو گیا

"باربی کیو کے لیے کل بلایا ہے میں نے اسے۔۔۔ ساری بات کلئیر کرنا اس سے"  
وہ حکم صادر کر کے چلی گئیں اور وہ دم سادھے انہیں دیکھتی رہی۔

وہ اپنے گھر کے لان میں تھی۔ لیپ ٹاپ کھولے۔ چہرے پہ تھکن اور الجھن تھی۔ رات کے گیارہ بجے تھے۔ سامنے لیپ ٹاپ کھلا تھا۔ مگر وہ کہیں گہری سوچ میں تھی۔ ارسل نے اسکے چہرے کے آگے چٹکی بجائی۔  
"کن سوچوں میں ہو"

ارسل برابر والی کرسی پہ بیٹھ گیا۔

ارسہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔ ارسل نے اسکی حیرانگی بھانپ لی۔ سمجھتے ہوئے کہنے لگا۔

"میں حاشر چاچو سے کالج کے بارے میں بات کرنے آیا تھا"

ارسہ نے سر ہلایا۔ ارسل نے اسے غور سے دیکھا پھر کہنے لگا۔

"اتنا تو مجھے پتا ہے کسی نے چھیڑنے کی جرت تو نہیں کی ہوگی تمہیں۔۔۔ میں بھائی ہوں تمہارا ارسہ۔۔۔"

BEING THE STRING OF YOUR LIFE

چاہو تو بتا سکتی ہو منہ کیوں لال ٹماٹر بنا ہے"

ارسہ نے اسکرین فولڈ کی اور کہنے لگی۔

"فہد بہت مشکل انسان ہے۔۔۔ میں نے کبھی کسی کو سیرئس نہیں لیا۔ مگر فہد سے شادی مجھے خوف دلارہی

ہے۔"

ارسل نے کہنا شروع کیا۔

"مجھے بتایا خالہ نے۔۔۔ یہ بات تم اسے سمجھاؤ کہ دو لوگوں کی انڈر سٹینڈنگ تب بڑھتی ہے جب وہ دونوں اپنے معاملات خود سلجھائیں۔۔ تیسرا درمیان میں آتا ہے نہ تو انڈر سٹینڈنگ درمیان میں ہی کہیں رہ جاتی ہے"

ارسہ صرف سر ہلا کے رہ گئی۔ ارسل کا فون بجا تو وہ معذرت کرتا وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔ لیپ ٹاپ کی فولڈ اسکرین گہری سوچ میں بیٹھی لڑکی کو دیکھ رہی تھی۔

\_\_\_\_\_ گھر کے لان میں فیری لائنس لگا کے ڈیکوریشن کی گئی تھی۔ ڈائیننگ ٹیبل بھی وہیں رکھی تھی۔ باربی کیو کی خوشبو ہر طرف پھیلی تھی۔ فہد کو اسپیشل پروٹوکول مل رہا تھا۔ کبھی ارسل اس کے آگے کچھ پیش کر رہا تھا کبھی امراء زبردستی اسکی پلیٹ میں کچھ ڈالتی۔ ارسہ اس چیز کو بغور دیکھ رہی تھی۔ عمر البتہ وہاں موجود نہیں تھا۔ ارسہ نے خالہ کی طرف دیکھا وہ اس سے ایسے بات کر رہی تھیں کہ مسکراہٹ لبوں سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی۔

ارسہ نے ایک کباب کی بائٹ لیتے ہوئے سوچا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

(ساری خوش اخلاقی بس اسی بندے کے لیے ہے خالہ کی یا پھر اس عمر و عیار کے لیے۔۔ ہم تو سوتیلے ہیں نہ)

وہ سوچ رہی تھی جب سامنے سے عمر گرے ڈریس شٹرٹ کی سلیویز موڑتے ہوئے اس طرف آ رہا تھا۔ ارسہ نے ایک نظر عمر کو دیکھا پھر فہد کو۔ اور فہد کے چہرے پہ اسے دیکھتے ہی تلخی پھیل گئی۔ وہ آیا تو خالہ کی ساری توجہ کامرکز عمر ہو گیا۔ وہ اسکی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہنے لگیں۔

"یہ ہماری آنکھوں کا نور ہے عمر میرا کلوتا بھانجا۔۔ اسکا اور تمہارا صحیح تعارف منگنی پہ بھی نہیں ہوا تھا۔ آٹھ سال پہلے جرمنی گیا تھا اب پی ایچ ڈی وہیں کر رہا"



عمر کے وہاں بیٹھنے سے خالہ کی توجہ مبذول ہو گئی۔ اب وہ عمر کو پیار سے دیکھے جارہی تھیں اور فہد سے اسکی باتیں کر رہیں تھیں۔ اور عمر مسکرا کہ انکی تعریفیں وصول کر رہا تھا۔ خالہ جیسی ہی چپ ہوئیں تو فہد تیکے بول اٹھا۔

"جو بھی ہے خالہ مگر ہم سونے کا چمچ لیکر پیدا ہوئے ہیں عمر جیسے لڑکوں کو اس چیز کا کیا پتا"۔ اسکا یہ جملہ سنتے ہی ارسل امراء و ماجو ہنسی مذاق کر رہے تھی۔ چپ ہو گئے۔ ماحول میں تلخی پھیل گئی۔ فہد نے جملہ کہ کے بڑی اکڑ سے سامنے رکھی کولڈ ڈرنک سے سیپ لی۔ اور نظریں عمر پہ یوں جما کہ رکھیں دل میں سوچا (بہت اڑھ رہا تھا لے آیا نہ اوقات پہ)۔

خالہ کے موبائل پہ بیل آئی تو وہ معذرت کرتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئیں۔

"عمر سیلف میڈ بندہ ہے اپنے باپ کی فیکٹری میں ایک بجے اٹھ کے نہیں جاتا اور نہ ہی اپنے دادا کی زمینوں پہ مہینے میں ایک بار چکر لگا کے شوخیاں مارتا پھرتا ہے لیکن تم جیسے پریولیجڈ کو اسکا اندازہ کہاں"

ارسلہ کے جواب پہ سب کی توجہ اسکی طرف ہوئی۔ عمر نے آنکھیں سکوڑ کے اسے دیکھا۔ فہد جو خالہ کو جواب دینے کے بعد انجوائے کر رہا تھا ارسلہ کی اس بات پہ آگے ہو کے بیٹھ گیا۔

"یہ تو نصیب کی بات ہوتی ہے اللہ جسکو نوازے اللہ نے مجھے اس قابل سمجھا کہ اتنا نوازا"

ارسلہ بھی آگے ہو کے بیٹھی پھر کہنے لگی

"یہ اللہ پاک نے تمہیں نہیں تمہارے پیرنٹس کو نوازا ہے۔ یہ انکی ور تھ ہے، عمر آج جس مقام پہ ہے یہ اسکی ور تھ ہے۔ تمہاری کیا ور تھ ہے۔؟؟ اگر آج باپ کی فیکٹری بند ہو جائے اور تمہارے چچا تمہیں زمینوں کے حق سے دستبردار کر دیں تمہارے پاس تو کوئی اسکلز بھی نہیں یونی میں تمہارا اکیڈمک ریکارڈ کیا تھا سب کو پتا ہے۔۔۔۔"

"ارسلہ کیا ہو گیا چپ ہو جاؤ"

امراء نے اسے چپ کرانا چاہا  
 حاشر اپنی دھن میں ابھی لان میں آیا ہی تھا۔ کسی کی توجہ اسکی طرف نہیں گئی۔  
 فہد ابلے بولا تو لہجے میں غصہ تھا اور آواز اونچی ہو چکی تھی۔  
 "تمھاری یہ ٹون اور زبان شادی کے بعد برداشت نہیں کرونگا۔ شرم نہیں آتی اپنے ہونے والے شوہر کو  
 تم اس"

ہاتھ سے عمر کی طرف اشارہ کیا "نامحرم کی وجہ سے ذلیل کرو گی"  
 - حاشر بھی تیزی سے چلتا قریب آچکا تھا۔ ارسل بھی اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا تھا۔ ابلے عمر تیز آواز میں  
 بولا

"محرم تم بھی نہیں ہوا بھی اسکے اور اس سے پہلے بات مزید بڑھے تم نکل جاؤ یہاں سے"  
 فہد نے ایک تلخی سے ارسلہ کو دیکھا جو منہ موڑے بیٹھی تھی اور ایک کاٹ کی نگاہ عمر پہ ڈالتا ہوا باہر نکل گیا  
 -  
 منفی اثرات اب باربی کیو کی خوشبو پہ حاوی ہو چکے تھے۔  
 اسکے جاتے ہی ارسلہ اٹھ کے اپنے گھر کی طرف چلی گئی۔ تھوڑی سی دیر میں خوشگوار ماحول میں بد مزگی  
 پھیل گئی تھی۔

وہ اسوقت اپنے گھر کے کچن میں کھڑی تھی۔ اور چائے کی کیتلی میں پتی ڈال رہی تھی۔ جب خالہ غصے میں  
 آئیں۔

"کیا بات کری ہے تم نے فہد سے "

"چغلی لگادی اسنے آپکو"

"ارسہ اتنی بد تمیزی تم نے اسکو نکما، ناکارہ اور کاچور کہا"

ارسہ نے حیرت سے آنکھیں پھیلائیں

"خالہ آپ قسم لے لیں ایسی تو کوئی بات بھی نہیں ہوئی تھی آپ عمر سے پوچھ لیں امراء یا ارسل سے پوچھ لیں"

وہ عمر کے نام پہ ٹھنڈی پڑ گئیں۔ منہ ہی منہ میں بولنے لگیں۔

"اس عمر کو بھی میں بتاتی ہوں شادی سے انکار کر دیا اب کوئی اور کر رہا تو مسئلہ ہو رہا۔"

ارسہ نے ایک دم سے انہیں دیکھا۔ "کیا کہ رہی ہیں آپ؟"

"کچھ نہیں تم کل فہد سے ملو گی میرے ساتھ تاکہ پھر میں آخری فیصلہ کروں۔ لڑائیاں ختم نہیں ہو رہی

تمہاری۔ آج کاؤنر بھی میں نے تم دونوں کی سیٹلمینٹ کے لیے رکھا تھا مگر معاملہ مزید بڑھ گیا"

وہ اس سے پہلے کچھ کہتی وہ وہاں سے جانے نے لیے مڑ گئیں۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

رداسیڑھیاں اتر کے نیچے آئیں تو حاشر کھڑا تھا۔ انہوں نے اگنور کیا اور جانے کے لیے دروازے تک آئیں

۔ حاشر نے پیچھے سے کہا

"فہد ارسہ کے لیے ٹھیک نہیں ہے"

ردامڑیں اور قدم قدم چلتی آگے آئیں۔

"میں نے پوچھا تم سے؟"

"یہی تو مسئلہ ہے تمہارا۔۔۔ بھابی نے تمہیں انکا خیال رکھنے کے لیے کہا تھا۔۔۔ انکی زندگی کے اہم فیصلے اپنی مرضی سے کرنے کے لیے نہیں۔۔۔ مجھے پتا ہے میرے پروپوزل کی ضد میں تم ارسہ کو فہد کے متھے لگا رہی ہو"

ردا کا تو دماغ خراب ہو گیا۔

"تم اسلام آباد بھاگ گئے تھے جب ان کی پرورش کرنی تھی۔ اب جب پلی پلائی بچیاں مل گئیں تو تم ان پہ حق جتا رہے ہو"

"ہم انکی ساتھ بھی پرورش کر سکتے تھے ردا اگر تم چاہتی تو"

بات شروع کہیں اور سے ہوئی تھی اور اسکا رخ کہیں اور چلا گیا تھا۔

"یہ بات تم بھی جانتے ہو اور میں بھی کہ ہم شادی کے بعد کبھی بھی وہ پرورش نہیں کر پاتے جو یہ بچیاں ڈیزرو کرتی تھیں۔"

حاشر کے چہرے پہ کرب آیا۔

"میں سگا چچا ہوں ان لڑکیوں کا۔۔۔ میں کیسے کوئی اجنبیت دکھا سکتا تھا۔ مگر تمہیں لگتا ہے تم مس پرفیکٹ ہو اور تم نے جو حکم صادر کیا وہ پتھر پہ لکیر ہے بس"

حاشر آج بہت رنجیدہ معلوم ہوتے تھے۔ ردا اسکو دم سادھے سن رہی تھی۔ اسکی نظریں حاشر کے چہرے سے ہوتی ہوئی اسکے پیچھے کھڑے علی پہ گئیں۔ وہ آنکھیں مسلتا ہوا نیندوں میں تھا۔

"چاچو آپ کہیں جا رہے ہیں؟"

"کہیں نہیں علی آپ جا کے سو میں آتا ہوں بس"

اب کے حاشر کا لہجہ نارمل ہو چکا تھا۔

"اگر آج بھی تم چاہو تو علی کے ہوتے ہوئے بھی ہم ایک ہو سکتے ہیں کیونکہ تمہیں شاید خود پہ بھروسہ نہ ہو مگر مجھے ہے"

وہ مزید کچھ کہتے مگر سامنے کھڑی ردانے ہاتھ اٹھا کے چپ کا اشارہ کیا۔  
 "نہ گزرا وقت واپس آ سکتا ہے اور نہ اب میں بدل سکتی ہوں۔۔۔۔۔ اور میں مطمئن ہوں بہت آئندہ ایسا نہ سوچنا اور نہ بولنا"  
 وہ یہ حکم صادر کر کے چلی گئیں۔ اور حاشر آج بھی بس انکو جاتا دیکھتے رہے۔

ارسہ اپنے کمرے کی گیلری میں کھڑی تھی جب اسکے موبائل پہ میسج ٹون بجی۔ اسنے دیکھا۔ عمر کا میسج تھا۔  
 "لان میں آؤ بات کرنی ہے"  
 اسنے کوئی رسپانس نہیں دیا اب اسکی کال آنے لگی۔  
 اسنے فون کو ریسیو کر کے اسپیکر پہ ڈالا  
 "کیا ہے سر پھٹوانا ہے"  
 "نیچے آؤ بات کرنی ہے"  
 "میں سو رہی ہوں"

"اچھا مجھے پتا نہیں تھا تم بالکونی میں کھڑے ہو کے سوتی ہو۔"  
 اسکی اس بات پہ اس نے نیچے جھانکا۔ وہ اسی کو دیکھ رہا تھا۔  
 اسنے اسکی طرف آنکھیں نکال کے دیکھتے ہوئے کہا  
 "آتی ہوں"

وہ نیچے آئی تو عمر نے کہا۔

"غصے میں ہو؟؟"

اس نے گردن نفی میں کی

"نہیں افسوس ہو رہا ہے، سر کیوں نہیں پھاڑا میں نے"

عمر نے اسکو آگے چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے پھر ساتھ چلو"

"مگر کہاں؟؟"

"ظاہر ہے جنت میں تمہارا داخلہ ممنوع ہے اور جہنم میں میرا۔ اس لیے اسی زمین پہ کہیں لیکر چلنا ہے"

"بہت ہنسی آئی تمہاری اس لیم جوک پہ اب بکو گے کہاں جا رہے ہیں"

ارسہ نے تپتے ہوئے کہا

"بے فکر رہو اغوا نہیں کرونگا تمہیں"

وہ اب اس کے آگے چلنے لگی تھی۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

اور وہ مسکراتا ہوا اس کے پیچھے چلنے لگا۔

وہ اب گاڑی میں بیٹھے ہوئے تھے۔ عمر نے گاڑی گلیوں میں دوڑادی تھی۔

"تمہیں پتھر او کے لیے لیکر جا رہا ہوں۔ اسکی گاڑی کو بھی نقصان پہنچائیں گے"

"کافی شیطانی خصلت ہے تمہاری"

ارسہ کے لبوں پہ شیطانی ہنسی آئی

"لیکن مزہ بہت آئے گا"

یہ کہتے ساتھ ہی وہ پیچھے ہو کے بیٹھی تو سر پہ لگا کچھر جس سے اسنے بالوں کو گول مول کیا ہوا تھا۔ چیخ کی آواز سے ٹوٹ گیا۔ اسنے براسا منہ بنا کہ اس دو ٹکڑے ہوئے کچھر کو ہاتھ میں لیا۔

"بس آج اسی کی کمی رہ گئی تھی۔ سوچ رہی اپنا نام ارسہ سے بدل کے پریشانی یا مصیبت رکھلوں"

عمر نے اسکی طرف دیکھا پھر مسکراتے ہوئے کہا

"کوئی بات نہیں یہ تو اور اچھا ہو گیا تمہارے نوڈلز جیسے بال کھل گئے دیکھ کے مزید ڈر جائیگا"

"اپنے برے منہ سے مزید بکو اس کرنے سے پہلے یاد رکھنا کہ میں منہ توڑ کے ہاتھ میں دینے میں دیر نہیں کرونگی۔"

اسکے یہ کہتے ہی گاڑی ایک گھر کے آگے رک گئی۔ وہ کوئی محل گمان ہوتا تھا۔ عمر نے ابرو کے اشارے سے اسے کہا

"اترو"

وہ جوش میں اتری۔ داخلی دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اور وہاں دو گاڑیاں نظر آرہی تھیں۔ ایک سفید تھی اور دوسری سیاہ۔ دائیں جانب لان میں ایک قمیض شلوار پہنے ادھیڑ عمر آدمی پلنگ پہ دراز ہوا تھا وہ اس سیاہ گاڑی کو پہچانتی تھی۔ عمر نے ارس کو ایک اسپرے پھینکا۔ ارسہ نے اس کیچ کر لیا۔ اور بڑے مزے سے اس کمر اسپرے سے گاڑی کے آگے پیچھے

چیپڑا، نکما، کام چور، جھوٹا جیسے الفاظ لکھے۔ عمر ہاتھ باندھے وہاں پہرہ دے رہا تھا۔ اسے لگا چھت پہ کوئی موجود ہے وہ چیخا۔

"نوڈلز جلدی کرو۔"

اسنے گاڑی کو خوب برے القابات سے سجا یا اور بھاگتی ہوئی واپس آئی۔ عمر اسکو گاڑی میں بیٹھنے کا کہنے لگا۔ مگر اسنے بیٹھتے بیٹھتے بھی تین چار پتھر فہد کی بالکنی کے دروازے پہ مارا اور بھاگتی ہوئی عمر کی گاڑی میں بیٹھی۔

۔ عمر گاڑی اسٹارٹ پہلے ہی کر چکا تھا۔ وہ بیٹھی اور اسنے گاڑی کو جہاز سمجھ کے اڑا دیا۔ تھوڑا آگے جا کے اسنے گاڑی روکی اور اب وہ دونوں قہقہہ لگا رہے تھے۔ ہنستے ہنستے اسکی آنکھوں میں آنسو آگئے اور اسکا چہرہ گلابی ہونے لگا۔ عمر کی ہنسی تھی اور وہ رک کے ٹکٹکی باندھ کے اس لڑکی کو دیکھنے لگا جو بے فکر تالی مار مار کے ہنس رہی تھی الفاظ اور ہنسی دونوں مکس ہو رہے تھے۔

"اسنے خالہ سے جھوٹ بولا تھا نہ کہ میں نے اسے نکما بولا تھا میں سچ میں لکھ کے آئی"

پھر اسنے عمر کو دیکھا ہنسی آہستہ آہستہ تھمنے لگی تھی۔ ارسہ نے ابرو اٹھاتے ہوئے پوچھا  
"کیا ہو گیا نظر لگاؤ گے کیا"

"اہم۔۔۔ تم مجھ سے لڑتے لڑتے میرے لیے کب سے لڑنے لگی"

عمر کی اس بات پہ ارسہ نے اسے ایک نظر آنکھیں سکیڑ کے دیکھا۔۔۔ پھر تیز آواز میں کہنے لگی  
"اوہ۔۔۔ غلط فہمی کی مورت۔۔۔ دماغ میں کوئی الٹی سیدھی بات مت لانا۔ اسنے غلط بات کی، مجھ سے ہضم نہیں ہوئی بس"

عمر کے تیور ایک دم سے بدلے وہ جو اس سے کسی نرم جواب کی توقع رکھ رہا تھا۔ اسی کے لہجے میں بولنے لگا  
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"اوہ منفی سوچوں کی مورت دماغ میں الٹی چیزیں ہی لانا اتنا دماغ کہیں اور لگا یا ہوتا تو آج پتا نہیں کہاں ہوتی"

ارسہ اب کافی تازہ دم لگ رہی تھی

"تم نے لگا لیا نہ اور ماشا اللہ سے پوری دنیا فتح کر لی کافی ہے"

عمر نے چبھتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا

"زبان ہے یہ انگاروں کی فیکٹری"



"جو بھی ہے تمہارا درد سر نہیں ہے"

عمر نے برا سامنہ بنایا اور گاڑی سڑک پہ دوڑادی

وہ اپنے کمرے میں آیا تو دماغ میں ارسہ کی باتیں گھوم رہی تھیں۔ ارسل نے ناک کیا تو وہ اپنے خیالوں کی دنیا سے نکلا۔

"میں تیسری بار آیا ہوں یہاں پہ تم کہاں غائب تھے"

"کہیں نہیں بس ایسے ہی آؤنگ پہ گیا تھا۔ ویسے ارسہ کافی بدل گئی آٹھ سال پہلے جیسی نہیں رہی"

ارسل آرام سے اسکے بیڈ پہ لمبے پیر کر کے بیٹھ گیا۔

"میرے بھائی یہاں لوگ منٹوں میں بدلتے ہیں اور تم آٹھ سال کی بات کرتے ہو"

پھر اس نے آنکھیں چھوٹی کیں جیسے کچھ سمجھ رہا ہو

"نوڈلز سے ارسہ اور ارسہ کا تمہارے لیے لڑنا۔۔۔ سین کیا ہے باس"

عمر نے اسے ایک چیپرٹاری۔۔۔

"سین یہ ہے کہ تم اپنی بکواس بند کرو کیونکہ میں نہیں چاہتا میری بہن بغیر ٹانگوں والے آدمی سے شادی کرے"

ارسل موڈ میں لگ رہا تھا۔ عمر کی یہ بات سنکے ہنسنے لگا جو اباً عمر بھی ہنسنے لگ گیا۔

ردا، عرفات ماموں اور ثمرہ ممائی ناشتے کی ٹیبل پہ بیٹھے تھے۔۔۔ جب عرفات نے ردا کو دیکھ کے کہا  
 - ساتھ ساتھ وہ بریڈ پہ بھی ہاتھ صاف کر رہے تھے۔  
 "ردا۔۔۔۔۔ ارسل اور امراء کی شادی کا کیا کرنا ہے"  
 ردا نے انکی طرف دیکھ کے سرسری سے لہجے میں کہا  
 "آپ بھائی تیاری رکھیں بس ارسل اور فہد کی بات کلیر ہو جائے۔۔ میں فوراً ہی شادی کی تاریخ رکھ دوں گی"  
 پھر عرفات نے گلے کو صاف کرتے ہوئے کہا۔  
 "اور اپنی شادی کی تاریخ کب رکھو گی"  
 "حاشر نے کچھ کہا ہے"  
 ردا کا نرم لہجہ سخت ہو گیا۔  
 "وہ تو پچھلے دو سالوں سے جب سے اسلام آباد سے آیا ہے تمہارے لیے بات کر رہا ہے"  
 اب کے ثمرہ بولیں  
 "تم اتنی سمجھدار ہو ردا۔۔ کیا یہ سمجھداری صرف تمہاری دوسروں کے لیے ہے"  
 وہ بولی کچھ نہیں بس چپ چاپ ناشتہ کرنے لگیں۔  
 عرفات نے افسوس سے یوں سر ہلایا جیسے کہ رہے ہوں اسے کوئی نہیں سمجھا سکتا۔

وہ ایک شادی کی تقریب تھی۔ عمر، علی اور حاشر ایک ٹیبل پہ بیٹھے تھے۔ عمر کو اس وقت بہت غصہ آرہا تھا  
 - عمر ریڈ شرٹ پہ وائٹ پینٹ پہنے ہوئے تھا۔

"چاچو آپ نے مجھے یہاں لا کے اچھا نہیں کیا۔ میں آپکو چاچو اس لیے کہتا ہوں کیونکہ ہم بچپن سے آپ کے ساتھ رہے ہیں اسکا مطلب یہ نہیں کہ آپ مجھے سگا بھتیجا بنا کے اپنے خاندان میں لے آئیں۔"

حاشر starter کے مزے لیتے ہوئے کہنے لگے۔

"تمھاری بہن امراء کا خیال ہے کہ شادی میں شاید تمہیں کوئی لڑکی پسند آجائے۔ ویسے تمہیں کیسی لڑکی چاہیئے؟"

عمر نے ایسی سوچتے ہوئے کہا

"وفادار۔۔۔ اور جب میں اسکو بولوں چلنے کا تو گھنٹہ تیار ہونے کے بجائے بس ساتھ چل دے، فیک نہ ہو بلکل بھی"

حاشر نے سر ہلاتے ہوئے اپنا موبائل نکالا اور اس میں کچھ ڈھونڈتے ہوئے کہنے لگے

"یہ ساری خوبی تمہیں اس میں ملے گی"

اور موبائل اسکے آگے کر دیا۔ اس موبائل میں انکے پلی ہوئی فیملی ڈوگ کی پکچر تھی۔ عمر نے حاشر کو دیکھا کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا۔ تب برابر میں ایک ادھیڑ عمر آدمی آکر بیٹھا۔

عمر سے میل ملاپ کے بعد کہنے لگا۔

"اور عمر تم اپنے ولیمے کی بریانی کب کھلا رہے ہو"

عمر پہلے ہی تپا ہوا تھا۔

"انکل یہ تو ممکن نہیں"

حاشر اور اس آدمی نے حیرت سے اسے دیکھا۔ پھر پوچھا "کیوں" عمر نے مسکرا کے کہا۔

"کیونکہ میں آپکو اپنی شادی میں بلاؤنگا ہی نہیں"

انگل اس جواب پہ حیرت زدہ ہوئے پھر مسکرا کے بات ختم کی۔ اور وہاں سے اٹھ گئے۔ حاشر منہ پہ ہاتھ رکھ کے ہنسنے لگا۔

رداء ارسہ اب فہد کے سامنے بیٹھے اور وہ سویرا کے ساتھ تھا۔ وہ چاروں آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ ردانے بات شروع کی

"اگر تم دونوں ختم کرنا چاہ رہے ہو تو پھر ختم کرو یہ کیا ہر وقت کی لڑائیاں ہیں۔"

فہد نے اپنی صفائی میں کہا

"خالہ میں تو رشتہ رکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ مگر یہ آگے سے چپ نہیں ہوتی۔ اسکی زبان نہیں رکتی"

ارسہ نے بہت کچھ کہنا چاہا مگر ردانے اسکا ہاتھ دبا دیا۔ اسکی جگہ وہ بولنے لگیں

"بولو ارسہ تم بھی رکھنا چاہتی ہونہ؟"

ارسہ نے صرف جی کہا۔

اس پہ سویرا بولیں BEING THE STRING OF YOUR KITE

"ردا بچوں کی شادی اگلے مہینے ہی رکھلو۔۔۔ کیونکہ جتنا گپ آئے گا لڑائیاں اتنی ہونگی"

ارسہ کے چہرے پہ صاف ناگواریت کے سائے تھے۔

صبح کا وقت تھا عمر تیار ہو کر کمرے سے نکل ہی رہا تھا۔ جب روم اسکول ڈریس میں آئی۔

"عمر بھائی۔۔۔ ہماری پھوپھو کہہ رہی ہیں آپکی پھوپھو آرہی ہیں"

وہ شاید بھاگتے ہوئے آئی تھی سانس پھولنے لگی۔ عمر تیوری چڑھاتے ہوئے بولا  
 "وہ کس خوشی میں آرہی ہیں اچھا ٹھیک ہے چھوٹی تم جاؤ ردخالہ سے خود بات کرتا ہوں"

اب وہ ردخالہ کے سامنے کھڑا تھا

"کیوں آنا چاہ رہی ہیں کیا مطلب؟؟ میں ان کو منع نہیں کر سکتی تھی"

ردانے چائے کی پیالی ٹیبل پہ رکھتے ہوئے کہا۔

"خالہ آپ بھی جانتی ہیں اور میں بھی جانتا ہوں وہ یہاں پر کیوں آرہی ہیں"

ردخالہ نے اسی کے انداز میں کہا

"عمر تم بھی جانتے ہو اور میں بھی کہ جس چیز کے لیے تم انکار کر دو تو وہ کام کوئی گن پوائنٹ پہ بھی تم سے

نہیں کر سکتا اس لیے ٹینشن نہیں لو"

یہ کہہ کے انہوں نے فون کو کان پہ لگا لیا۔

عرفات ماموں کے ڈرائنگ روم میں ایک بہت ہی اسٹائلش خاتون بیٹھی ہوئی تھیں۔ بال گردن تک تھے

جو ڈائے ہوئے تھے اور دوپٹے کو برائے نام انہوں نے لیا ہوا تھا۔ ساتھ ایک ماڈرن سی لڑکی جینز پہ شاٹ

فراک پہنے بیٹھی ہوئی تھی وہ عمر میں لگ بھگ عمر کے مطابق لگتی تھی۔ سامنے والے صوفے پہ عمر اور رد

خالہ بیٹھے ہوئے تھے ردخالہ خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہنے لگیں

"آپی اور بھائی کے جانے کے بعد آپ تو جیسے بھول ہی گئی ہوں فاریہ"

فاریہ آنٹی بالکل بناوٹی لہجے میں بولنے لگیں

"ارے ردا تمہیں پتہ تو ہے ورکنگ وومن کی لائف بہت ٹف ہوتی ہے کام شوہر بچے گھر۔۔۔ اپنی زندگی تو عورت کی رہتی نہیں ہے پھر بچے بڑے ہو کر بولتے ہیں اپ نے ہمارے لیے کیا ہی کیا ہے"

یہ بات انہوں نے عمر کو دیکھتے ہوئے بولی۔ پھر اپنے برابر میں بیٹھی لڑکی کو دیکھتے ہوئے کہنے لگیں

"بھئی مجھے تو جیسے ہی پتہ چلا کہ عمر جرمنی سے واپس آگیا ہے میں فوراً ثناء کو عمر سے ملوانے لے آئی۔"

عمر نے دانت پیستے ہوئے کہا

"ویسے پھوپھو آپ کو پتہ کیسے چلا کہ میں آیا ہوا ہوں"

"وہ تمہارا دوست ہے نافر از اس نے اسٹیٹس لگایا ہوا تھا"

عمر نے دانت پہ دانت رکھ کے جبراً مسکراتے ہوئے کہا

"اچھا اچھا"

"چلو ثناء کیا شرمائے بیٹھ گئی ہو جاؤ عمر کے ساتھ بات کرو"

ردا نے آنکھ کے اشارے سے عمر کو کہا جو اباً عمر نے بہت تابعداری سے سر کو ہلایا اور پھر بولا

"پھوپھو میری ایک بہت ضروری کال آئی ہے میں بعد میں آتا ہوں"

وہ اپنا موبائل اٹھا کے وہاں سے چلا گیا ثناء نے شرمندہ نظروں سے اپنی ماں کو دیکھا مگر وہ ڈھیٹ تھیں مسکرا مسکرا کے ردا سے باتیں کرتی رہیں۔

عمر اس وقت لان میں ٹہل رہا تھا جب ثناء اس کو ڈھونڈتی ہوئی اس کے پاس آئی۔ ارسہ روما کو لینے کے لیے دروازے پہ ہی کھڑی تھی ثناء کو عمر کی جانب چلتے ہوئے دیکھا تو اس کا اندر کا جاسوس جاگا۔ ارسہ آہستہ ہستہ قدم بڑھاتی ہوئی ان دونوں کی باتیں سننے کو آگے بڑھ گئی۔

"اوہ تو یہ جاپانی گڑیا کیا کہہ رہی ہے اس مہاشے سے چلو دیکھ لیتے ہیں"

وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑا رہی تھی۔

آہستہ آہستہ چلتی ہوئی وہ ان کی جانب بڑھی۔

ثناء ادا سے عمر سے کہہ رہی تھی

"عمر جرمنی کیا گئے آٹھ سالوں میں تم تو بھول ہی گئے"

عمر کا لہجہ بالکل اکھڑ تھا

"بات بھولنے کی نہیں ہے۔ تم جانتی ہو میں شروع سے ہی اپنی ساری فیملی کنز سے دور ہی رہتا تھا۔"

ثناء نے اپنے چہرے سے بال ہٹاتے ہوئے کہا۔

"ہاں بٹ ممائی جب تک حیات تھیں تب تک تم ہمارے ساتھ کھیلتے تھے۔۔۔ یاد ہے مجھے جب پکڑم پکڑائی میں اپنی باری نہیں دینی ہوتی تھی تو میں گرنے کا نالک کرتی تھی اور تم میری باری چل لیتے تھے۔" یہ کہتے ہوئے وہ دانت نکال کے ہنسی اور تالی مارنے کی لیے ہاتھ عمر کی طرف بڑھایا مگر عمر نے کوئی توجہ نہیں دی۔ ارسہ نے جب دیکھا تو ہنستے ہوئے سوچنے لگی۔۔۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"استغفار کوئی ہنستے ہوئے اتنا برا کیسے لگ سکتا ہے"

ثناء کے چہرے پہ یہ بے عزتی محسوس ہوتی ہوئی نظر آئی۔ مگر جبراً مسکراتے ہوئے کال کا بہانہ بنا کر اندر چلی گئی۔

وہ گئی تو ارسہ نے سیٹی بجا کے عمر کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ عمر نے مڑ کے اسے دیکھا۔ اسے دیکھتے ہی اس کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑے مسکراتا ہوا اس کی طرف آنے لگا۔

"تم کب آئی"

"جب تم اس جاپانی گڑیا سے باتیں کر رہے تھے"

عمر نے اسکے نام پہ منہ بنایا۔  
 "ویسے تمہیں لڑکیوں سی بات کرنے کی تمیز و میز نہیں ہے اس دن اس ٹیچر سے بھی بات کیسے کر رہے  
 تھے دیکھا تھا میں نے"

عمر نے منہ بنا کہہ  
 "صرف چیکو لڑکیوں سے"  
 ارسہ نے حیرت سے اسے دیکھا پھر کہنے لگی  
 "مغرورو لوگوں کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔۔۔ چلو ان دونوں کو لیگو تاج سینٹر چھوڑ آؤں پھر بات کرتے ہیں"  
 ارسہ نے اقراء اور روما کو آتے ہوئے دیکھ کے کہا۔

عمر نے اسے ہوں کہا۔ وہ ارسہ کو جاتے ہوئے دیکھے گیا اور دل میں سوچا  
 "ایک یہ لڑکی ہے نیچرل اور ایک وہ ہے اے آئی جزیٹڈ (AI generated)"

کھانے کی میز پہ سب ساتھ کھانا کھا رہے تھے۔

عرفات نے بیٹھتے ہی ان تین خالی کرسیوں کو دیکھا۔

"وہ ٹرپل آئی سسٹرس کہاں ہیں"

جواب ارسل کی طرف سے آیا۔

"حاشر چاچو کے ساتھ وہ ڈنر پہ گئی ہیں۔"

عرفات منہ ہی منہ میں بڑبڑانے لگے۔

"لیکر بھتیجیوں کی خالہ کو جانا چاہیے جا بھتیجیوں کے ساتھ رہے ہیں"



شمرہ نے انکو آنکھیں دکھائیں تو انہوں نے دم سادھ لی۔ پھر انکی ساری توجہ بریانی پہ چلی گئی۔  
 فار یہ پھوپھو کھانا نکالتے ہوئے ثناء کو کہنے لگیں

"عمر کو نکال کہ دو بیٹا"

ثناء نے جیسے ہی ڈش اسکے آگے کری عمر نے ہاتھ کے اشارے سے اسے منع کرتے ہوئے کہا۔

"مہمان میں نہیں تم ہو یہاں۔۔۔۔"

وہی اکھڑ لہجہ۔۔۔ ثناء نے نظریں گھما کے دیکھا کسی نے اسکی بے عزتی نہیں دیکھی تھی۔ شرمندہ سی ہو کے

وہ کھانا کھانے لگی۔ ارسل نے دیکھ کے نظر انداز کر دیا

فار یہ پھوپھو نے بریانی کھاتے ہوئے کہا۔

"ردا ویسے تو میری بیٹی کے رشتے بیورو کریٹس اور باہر کے لڑکوں کے آتے ہیں۔ مگر میں نے تو انکے ابا سے

صاف کہ دیا ہے شادی میں ثناء کی عمر سے ہی کرونگی"

عمر نے لقمہ تحمل سے حلق میں اتارا۔ ثناء اس بات پہ شرمانے لگی۔

"ویسے آپکو بیورو کریٹ سے ہی کر دینی چاہیے۔۔۔ باہر کوئی نوکر چاکر تو ملے گا نہیں"

سب نے ایک دم سر اٹھا کہ اس کو دیکھا۔ سوائے عرفات صاحب کے۔ وہ کھانے میں مگن تھے۔

عمر پھر سنبھلتے ہوئے بولا

"میرا مطلب ہے یہاں پہ اٹھ کے پانی بھی نہیں پیتی۔۔۔ وہاں اکیلے بہت مسلے ہونگے"

شمرہ نے بھی ہاں میں ہاں ملائی۔

"پتا نہیں لڑکیاں باہر کے رشتوں پہ کیوں اتا ولی ہو جاتی ہیں۔۔۔"

ثناء نے یہ بات سنکر منہ بنایا۔

وہ اپنے کمرے میں تھا جب ثناء اسکے کمرے میں آئی۔

"میں بات کرنا چاہ رہی تھی تم سے"

عمر نے اپنے موبائل کو پرے کیا۔ اور ساری توجہ اس پہ مرکوز کرتے ہوئے بولا۔

"مجھے بھی کرنی تھی"

ثناء کا چہرہ کھل اٹھا۔

"جی جی کہیں"

عمر نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ اسکے سامنے بیٹھی تھی اب۔

"تم کیوں اپنے آپکو گرا رہی ہو ثناء؟"

ثناء کا چہرہ یکدم بجھ گیا۔

"کیا مطلب"

"مطلب تم جانتی ہو اچھے سے۔۔۔ میں صرف یہ سمجھنا چاہتا ہوں رشتوں کے لیے جو لڑکیاں لڑکوں یا انکی

اماں سے بناوٹی مسکراہٹ چہرے پہ سجائے بات کرتی ہیں وہ نہ کریں۔۔۔ لڑکیاں مکھیوں کی طرح لڑکوں

کے آگے جھنجھناتے ہوئے اچھی نہیں لگتیں"

"مگر یہ خوش اخلاقی میں آتا ہے"

ثناء چہرے پہ بناوٹی مسکراہٹ سجا کے بولی۔

"خوش اخلاقی الگ شے ہے اور کسی کے آگے بچھے بچھے جانا الگ۔ جانور تک یہ بھانپ لیتا ہے کہ سامنے والا

مجھے کھلائے گا یا نہیں"

"ان شاؤٹ تم مجھے ریجیکٹ کر رہے ہو"

ثناء نے حتمی لہجے میں کہا

عمر نے سرہامی میں ہلایا۔

ثناء کی ساری لہجے کی مٹھاوٹ ہوا ہو گئی۔

"تو یہ بات تم مجھے پہلے نہیں بتا سکتے تھے۔ مام آتی ہی نہیں۔۔۔"

"اپنے رویے سے بتا تو رہا تھا تم نے محسوس نہیں کیا"

وہ go to hell کہ کے وہاں سے تپتی ہوئی چلی گئی۔ عمر کے منہ سے اس کے جاتے ہی شکر نکلا۔ سامنے سے

ارسل آرہا تھا اسکو جاتے دیکھ کہ بولا۔

"بلا سے جان چھٹی کیا؟"

اور کولڈرنک کا کین عمر کی طرف پھینکا۔ عمر نے کیچ کرتے ہوئے مسکرا کے بولا "ہاں"

رات کے بارہ بجنے والے تھے۔ امراء اقراء اور رومائیک پہ کینڈلز سجا کے ارسہ کے کمرے میں آئیں تھیں

۔ وہ اسوقت اپنے بالوں کو ہیر ڈرائر سے سکھا رہی تھی۔ اور کافی تازہ دم لگ رہی تھی۔ جب ان تینوں نے

اسے سر پر رانز دیا۔ ایک ساتھ ڈھیروں پکچر لینے کے بعد جب وہ تینوں کمرے سے گئیں تو اس نے موبائل

چیک کیا بہت سے واٹس ایپ کے میسجز میں ایک میسج فہد کا بھی تھا۔ اس نے بہت فرصت سے اسے انگلش

میں میسج کیا تھا میسج کیا تھا اتنے بڑے پیرا گراف کو ارسہ نے آدھا پڑھا اور موبائل کو پرے کر کے بیٹھ گئی

امراء اندر آئی اور لوشن اٹھا کے پوچھا

"بتاؤ تو سہی فہد نے کیسے وش کیا"

"وش نہیں کیا۔۔۔ IELTS کا پیپر دیا ہے اتنے بڑے بڑے پیراگراف چیٹ جی پی ٹی سی اور اے آئی سے کاپی کر کے بھیجے ہیں یار آپ سیدھا سیدھا پیپی برتھ ڈے بول دو دعائیں دیدو"

امراء لوشن اب اپنے ہاتھوں پہ ملنے لگی اور کہنے لگی

"تو تم چاہتی ہو وہ تمہیں ایسے وش کرتا کہ تمہاری فوٹوز کی ویڈیوز بناتا اور رو مینٹل طور پر تمہیں وش کرتا"

ارسہ نے ہاتھ ہلاتے ہوئے انکار کرا

"جی نہیں میں اچھو نہیں ہوں جو اس قسم کی فرمائش کروں گی لیکن مجھے زہر لگتے ہیں اتنے بڑے بڑے پیراگراف برتھ ڈے پہ سیدھے طریقے سے وش کر لو یہ چیٹ جی پی ٹی سے جا کر کاپی پیسٹ یا اتنے بڑے بڑے پیراگراف کاپی پیسٹ کر کے کیا ظاہر کرنا چاہ رہے ہو کہ آپ کتنے پڑھے لکھے ہو لوگ سمجھتے ہیں انگلش لکھ کر سامنے والے کو امپریس کر لیں گے"

امراء لوشن لگا چکی تھی ٹک کی آواز سے لوشن بند کیا اور سائیڈ میں کرتے ہوئے بولی

"ہاں تو غلط تو نہیں سوچتے ہمارے ہاں کے منٹیلٹی یہی ہے جو جتنی اچھی انگلش بولتا ہے سمجھو وہ اتنا پڑھا لکھا ہے بے شک اس کے پاس کوئی ڈگری نہ ہو"

ارسہ نے اپنی گردن کو نفی میں ہلاتے ہوئے کہا

"یہ قوم کبھی نہیں سدھرے گی"

امراء اب اٹھ کے اپنا بستر صحیح کرنے لگی

"آدھی رات کو کونسا صاحب لوطنی کا دورہ چڑھ گیا۔ بہن تم قوم کی نہیں فہد کی فکر کرو اگلے مہینے شادی ہے تمہاری"

ارسہ نے حیرت سے دیکھا اور بولی

"تمہیں پتہ ہے یہی مسئلہ ہے ہماری جوان قوم کا سیلفیش ہو کے بس اپنی فکر کرتی ہے ملک کی تو کوئی فکر ہی نہیں ہے"

یہ بول کے وہ بھی اپنا بستر جھاڑنے لگی اور منہ پہ چادر ڈال کے سو گئی۔  
تھوڑی دیر بعد امراء نے آواز دی مگر جواب کچھ نہیں آیا۔ امراء بڑبڑانے لگی  
"قوم کی فکر کے ایسے بھاشن دے رہی تھی جیسے اس کورات میں نیند نہیں آتی۔۔۔ ڈرامے باز"

وہ اگلی صبح ایک بیگ پیک میں اپنا سامان ٹھونس رہی تھی میرون لیلن کی لانگ فرائک پہنے آج اس نے بال  
اسٹریٹ کر کے انکی پونی ٹیل باندھی تھی۔ گلے میں اسٹرولر تھا۔ امراء کمرے میں آئی۔  
"تم ابھی سے کیوں جا رہی ہو"  
ارسہ نے اپنے اوپر ایک آخری نظر ڈالتے ہوئے کہا۔

"پہلے ایک اسکول کے ایونٹ کی فوٹو گرافی ہے پھر پورے ایک گھنٹے دس منٹ کا رستہ ہے"  
امراء نے اچھا کہتے ہوئے کہا۔

"اقراء کی شیٹس دیکھی ہے باہر عمر کھڑا ہے اسکو اسکول چھوڑنے کے لیے"  
ارسہ نے نفی میں سر ہلایا۔ اور اپنا بیگ پیک لیکر باہر آگئی۔ عمر نے اسے دیکھا تو پوچھنے لگا۔  
"نوڈلز کہاں کی تیاری ہے"

ارسہ نے جو گرز کے تسمے باندھتے ہوئے ناگواری سے کہا۔  
"ایک یونانی کہاوت ہے پرانا دشمن کبھی دوست نہیں بنتا اور میں دشمنوں کو اپنی خبر نہیں دیتی"  
عمر کے جواب دینے سے پہلے اقراء شیٹس کا پلندہ لیکر بھاگتی ہوئی آئی۔

"چلیں عمر بھائی"

عمر نے کن آنکھوں سے اسے دیکھا اور گاڑی اسٹارٹ کر دی۔  
 ارسہ اپنی بانیک پہ کک ہی مار ہی تھی۔ جب امراء نے اسے کہا۔  
 "ارسہ پھوپھو کہ رہیں انسے ملتی ہوئی جانا"  
 ۔ ارسہ نے اچھا کہ کے بانیک بھگادی۔

وہ اب ردخالہ کے کمرے میں تھی۔

"خالہ آپ سمجھ نہیں رہیں میں اس شوٹ کی ایڈوانس لی چکی ہوں"  
 ردانے اسکو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔  
 "میں منع نہیں کر رہی مگر آج سے بارشوں کا بتایا ہے۔ اور شہر کے دوسرے کونے میں شوٹ ہے اکیلے  
 نہیں جاؤ۔ میں نے کبھی منع نہیں کیا پر آج میرا دل نہیں مان رہا"  
 "خالہ آپنے ہی تو ہمیں ایسے بڑا کیا ہے کہ ہمیں اپنے چھوٹے چھوٹے کاموں کے لیے کسی کی ضرورت نہ  
 پڑے۔۔۔"

انہوں نے ایک گفٹ بیگ اسے دیتے ہوئے کہا  
 "مجھے تم پہ اعتبار ہے دوسروں پہ نہیں میں ارسل کو اٹھا دیتی ہوں۔۔۔"  
 "آپ ارسل بھائی کو چھوڑیں میں شام تک آ جاؤنگی۔"  
 اور ان سے گلے مل کے گفٹ کا شکریہ ادا کیا  
 ردانے اسکے جاتے جاتے زور سے بولا۔

"آیت الکرسی پڑھ کے جانا"

دوپہر کے ایک بجے وہ وہاں پہنچی۔ کسی بلاگر کی دوست کے نکاح کا ایونٹ تھا۔ وہ مختلف زاویوں سے تصویریں لے رہی تھی جب اسکی طرف ایک ماڈرن سی لڑکی ٹک ٹک کرتی آئی "ہیلو کیا آپکو سارہ نے بھیجا ہے" ارسہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سارہ نے بتایا ہو گا آپکو۔۔۔ ایمر جنسی میں اسے کیسے اسلام آباد جانا پڑا۔۔۔ تبھی اسنے مجھے یہاں بھیجا" اس لڑکی نے بھی مسکرا کے کہا۔ "بس کام بالکل سارہ جیسا ہونا چاہیے" اور ٹک ٹک کرتی چلی گئی۔

تقریباً پانچ بجے وہ وہاں سے فری ہوئی۔ اس کے ساتھ ایک میل فوٹو گرافر بھی موجود تھا۔ جب ارسہ اپنے کیمرے میں لی ہوئی تصویروں کو دیکھ رہی تھی۔

تب وہ چھوٹا لڑکا آیا۔ اجلی رنگت اور چہرے پہ معصومیت۔ وہ کالج کا اسٹوڈنٹ لگتا تھا۔ اپنی پی کیپ اتار کے اسکے سامنے والی کرسی پہ بیٹھ گیا۔

"آپ فرسٹ ٹائم فوٹو گرافی کر رہی ہیں؟"

ارسہ نے گردن اٹھا کے اسے سر تا پیر دیکھا پھر بولی۔

"میں نارملی اپنی جان پہچان والوں کے ایونٹ کرتی ہوں مگر ایسی بلاگر کا ہاں فرسٹ ٹائم کر رہی ہوں"

اس چھوٹے سے لڑکے نے گردن ادھر گھمائی جہاں پہ اب دونوں بلاگرز کسی بات پہ ہنس رہے تھے ان کو ہنستے ہوئے دیکھ کے کہنے لگا

"بلاگر نہیں اسکی دوست۔۔ ویسے باجی ان کے پاس کتنا پیسہ ہوتا ہے نامطلب صرف ایک ایونٹ پہ لاکھوں لگا دیئے۔"

ارسہ نے صرف گردن ہلانے پہ اکتفا کیا۔

"آپکو پتا ہے اس لڑکے نے اس بلاگر لڑکی کو کیسے پھنسا یا ہے؟۔"

ارسہ نے اب دلچسپی سے اس بچے کو دیکھا۔ وہ لڑکا بغیر اجازت کے بولنا شروع ہو گیا۔

"یہ لڑکی بہت امیر فیملی کی ہے اور یہ لڑکا ٹی وی ڈراما میں ایک سپاٹ بوائے تھا۔ شکل اچھی تھی اور قسمت بھی۔ اس لڑکی کے ساتھ ویڈیوز بنائیں فیمس ہو گیا۔ اور اب دیکھیں"

ارسہ نے اس کی طرف دیکھا پھر بولنا شروع ہوئی۔

"تم ٹین ایجر ہونا۔۔ سنو لڑکے اگر پیسہ سب کچھ ہوتا تو امیر لوگ سکون کے لیے مرتے نہیں پھرتے"

وہ لڑکا ان دونوں سے نظر نہیں ہٹا پارہا تھا۔ اس بات پہ ارسہ کو ناگواری سے دیکھتے ہوئے بولا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"ارے باجی چھوڑیں کہنے کی بات ہے آپ کے اور میرے جیسے لوگ جو پیسہ نہیں کماتے ناجن کے دن رات صرف ماہانہ کمانے میں لگ جائیں وہ اپنے دل کی تسلی کے لیے ایسی باتیں کرتے

ہیں"

وہ یہ کہہ کے چلا گیا۔



ارسہ نے اپنی بانیک سٹارٹ کری اور جانے کے لیے تیار ہو گئی ابھی مشکل سے وہ اس سیٹ اپ سے تھوڑا سا ہی آگے آئی تھی کہ اس کی بانیک رک گئی۔

اس نے اتر کے دیکھا ٹائر پنچر ہو چکا تھا۔ کمر پہ ہاتھ رکھ کے کہا ف اور چہرہ اٹھا کر آسمان کو دیکھنے لگی آسمان پہ سیاہ بادل سجے تھے اور وہ کسی بھی وقت برسنے کو تیار تھے۔

اس نے موبائل دیکھا فہد کی دوسمڈ کال تھیں۔ اس نے فہد کا ہی نمبر ڈائل کیا۔

ارسہ ہاتھ باندھ کے اپنی بانیک لیے اس سارے ایریا کو دیکھ رہی تھی جب وہ ٹین ایجر لڑکا بانیک پہ اس کے سامنے سے گزرا۔ اسے دیکھ کے بانیک موڑی۔ اور اس کے آگے روک دی۔

"آپ گئی نہیں گھر پہ؟"

"نہیں میرا منگیتر دس منٹ میں آرہا ہے۔ میری بانیک اصل میں خراب ہو گئی ہے"

ٹین ایجر لڑکے نے وہیں پہ اپنی بانیک کھڑی کر لی اور ارسہ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"آپ اکیلی لڑکی ہیں اس طرح مجھے مناسب نہیں لگے گا اگر میری بہن بھی ہوتی یہاں پر تب بھی میں

یہاں اسے کھڑا نہیں ہونے دیتا"

وہ بھی ہاتھ باندھ کے اس کے سامنے کھڑا ہو گیا اور ارسہ بانیک پہ بیٹھ گئی

"بات سنو لڑکے کیا تمہیں نوکری چاہیے؟؟"

اس لڑکے نے گردن کو نفی میں کیا

"پہلی بات میرا نام میکال ہے برگرنے کے لیے میں اپنا نام مانک بتاتا ہوں باقی آپ کی مرضی آپ مجھے جو بھی بلا لیں۔ اور ہاں دوسری بات یہ نوکری و نوکری نہیں کروں گا نوکری میں ہم باؤنڈ ہو جاتے ہو کاروبار میں آپ اپنی سلطنت کے مالک ہوتے ہیں سیانے کہتے ہیں نوکری نوکری بنا دیتی ہے"

ارسہ نے اف کیا پھر بولنے لگی

"کاروبار کے لیے بھی پیسہ چاہیے ہوتا ہے"

اس لڑکے کا منہ لٹک گیا اور لٹکے ہوئے منہ سے کہا

"یہی تو سارا مسئلہ ہے باجی پیسہ کہاں سے لاؤں"

ارسہ نے اپنا موبائل نکالا اور کہا

"مجھے اپنا نمبر بتاؤ میری فیملی کی کالجز کی چین ہے اور ایوننگ میں کوچنگ سینٹر بھی سبجیکٹس کے علاوہ وہ

اور اسکلز بھی سکھاتے ہیں لائک بکنگ کورسز آرٹس اینڈ ڈیزائن اور فوٹو گرافی بھی"

اس لڑکے نے ایک مسکراہٹ دی

"باجی کہہ رہا ہوں تو آپ باجی ہونے کا پورا پورا حق ادا کر رہی ہیں"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

اس بات پہ ارسہ مسکرائی۔ سامنے سے کار آنے لگی وہ جانتی تھی یہ فہد کی کار ہے فہد نے گاڑی میں بیٹھے

بیٹھے ایک نظر اس لڑکے کو دیکھا اور پھر ارسہ کو ہاتھ کے اشارے سے اندر آنے کا کہا۔ ارسہ نے اپنی

بائیک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"میں اپنی بائیک کہاں پار کروں"

وہ لہجے کو دھیمّا کر کے بولا۔

"باجی جوڑ نہیں بنا ویسے تم دونوں کا۔۔۔"

پھر آواز تیز کی

"اسکو چھوڑ دیں میں انشاء اللہ"

ایک نظر بادلوں کو دیکھا پھر کہنے لگا

"جیسے ہی موسم صحیح ہو گا آپ کے سینٹر پہ ضرور آؤں گا۔"

ارسہ نے اس لڑکے کی بانگ کی نمبر پلیٹ کی پک لیلی۔ اور اسکو کہنے لگی۔

"میری بانگ کو کچھ ہوا تو اچھا نہیں ہو گا۔"

ارسہ فہد کے ساتھ بیٹھی تھی فہد نے ایک تیکھی نگاہ اس لڑکے پہ ڈالی اور گاڑی کو موڑ کر لمبی سڑک پہ دوڑا دی۔ فہد کے چہرے کے تاثرات تنے ہوئے تھے۔

"یہ لڑکا کون تھا"

ارسہ بہت خوش نظر آرہی تھی۔ نارمل انداز میں کہنے لگی

"یہ بھی فوٹو گرافنگ کے لیے آیا تھا۔ انٹر میڈیٹ میں ہے اپنی فیملی کو سپورٹ کرنے کے لیے فوٹو گرافی کرتا ہے مجھے پتہ نہیں تھا انسٹا گرام پہ اتنا فینس ہے"

فہد نے گاڑی کو ایک دم تیز کر دیا اور درشتگی سے کہنے لگا۔

"تم اس کی باتیں کرنے کے لیے بیٹھی ہو"

ارسہ تھوڑی سی حیران ہوئی پھر حیرت سے کہنے لگی

"تم نے خود پوچھا تھا"

فہد تقریباً چلانے لگا۔

"اس کے بارے میں میں نے صرف یہ پوچھا تھا کہ کون ہے اس کے گھر کی ڈیٹیلز اور کیا کرتا ہے کیا نہیں یہ نہیں پوچھا تھا"

ارسہ جو دل میں سوچ رہی تھی کہ اب اس کا شکریہ ادا کرے گی کہ وہ اسے لینے آیا ایک دم سے سیدھی ہو گئی اس نے فہد کو فرسٹ ٹائم اتنے غصے میں دیکھا تھا فہد غصے سے لال ہو چکا تھا۔ مزید کہنے لگا

"اور ارسہ ایک بات اور آئندہ تم یہ بانیک لے کے سڑکوں پہ نہیں پھرو گی"

ارسہ نے پھر اس کی طرف گردن موڑی اب مزید برداشت نہیں کر سکتی تھی وہ۔

"مسئلہ تمہیں فہد کس چیز سے ہے میری بانیک سے یا مجھ سے"

جھٹکے سے گاڑی کو روکا گیا۔

"مجھے مسئلہ اس چیز سے ہے کہ میں تمہیں پاگلوں کی طرح صبح سے کالز کر رہا تھا ماما اور میں تمہیں برتھڈے گفٹ دینے کے لئے آنا چاہتے تھے۔ لیکن تم شوٹ پہ نکل گئی"

فہد سانس لینے کے لیے رکا تو ارسہ بولنے لگی

"شوٹ تو میرا نون کا تھا تم لوگ آٹھ بجے آتے میں گھر پہ ہوتی میں نے بتایا تو تھا"

"تم میری فیملی کو ڈس ریسپیکٹ کرتی ہو ہمیشہ میں تبھی دس منٹ میں یہاں پر آیا کیونکہ مجھے تم سے بدلہ لینا تھا"

ارسہ نے اس طرح اس کو دیکھا جیسے کچھ سمجھ رہی ہو پھر کہنے لگی

"اور مجھے لگا تم یہاں پر اس لیے آئے ہو کیونکہ میں اکیلی تھی اور مجھے تمہاری ضرورت تھی مگر تمہاری تو ایگو کو فالج آیا ہوا تھا"

فہد کا لہجہ ایک دم سے تیز ہو گیا

"بات سنو اسے یہ تمہاری اکڑ میرے سامنے نہیں چلے گی میری گاڑی میں بیٹھ کر تم مجھے یہ اکڑ نہیں دکھا سکتی"

فہد نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور کہا  
"اب تم جاسکتی ہو"

اس نے ہکا بکا ہو کر پہلے فہد کو دیکھا اور پھر سڑک کو وہ گاڑی سے اتری اور پھر فہد کو بولنے لگی  
"لعنت ہو تمہارے اوپر اور تمہاری اس گاڑی پر"

انگوٹھی اتار کر اس نے فہد کے منہ پہ ماری اور جیسے ہی فہد نے گاڑی کو سٹارٹ کیا تو اس نے پیچھے والے حصے پہ گاڑی کو لات ماری جس سے اس کے پیر پر چوٹ لگی کراہ کے اپنے پیر کو دیکھا۔ فہد دھواں اڑاتی کار لے کر چلا گیا تھا۔ اس نے پیچھے سے اسے بد دعائیں دیں

"انشاء اللہ اگلی سڑک پہ پولیس اس کا اتنا خطرناک والا چلان کاٹے گی نالگ پتہ جائے گا اسے یا پھر اللہ تعالیٰ اس کی گاڑی کسی بڑے آدمی سے ٹکرا جائے اور وہ اس کا قیمہ بنادیں"  
اس نے اپنا موبائل نکالا اور خود کلامی کرنے لگی۔

"ابھی بھی تو رائیڈ بک کر لیتی نہ اسے پہلے کر لیتی یہ سگنل کیوں نہیں آرہے؟؟"

وہیں قریب ایک شاپ تھی وہ موبائل میں پریشان ہو کر دیکھنے لگی تو اس کا چاچا نے کہنا شروع کیا "بیٹا اس روڈ پہ موبائل استعمال کر رہی ہو؟"

اس نے اسے کن اکھیوں سے دیکھا

"کیوں اس روڈ پہ کیا موبائل استعمال کرنے پہ بین لگا ہوا ہے؟؟"

"نہیں یہاں پر جیمز لگے ہوئے ہیں نا آگے سینٹرل جیل ہے"

اور یہ سنتے ہی ارسہ کے چودہ طبق روشن ہوئے۔ بے اختیار آنسو نکلے۔۔۔۔۔ سنسان سڑک کو دیکھا پھر آسمان کو۔ آنسو صاف کر کے ہمت باندھی۔

اب وہ لمبی سڑک پہ پیدل چل رہی تھی۔ کبھی گردن موڑ کے کسی آٹو والے کو دیکھتی پر وہاں بس اکا دکا لوگوں کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔ اس نے اپنے دوپٹہ کندھوں پہ پھیلا کے لے لیا تھا اور وہ سیدھی سیدھی چلے جا رہی تھی پھر اس نے وہاں پر کھڑی ایک پولیس موبائل دیکھی۔ وہ وہاں پر گئی اور پوچھا "آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ یہاں پر جیمرز کی حد کہاں تک کی ہے"

پولیس والے نے ایک روڈ کی دوسری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "وہاں تک سگنلز جیم ہیں"

ارسہ کو چلتے چلتے خوف آنے لگا کیونکہ اسے اب یہ روڈ سمجھ میں آرہا تھا۔ بچپن کا ایک واقعہ آنکھوں کے سامنے آیا۔

(وہ بہت چھوٹی تھی مگر چہرے پہ وہی شرارت تھی۔ وہ اسی روڈ پہ اپنے باپ کے ساتھ گاڑی میں گھوم رہی تھی۔ اس نے وہاں پہ کھڑے ایک چیز والے سے چیز لینے کی فرمائش کی۔ گاڑی رکی۔

جب ایک قیدی بھاگتا ہوا آیا اور انکی گاڑی میں بیٹھ گیا۔ وہ ڈر کے مارے چیخ رہی تھی۔ پولیس بے شک فوراً ہی وہاں آچکی تھی۔ مگر ڈر اسکے چہرے پہ ہنوز تھا۔)

مغرب کا وقت ہو چکا تھا۔ جب وہ اس روڈ پر پہنچی تو ہلکی ہلکی بوندیں گرنا شروع ہو چکی تھیں۔

اس نے اپنا موبائل نکالا اور ارسل کو کال کری اس کا نمبر بن جانے لگا پھر اس نے حاشر کو کال کری حاشر نے کال نہیں اٹھائی تھک ہار کے اس نے ثمرہ کو کال کری پہلے ہی رنگ پہ فون اٹھالیا

تھوڑی ہی دیر میں عمر اس کے سامنے تھا رسہ بھیگتی ہوئی گاڑی میں بیٹھی اس کو دیکھ کے شکا کڈ ہوئی۔  
 پھر اس نے اس کا ہاتھ دیکھا اس کے ہاتھ پہ بینڈج لگی ہوئی تھی اور ماتھے پہ بھی ہلکی ہلکی کھروچ تھی۔ وہ  
 اس کو دیکھ کے ایک دم کھل اٹھی۔ آنکھوں میں آنسو آئے مگر اس نے انہیں بہنے نہیں دیا۔ لیکن اپنے چہرے  
 پہ یہ ظاہر کر رہی تھی کہ وہ ٹھیک ہے۔ عمر کو دیکھتے ہی بولنے لگی  
 "یہ کیا ہوا"

عمر نے پرسکون انداز میں ڈرائیو کرتے ہوئے کہا  
 "کچھ نہیں روم اور اقراء کو اسکول سے لے کر آ رہا تھا تو چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہاتھ پہ اتنی لگی نہیں ہے اور  
 انہوں نے پٹا باندھ دیا"

وہ ڈرائیو کر رہا تھا اور وہ چند منٹ تک اس کو دیکھتی رہی پھر گلا کھنکھارایا  
 "میں پہلے ارسل کو کال کر رہی تھی مگر ارسل کا نمبر آف جا رہا تھا پھر ممائی کو مجبوراً کال کرنی پڑی "  
 "mingle لوگ اس موسم کو انجوائے کرتے ہیں۔ ردخالہ کا صبح سے ہی دل پریشان تھا تمہیں لیکریو نو  
 گٹ فیلنگ انہوں نے مجھ سے پوچھا میں آگیا"

ارسہ نے منہ کھڑکی کی طرف کر لیا اور گال پہ لڑھکتے آنسوؤں کو صاف کرنے لگی۔  
 اس بندے کے ماتھے پہ ایک شکن تک نہ تھی خود پہ نظر مرکوز دیکھتے ہوئے عمر نے  
 گردن گھمائی اور ابرو اٹھا کے پوچھا کیا ہوا۔ ارسہ گھبرائے بغیر بولی  
 "آج میرے دل سے تمہارے لئے بہت دعا نکل رہی ہے"  
 عمر نے مسکراتے ہوئے پوچھا

"اچھا کوئی دعا"

"یہی کہ ----" پھر وہ سوچنے لگی

"سب کچھ تو ہے تمہارے پاس"

عمر نے افسوس سے کہا

"سب کچھ نہیں ہے سمجھو وہ نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے"

ارسہ نے حیرت سے اسے دیکھا پھر جیسے کچھ سمجھی ہو۔

"اوہ محبت کا چکر ---- چلو اللہ کرے وہ تمہیں مل جائے"

عمر نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا

"نہیں مل سکتی اسکی منگنی ہو چکی ہے"

"عمر ہونے کو تو کچھ بھی ہو سکتا ہے ---- ویسے معلوم ہوتا ہے تمہیں دھواں دھار محبت ہے اس سے"

عمر نے ارسہ کو دیکھتے ہوئے کہا

"محبت کا تو پتا نہیں پر افسوس ہے"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

پھر سامنے دیکھنے لگا۔

ارسہ نے نا سمجھی سے کہا

"کیسا افسوس"

"اسکے لیئے پہلے میرے پاس پر پوزل آیا تھا اور میں نے انکار کر دیا"

آواز میں افسوس تھا۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہتی عمر نے بات بدلی

"ویسے تمہاری بابت کہاں ہے"

عمر نے سر سری لہجہ بنا کے پوچھا۔



"نہیں پوچھو یا بہت لمبی کہانی ہے میرا سابقہ منگیترا"  
 عمر نے اپنی گردن گھمائی اور حیرت سے بولا  
 "سابقہ منگیترا مطلب"  
 اب وہ ساری کہانی عمر کو سنار ہی تھی۔

وہ گاڑی سے نکلا تو ارسہ اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگی۔  
 ارسہ نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہا  
 "ویسے تم اتنے برے بھی نہیں ہو میری فرینڈز کو تو تم ہینڈ سم اور ڈیشنگ لگتے ہو"  
 عمر نے مسکراتے ہوئے کہا "اور تمہیں میں بہت ہینڈ سم اور ڈیشنگ لگتا ہوں گا"  
 عمر نے اپنی بتی سے نکال کے کہا۔  
 ارسہ نے الٹا ہاتھ اسکے کاندھے پہ مارا  
 "ہینڈ سم کا اتج اور ڈیشنگ کا ڈی بھی نہیں ہو تم۔ اور تمہیں دونوں بولنے سے پہلے میں مرنہ  
 جاؤں"

عمر نے اسکو دیکھتے ہوئے کہا  
 "تو بہتر ہے تم مری MUREE جاؤ"  
 اور وہ تیز تیز قدموں سے چلنے لگا۔ تب ارسہ بھاگتی ہوئی اسکے سامنے آئی۔  
 "میں بہت اعلیٰ ظرف ہوں۔۔۔ تم نے آج میری مدد کری اب جب بھی تمہیں ضرورت پڑے  
 بغیر ہچکچائے ارسہ مراد کو یاد کر لینا"

عمر نے مسکراتے ہوئے بہت تابعداری سے سر ہلایا۔

وہ واش بیسن کے آگے کھڑی تھی۔ آنسو نہ چاہتے ہوئے بھی بہے جا رہے تھے۔ وہ آنسو صاف کرتے کرتے بولی

"مجھے سمجھ نہیں آ رہا میں رو کیوں رہی ہوں"

سامنے رکھا موبائل رنگ کر رہا تھا سویرا آنٹی کا نام اسکرین پہ جگمگا رہا تھا۔

کال آئی تھی اس کا دل تو نہیں چاہ رہا تھا پھر بھی اس نے بجھے ہوئے دل سے کال اٹھالی۔ انکی بات سننے کے بعد بس اتنا کہا

"آنٹی فہد اگر معذرت بھی کر لے تو میں ایکسیپٹ نہیں کروں گی میں رشتہ قائم نہیں کرنا چاہتی اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے"

وہ بہت پشیمان ہو رہی تھیں مگر اسہ نے انہیں کوئی رعایت نہیں دی۔

-----BEING THE STRING OF YOUR KITE-----

گھڑی صبح کے سات بج رہی تھی۔ وہ لاونج کے صوفے پہ بیٹھی ریموٹ سے چینل بدل رہی تھی۔ چہرے کے زاویے بتاتے تھے دماغ کہیں اور ہے اور نظریں کہیں اور۔

بالوں کو اونچے سے جوڑے میں لپیٹا ہوا تھا۔ عمر اپنی دھن میں سیڑھیاں اتر رہا تھا جب نظر اس پے پڑی۔

"کیا ہو گیا نوڈلز حال کیوں خراب ہے۔"

وہ رات کی بنسبت بہت تازہ دم لگ رہا تھا۔ اور وہ بہت تھکی ہوئی لگ رہی تھی۔

وہ بولتا ہوا اسکے سامنے والے صوفے پہ جا بیٹھا۔ اسنے ریموٹ کو صوفے پہ رکھا اور کہنے لگی  
 "تمہیں کیسے پتا میرا حال خراب ہے؟"

عمر نے کندھے اچکا کے کہا  
 "کسی عقل مند نے کہا تھا حال پوچھا نہیں دیکھا جاتا ہے"  
 ارسہ اداس سا مسکرائی۔ پھر کہا

"فہد سے رشتہ ختم کر دیا ہے۔۔ اب میں پھر اسکین ہونے کے لیئے خود کو تیار کر رہی ہوں۔"  
 عمر نے پیر پہ پیر رکھتے ہوئے نا سمجھی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا  
 "اسکین کیا مطلب۔ سمجھا نہیں میں"

"تم لڑکی نہیں ہونہ تمہیں اندازہ نہیں ہے۔۔ ہر ہفتے اجنبی لوگوں کے سامنے تیار ہو کر بیٹھو اور وہ آپکو اوپر  
 سے نیچے یوں دیکھیں جیسے آپکو اسکین کر رہے ہوں۔ فہد کا ساتواں رشتہ تھا۔"  
 "تم نے صرف اس وجہ سے فہد کہ رشتے کو ہاں کری تھی؟"  
 "تو تمہیں کیا لگتا ہے اسمیں سرخاب کے پر لگے تھے؟"  
 عمر کے منہ پہ ایک مطمئن سا سایہ آیا۔ ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔ ارسہ نے اسکی طرف دیکھا اور ابھرواٹھا  
 کے پوچھا

"تمہاری بانچھیں کیوں کھل رہی ہیں"  
 "اگر تمہیں ابھی باہر جانے کا موقع ملے تو کہاں جاؤ گی"  
 ارسہ نے پہلے حیرت سے اسے دیکھا پھر خوشی خوشی بتانے لگی  
 "میں ترکی، فن لینڈ، باکو بھی جاسکتی ہوں"

وہ سوچ سوچ کے کہ رہی تھی اور وہ آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھ رہا تھا

"ہو چکا نوڈ لڑ تمہارا۔ میں کہیں باہر کھانے کی بات کر رہا تھا"

"ہاں یہی اوقات ہے تمہاری چلو حلوہ پوری کا ناشتہ کرنے چلتے ہیں اس چچا کے پاس"

"مہاشے تمہاری بھی یہی اوقات ہے چلو اب"

عمر نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔

وہ ساتھ اٹھے تھے۔ عمر نے ہاتھ بڑھا کے اسے آگے جانے کا اشارہ کیا۔ وہ پر اعتمادی سے آگے بڑھ گئی۔

وہ باہر نکلے تو موسم میں ایک کھنک آچکی تھی۔ ہلکی ہلکی بوندیں گر رہی تھیں

"تم سوچ لو ابھی بھی وہی کھانا ہے"

عمر نے آسمان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

اسنے سر کو ہلاتے ہوئے کہا "ہاں"۔ وہ گاڑی میں بیٹھی تھی جب عمر نے کہنا شروع کیا۔

"تم جانتی ہو مجھے تمہاری یہ عادت بہت اچھی لگتی ہے"

"کونسی"

اسنے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"دس گھنٹے لگائے بغیر تیار جب بولو چلنے کے لیئے حاضر۔۔۔ ہر گھڑی تیار جاننا ہیں ہم"

ارسہ کے چہرے پہ ایک سایہ آیا وہ یونہی اسے دیکھتی رہی۔ بارش تیز ہو چکی تھی

دل میں سوچھا ہنستے ہوئے واقعی بینڈ سم لگتا ہے۔

واپس تڑتڑ کرتی بوندوں کو صاف کر رہا تھا۔ ارسہ نے سامنے دیکھا۔ بہت کچھ کہنا چاہتی تھی۔ پھر چہرے کو

نارمل بناتے ہوئے کہنے لگی

"بارش تیز ہو گئی ہے غلط نکل آئے گاڑی واپس موڑ لو"

اسنے حیرت سے اسے دیکھا

"بن موسم کی بارش زیادہ نہیں برستی"

نظریں ارسہ کی باہر ہی تھیں۔ وہ بولی نہیں بس چپ رہی۔ چہرے سے معلوم ہوتا بہت کچھ سوچ رہی ہے۔  
- بوندیں اب قدرے ہلکی ہو چکیں تھیں۔ دونوں کے درمیان خاموشی تھی۔ اس نے گاڑی ایک چھوٹی سی  
شاپ کے آگے روک دی۔ وہ ادھیڑ عمر آدمی دوکان کاشٹر گرا کے جارہا تھا۔

عمر نے اسے کھڑکی سے نکل کے آواز دی مگر وہ سنے بغیر چلا گیا۔

"میں نے کہا تھا نہ تمہیں گاڑی واپس موڑ لو"

"میں منزل کے قریب پہنچ کے قدم پیچھے نہیں ہٹاتا"

ارسہ نے منہ کھول کے اسے حیرت سے دیکھا۔

"اوہ Williamshkspere کے جعلی فین یہ اقوال زریں نہ مجھے نہیں بتایا کرو"

عمر کے لبوں پہ مسکراہٹ ابھری گاڑی کو ریورس کرتے ہوئے کہنے لگا

"یہی تو مسئلہ ہے تم پاکستانی ایسی ہستیوں کی عزت نہیں کرتے"

"مممم پاکستانی"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

ارسہ نے تم پہ زور دیتے ہوئے بات کو آگے بڑھایا۔

"پیدا یہیں ہوئے، اسکولنگ کالجنگ یہیں سے کری۔۔۔ اور باتیں دیکھو۔ بس اللہ گنجے کو ناخن نہ دے"

وہ قہقہے کے ساتھ ہنسا۔

"تمہیں پتا ہے بچپن میں میں سارے کزنز میں سب سے زیادہ تمہیں تنگ کرتا تھا کیونکہ جب تم تپ کے

لال ٹماٹر ہوتی ہو نہ بہت اچھی لگتی ہو۔ اور تم سے بحث کرنے میں الگ ہی مزہ آتا تھا۔"

ارسہ کے لبوں پہ بھی ہنسی آئی

"ہاں اور جب میں تمہیں زیادہ سنا دیتی تو تم ہمدردیاں بٹورنے نانی کے پاس چلے جاتے اور وہ اکلوتے نوا سے پہ ایسے واری جاتیں کے بس۔"

گاڑی گھر کے اندر آچکی تھی۔ امراء نے کن انکھیوں سے انہیں گاڑی سے اترتے ہوئے دیکھا۔ وہ چھت پہ کھڑی تھی ارسل کے ساتھ۔

"یہ دونوں اس موسم میں کہاں نکلے ہوئے تھے"

"پتا نہیں لیکن بن بہت رہی ہے ان دونوں میں"

ارسل بھی روما اقراء کو چھوڑ کے انہیں دیکھنے لگا۔

امراء نے افسوس سے انہیں اندر جاتے دیکھا۔

"اب کیا فائدہ بنانے کا"

"نصیبوں کی بات ہے امراء۔۔۔ جسکا جہاں جوڑ بن جائے"

ارسل نے گردن موڑ کے امراء کو دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں ایک شاپ کے آگے کھڑی تھیں۔

امراء ڈریس کو دیکھ رہی تھی۔ جب پیچھے سے ارسلہ کو کسی کے بولنے کی آواز آئی۔

ان دونوں نے پیچھے مڑ کے دیکھا تو سامنے ارسل اور عمر کھڑے تھے۔ عمر نے مسکرا کے ہاتھ ہلایا۔ پھر وہ چلتے ہوئے انکی طرف آنے لگے۔ ابھی وہ پاس آ کے کھڑے ہوئے تھے۔ دوکاندار نے ایک نیا سوٹ نکال کے دیا

"یہ دیکھیں باجی ایسا سوٹ کہیں نہیں ملیگا آپکو"

ارسل وہ سوٹ دیکھ کے آگے آئی۔ فوراً سے بولی

"امراء اسکا کپڑا بیکار ہے آگے سے دیکھتے ہیں"

وہ چاروں اس شاپ سے باہر آگئے۔

ابھی وہ فوڈ ایریا میں تھے جب ارسل نے کہا میں ذرا آتی ہوں ایک منٹ امراء نے حیرت سے بولا

"تم کہاں جا رہی ہو؟"

ارسل نے ٹھہرنے کا اشارہ کیا اور چلی گئی تھوڑی دیر میں عمر بھی اس کے پیچھے پیچھے ہو لیا وہ اس شاپ سے نکل ہی رہی تھی جب عمر کو دیکھ کے ایک دم سے ڈر گئی۔

"تم کیا چھلاوے کی طرح میرا پیچھا کر رہے ہو"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

عمر اسے تفتیشی نظروں سے دیکھ رہا تھا ارسل نے آنکھیں گھما کے کہا

"تم مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہو جیسے پولیس چور کو پکڑتے ہوئے دیکھتی ہے"

عمر اب اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا تھا

"تمہیں تو اس ڈریس کا کپڑا اچھا نہیں لگ رہا تھا"

"ہاں وہ امراء کے لحاظ سے اچھا نہیں لگ رہا تھا میرے لحاظ سے تو بہت اچھا ہے"

عمر نے افسوس سے گردن ہلاتے ہوئے کہا

"تم مجھے عیار کہتی ہو عیاری کا عنصر تو کوٹ کوٹ کے تم میں بھرا ہوا ہے"

ارسہ نے غصے سے دیکھا

"ایک تو میں نے اتنا نیک کام کیا اپنی بہن کے پیسے خرچ نہ ہوں اس لیے

اسے یہ سوٹ لینے نہیں دیا۔"

وہ دونوں اب ٹیبل پر آچکے تھے۔

امراء نے ارسہ کے ہاتھ میں شاپنگ بیگ دیکھا تو کہنے لگی

"دکھاؤ کیا لے کر آئی ہو"

ارسہ دکھانے سے انکار کر رہی تھی امراء نے زبردستی چھینا اور وہ سوٹ دیکھا تو چیخنی

"ارسہ کی بچی۔۔۔ استغفر اللہ۔۔۔ یہ میرے ساتھ بچپن سے یہی کرتی ہے۔ جب بھی کوئی چیز اچھی لگتی

میرا دماغ خراب کر دیتی اور پھر وہی چیز خود لے لیتی"

ارسہ بڑی ڈھٹائی سے مسکراتے ہوئے کہنے لگی

"تو تم کیوں آتی ہو دوسروں کی باتوں میں"

اب کہ ارسل بولا

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"میری بیوی کو بے وقوف بناتی ہونا تم ہمیشہ"

ارسہ ہنستے ہوئے کہنے لگی

"تمہیں تو میرا شکر گزار ہونا چاہیے میں نے پیسے بچائے تمہارے"

امراء سر ہلاتے ہوئے غصے میں بولی

"ہاں ہاں مدرٹریسا کے خاندان سے تو ہو تم"

ارسہ نے بڑے مزے سے فرائیز کو اپنے منہ میں رکھا اور کہنے لگی

"میری جان میں جس خاندان سے ہوں اسی خاندان سے تم ہو"



امراء نے دانت چباتے ہوئے اسے دیکھا

عرفات اور حاشر ساتھ بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ جب ارسہ کوئی نیچائیزڈش انکے سامنے لیکر آئی۔  
"چلیں ماموں یہ ٹرائے کر کے بتائیں کیسا بنا؟"

عرفات صاحب کھاتے رہے اور حاشر انکی شکل دیکھتا رہا۔ ارسہ کے چہرے پہ ایسے تاثرات تھے کہ جیسے  
اسکو پتا ہو یہ ہونا ہے۔ انہوں نے پورا پیالہ کھا کے جب میز پہ رکھا تو ارسہ نے کہا۔  
"ماموں آپکو تو ذائقے کا پتا ہی نہیں چلا ہو گا۔ داڑھ ہی گیلی نہیں ہوئی ہو گی آپکی تو"  
ماموں بھی چہک کے بولے

"دیکھا حاشر ہماری بھانجی کتنا جانتی ہے ہمیں"  
حاشر نے بھی اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا  
"جی بھائی بلکل"

عرفات بھی خوشی خوشی کہنے لگے  
"جاؤ بیٹا فریج میں ربڑی رکھی ہے جا کے کھا لو"

ارسہ نے منہ بنا کے کہا آپکو پتا ہے ماموں مجھے نہیں پسند دودھ روٹی لگتی مجھے"  
عرفات کا لہجہ ایک دم تیز ہوا

"لیکن ہمیں پسند ہے۔۔۔ جاؤ فریج سے لیکر آؤ"

ارسہ مسکراتی ہوئی اٹھی اور کچن میں گئی۔ ردا وہاں پہلے سے موجود تھیں۔ اسے دیکھ کی کہنے لگیں  
"سویرا کی کال آئی تھی فہد شرمندہ ہے اور معافی مانگنا چاہتا ہے۔۔۔ ایک موقع اور دو گی اسے؟"

ارسہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا  
 "ٹھیک ہے کہ دیں شام میں مل لے"

ارسہ سینٹر میں فوٹو گرافی کی کلاس لے رہی تھی۔ باہر آکے پارکنگ میں دیکھا تو اسکی بایک کھڑی تھی۔  
 مسکراتی ہوئی ادھر ادھر دیکھتی ہوئی گارڈ کے پاس پہنچی  
 "یہ بایک کون دیکے گیا"

گارڈ نے اسے ایک خط پکڑایا اور کہنے لگا

"ایک لڑکا آیا تھا کہ رہا ارسہ باجی کو دیدینا"

اسنے خط پڑھا تو اسمیں لکھا تھا

"باجی تم دکھنے میں تو بہت سمجھدار لگتی ہو۔ اس بندے سے منگنی کیسے کرلی۔ برامت ماننا مگر وہ تمہارے  
 لائق نہیں"

ارسہ نے خط پڑھا اور مسکراتے لگی۔

فہد اور وہ آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ وہ ایک فینسی ریسٹوران تھا۔ وہ اپنے گھنگریالے بال کھول کے آئی  
 تھی۔ فہد کا والٹ موبائل اور گاڑی کی چابی ٹیبل پہ ہی تھی۔ اسکی کال آئی تو وہ ارسہ کو چھوڑ کے موبائل

اٹھا کے باہر چلا گیا۔ وہ تھوڑی دیر کے بعد آیا تو والٹ اپنی جگہ سے تھوڑا ہٹا ہوا تھا۔ مگر اس نے نوٹ نہیں کیا۔ اور فہد ارسہ کو دیکھنے لگا۔

وہ سادھی رہتی تھی۔ اور سادگی میں بھی اچھی لگتی تھی۔ فہد نے اس کو دیکھا اور پھر بولنا شروع کیا۔

"شادی سے پہلے اپنے بالوں کی ری بانڈنگ کرانا مجھے ایسے بال اچھے نہیں لگتے"

ارسہ نے ویٹر کو دیکھا جو کھانا سرو کر کے جا رہا تھا۔ پھر کہنے لگی۔

"ٹھیک ہے"

پھر فرانسز کا ایک بائیٹ لیتے ہوئے کہنے لگی

"تم بھی شادی سے پہلے تھوڑی باڈی بنالینا۔۔۔ کانگری مرد مجھے پسند نہیں"

فہد کے چہرے پہ تیوری آئی۔

"میں جیسا بھی ہوں ٹھیک ہوں عورت شادی سے پہلے خود کو بدلتی ہے مرد نہیں"

"ایسا کسی کتاب میں نہیں لکھا۔۔۔۔۔ جب میں خود کو بدلنے کے لیے تیار ہوں تو تم بھی خود کو ریڈی رکھو

نہ"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

فہد نے ایک تلخی بھری نظر اس پہ ڈالی پھر کہنے لگا۔۔۔

"میری ماما کو پتا نہیں کیا اچھا لگا تم میں۔۔۔ شاید تم بن ماں باپ کی بچی ہو نہ انکو ترس آگیا تم پہ"

ارسہ کے چہرے پہ غصہ صاف تھا۔ آنکھوں میں پانی آیا مگر وہ ارسہ تھی روتی نہیں رلاتی تھی۔

"حالانکہ ترس تو انہیں اپنی اولاد پہ آنا چاہیے جسکو شدید قسم کی تربیت کی ضرورت ہے"

فہد کے لیے آج بہت ہو گیا تھا۔

"بکو اس بند کرو اپنی ورنہ زبان نکالنے میں دیر نہیں کرونگا چہرے پہ داغ ہے اور نکھرے دیکھو"

یہ کہتا ہوا وہ اٹھا اور نیپکن اٹھا کہ پھینکی۔

ارد گرد کے لوگ انہیں دیکھنے لگے۔ وہ اس بات پہ قہقہہ لگانے لگی۔ غصہ دباتے ہوئے بولی  
"کانگری انسان تم سے زیادہ طاقت تو مجھ میں ہے۔۔"

پھر سیریس ہو کے کہنے لگی

"ایسا منہ توڑونگی خود کو بھی نہیں پہچان پاؤ گے اور ہاں میرے تو چہرے پہ داغ ہے نہ تم تو پورے کے  
پورے داغ ہو اپنے خاندان کے نام پہ"

وہ بد تمیز کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ ارسہ ریلیکس ہو کے کباب کھانے لگی پھر اشارے سے ویٹر کو بلایا۔  
"یہ سب پیک کر دو اور میں مزید کچھ چیزیں آرڈر کر رہی ہوں وہ بھی اس کے ساتھ لے آؤ اور ہاں  
بل لا دو"

ویٹر فوراً سے اسکے حکم کی تعمیل میں لگ گیا۔ بل لا کے رکھا تو ارسہ نے اے ٹی ایم کاڑر کھا جس پہ فہد کا نام  
جگمگاتا تھا۔ اور چہرے پہ وہی شیطانی مسکراہٹ تھی۔

فہد غصے میں گاڑی کا گیٹ کھول کے بیٹھا تھا۔ میسج کی بیپ پہ فون نکالا وہ بینک کی طرف سے میسج تھا کی  
"آپ کے بتیس ہزار کٹ چکے ہیں فلاں ریستورینٹ میں"

اس نے جلدی سے اپنا والٹ چیک کیا۔ لمحے کا ہزارواں حصہ لگا اسے سمجھنے میں۔  
اتنے میں ارسہ کا واٹس ایپ پہ میسج آ گیا۔

"یہ چھوٹا سا بدلا ہے جو تم نے اس دن میرے ساتھ کیا اسکے لیے"  
فہد کا پارہ ہائی ہوا اسنے بینک کال کر کے اپنا کارڈ بلاک کیا۔

وہ اپنے گھر جانے کے بجائے عرفات ماموں کے پاس آگئی۔

"آپکے لیے کھانا لائی ہوں"

انہوں نے خوشی خوشی کھانے کو چیک کیا۔۔۔

"ارے لڑکی یہ بڑانیک کام کیا تم نے۔"

ردا پاس ہی بیٹھیں تھیں۔ ارسہ کو خشمگیں نگاہوں سے دیکھنے لگیں۔

ہوئے بولے

"ردا کیا سوچا پھر"

"کس بارے میں؟"

"حاشر کی بات کر رہا ہوں"

"بھائی ایک تو آپکے پاس جب بیٹھو یا تو کھانے کی باتیں ہونگی یا حاشر کی"

"تم ارسہ اور امراء کی شادی کر کے اپنا فرض نبھار ہی ہو اور میں تمہاری شادی کروا کے اپنا فرض نبھانا چاہتا

ہوں"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"بھائی ابھی اقراء بھی ہے"

عرفات بھائی کو ایسی بری لگی یہ بات سر ہلاتے ہوئے کہنے لگے۔

"ہاں پھر تم دونوں قبر میں جا کے ہی شادی کرنا"

ردانہ چاہتے ہوئے بھی اس بات پہ مسکرا گئیں۔

رداڈ ایننگ ٹیبل پہ گہری سوچ میں بیٹھیں تھیں۔ جب ثمرہ اور امراء انکے برابر والے کرسیوں پہ آ کے بیٹھیں۔

امراء نے دو تین بار آواز دی تو وہ جاگیں۔

"کونسی دنیا میں چلی گئیں تھیں آپ"

ردا نے افسوس سے کہا

"میں نے کہاں جانا ہے۔۔۔ ارسہ کی منگنی ٹوٹ گئی ہے۔ تمہیں کیا لگتا ہے مجھے خوش ہونا چاہیے؟؟"

امراء اٹھ کے انکے برابر میں آ کے بیٹھی۔

"خالہ آپ کب سے ایسی سوچ رکھنے لگیں۔ آپ تو ایک باہمت مضبوط عورت رہی ہیں ہمیشہ آپ نے کب

فکر کی لوگوں کی"

وہ چپ ہوئی تو ثمرہ کہنے لگی

"اور تم ہی تو کہتی تھی شادی منگنی زندگی نہیں اسکا حصہ ہوتی ہیں"

ردا انہیں دیکھ کے کہنے لگیں

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"بھابھی جب سویرا کی بہن نے رشتہ ختم کیا تو آپ جانتی ہیں انہوں نے مجھے کیا کہا تھا۔۔۔"

(ردا سینٹر میں اپنے آفس میں بیٹھی تھی۔ وہ چھوٹا سا آفس تھا۔۔۔ ردا کا فون بجا تو انہوں نے سویرا کا نمبر

دیکھا۔ خوش اخلاقی سے کال پہ بات کرنا شروع کی۔ مگر سامنے والی شدید غصے میں تھی۔ فون سے آواز

گو نجنے لگی۔

"ردا میں نے تمہاری شکل دیکھ کے اپنے بیٹے کا رشتہ کیا تھا۔ میری بہن تو بہت تعریف کرتی تھی تمہاری۔

اور ارسہ کو دیکھو اسکو معذرت پہ باتیں سنا کے چلی گئی۔"

ردا کی آواز بھی تیز ہوئی۔

"تو تم اپنے بیٹے کو دیکھو سنسان سڑک پہ ارسہ کو اترنے کا کہہ کے چلا گیا کیا کرتی وہ۔۔۔ اگر اس کے ساتھ کچھ برا ہوتا تو فہد ذمہ داری لیتا؟"

فہد کی ماں بھی تپی ہوئی تھیں۔

"تمہاری ایک بھانجی دس مردوں پہ بھاری ہے۔۔۔ زبان ماشا اللہ ہے۔۔۔ انکو کچھ نہیں ہونے والا اور انکا کچھ ہونے بھی نہیں والا"

ردا کا دماغ خراب ہو گیا۔

"تم دعا نہیں دے سکتی نہ تو بد دعا بھی نہیں دو۔۔۔"

مگر وہ چپ کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

"تم نے خود تو شادی کی نہیں اور بھانجیوں کی تربیت ایسی کی کے انکی شادی ہوگی نہیں"

اور کھٹ سے فون بند کر دیا۔

ردا غصے میں دوبارہ کال کرنے لگیں مگر نمبر بند جانے لگا۔ ردا تلملا کے رہ گئیں

امراء حیرت سے انہیں دیکھنے لگی۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"خالہ آپ نے اتنی سن کیسے لی"

ردا نے فکر مندی سے کہا

"آخری بات اسکی صحیح تھی۔۔۔ اب سب یہی بات کریں گے میں نے شادی نہیں کی اس لیے تم لوگوں

کی بھی نہیں کر رہی۔۔۔ بھابی آپ ارسل اور امراء کی تو اسی مہینے رکھلیں شادی۔۔۔ باقی ارسہ کے لیے

کرتی ہوں میں کچھ"

وہ یہ کہہ کے چلی گئیں۔

امراء نے انہیں جاتے دیکھ کے کہا

"اتنی مضبوط عورت اتنی چھوٹی تلخ بات سے ڈھے گئی"  
 ثمرہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا  
 "تلخ بات بس تلخ ہوتی ہے۔ چھوٹی یا بڑی نہیں ہوتی"

یہ اگلی شام کا وقت تھا جب ارسہ اور روما اس وقت ڈائینگ ٹیبل پہ بیٹھی چائے پی رہیں تھیں۔ ارسہ بالوں کی پونی ٹیل بنائے ہوئے تھی۔ ہری کرتی جس پہ سیاہ دھاریاں بنی تھیں اس پہ سیاہ کیپری پہنے تھی۔ ٹیبل پہ گرم چائے دھواں اڑا رہی تھی۔ روما مگن ہو کے سب وے کھیل رہی تھی۔ جب وہ ہارنے پہ زور سے چلاتی۔ ارسہ نے اسکو گردن موڑ کے دیکھا۔

"بس کر جاؤ لڑکی اب تو سب وے کا گڈا بھی تھک گیا ہو گا"

۔ جب خالہ آئیں۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"یہ ہنس کا جوڑا کہاں ہے؟"

رومانے موبائل میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ دونوں مارکیٹ گئے ہیں"

خالہ نے ارسہ کو دیکھا اور افسوس سے کہنے لگیں

"کاش معاملہ رفع دفع ہو جاتا"

اس وقت وہ ڈارک گرین شرٹ پہنے اپنی دھن میں موبائل استعمال کرتا ہوا آ رہا تھا۔ ارسہ کی تیز آواز پہ رک گیا۔



ارسہ نے آنکھیں سیڑ کے کہا۔

"خالہ معاملہ سیٹل وہاں ہوتا ہے جہاں معاملہ سیٹل کرنا ہو۔۔۔۔۔ وہ ذہنی مریض ہے"

وہ آہستہ آہستہ قدم رکھتا ہوا خالہ کے برابر آ کے کھڑا ہو گیا۔ روم سے اشارے سے پوچھا (یہاں کیا چل رہا  
(

رومانے یوں بتایا جیسے بہت راز کی بات بتا رہی ہو (فہد نامہ چل رہا ہے) عمر نے گردن ہلاتے ہوئے کہا جیسے  
ساری بات سمجھ گیا ہو

"او کے او کے"

"تم نے بھی تو کوئی کمی نہیں چھوڑی تھی نہ"

ارسہ اپنی صفائی میں کہنے لگیں

"یہ چھوٹی چھوٹی باتیں انڈیکیشن indication ہوتی ہیں انسان کو محتاط ہو جانا چاہیے ورنہ منہ کے بل  
گرتا ہے"

ردا کو ایک دم غصہ آ گیا

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"زیادہ معصوم بننے کی ضرورت نہیں ہے ارسہ جیسے تمہاری زبان کا مجھے پتا نہیں"

اب کے خالہ کی آواز یک دم تیز ہو گئی تھی۔ اس سے پہلے وہ بولتی۔ عمر نے خالہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا  
"آپ پہلے بیٹھیں"

اب وہ انکے برابر بیٹھ گیا تھا۔

"آپ سمجھیں خالہ یہ جو لوگ کہتے ہیں نہ شادی کے بعد کاش ہمیں پہلے پتا چل جاتا تم ایسے تھے یا ویسے تھے

۔۔۔ یہ سب اشارے ہمیں پہلے مل رہے ہیں ریڈ الٹ۔۔۔"

وہ اسکو سن ہو کے دیکھ رہی تھی۔ اور وہ اپنی لے میں بول رہا تھا۔

"زندگی ایک بار ملتی ہے خالہ آپ لاکھ تجربے کا سہی مگر زندگی اسکی ہے تو فیصلہ بھی اسکا ہونا چاہئے۔" یہ بول کے اسنے نظریں ارسہ کی طرف گھمائیں۔ ارسہ اسکو ہی دیکھ رہی تھی۔ دونوں کی نظر ملی۔ مگر آج ان دونوں کی آنکھوں میں ابھرارنگ الگ تھا۔ وہ وہاں سے چلی گئی۔ مگر موبائل ڈائینگ ٹیبل پہ ہی چھوڑ کے چلی گئی خالہ اسے دیکھنے لگیں۔ عمر نے ابرو اٹھا کے پوچھا۔

"مجھے پتا ہے میں آپکا ڈیشنگ بھانجا ہوں۔ اور بقول پورے خاندان کے صرف میں ہی آپکو ڈیل کر سکتا ہوں"

انہوں نے اسکے گال پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"اب اسکا فائدہ نہیں ہے"

عمر نے حیرت سے پوچھا

"کسکا"

ردا اس سے سوال کرنے لگیں

"تم جو اسکو پسند کرنے لگے ہو اسکا"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

عمر سنہلے ہوئے کہنے لگا

"میں اسکے دفاع میں کچھ کہ رہا ہوں اسکا مطلب یہ تو نہیں"

انہوں نے اسکی بات کاٹ دی۔

"یہ ڈرامہ بازی مجھ سے نہیں کرنا۔ تم جانتے ہو تمہارا جھوٹ اور سچ میں سب پہچان جاتی ہوں۔"

عمر کے چہرے پہ ایک اداسی مسکراہٹ ابھری اور وہ جانے کے لئے اٹھا ساتھ ساتھ بولنے لگا۔

"آپ تو آئن سٹائن کا فیمل ورژن ہیں خالہ آپکا کیا کہنا"

انہوں نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔

"تم جانتے ہو تم میری پہلی چوائس تھے۔"

وہ انکی طرف مڑا وہ بھی اٹھ چکیں تھیں۔

"خالہ وہ بھی کبھی نہیں مانتی۔۔۔۔۔ ہاں جب آپ نے مجھ سے پوچھا تھا اس وقت تو وہ مجھے زہر لگتی تھی۔ مگر

اب"

وہ مزید کچھ بولتا اسکی کال آنے لگی۔۔۔

"خالہ بہت ضروری کال ہے آتا ہوں ابھی"

خالہ جاتے جاتے اسے دیکھنے لگیں۔ اسکے جاتے ہی امراء ارسل سامنے سے چلتے ہوئے آرہے تھے۔ خالہ

اب اپنے آپکو قدرے نارمل کر چکی تھیں۔ انکو دیکھتے ہی بولنے لگیں

"ادھر آؤ ہنس کے جوڑے کہاں سے واپسی ہے"

امراء نے گلے کو کھٹکھارتے ہوئے کہا۔

"خالہ مجھے ٹیلر سے کوئی کام تھا اس لیے میں ارسل کے ساتھ چلی گئی تھی۔ ویسے یہ جرمنی کا طیارہ اتنا اداس

کیوں لگ رہا تھا"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"یہ طیارہ لینڈ ہو چکا ہے کہیں"

وہ بول کے جانے لگیں۔ امراء نے نا سمجھی سے انہیں جاتے دیکھا۔ سامنے دیکھا تو اسے آرہی تھی۔ آتے

ہی اسنے موبائل اٹھایا۔ امراء نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"خالہ کو کیا ہو ہے"

"ساحر اپنا سحر کر کے گیا ہے۔"

وہ یہ بول کہ موبائل استعمال کرتی ہوئی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

"یہ چل کیا رہا ہے یہاں پہ۔"

پچھے سے امراء بولتی رہ گئی۔ مگر وہ چلی گئی۔

رات کے کھانے کے وقت سب ڈائننگ ٹیبل پہ تھے۔ مگر اسے نہیں تھی۔

ردانے امراء سے پوچھا۔

"بہن کہاں ہے تمہاری"

"خالہ وہ کسی ایونٹ کی فوٹو گرافی میں گئی ہے"

"بغیر بتائے"

ردا کو حیرت ہوئی

"نہیں وہ حاشر چاچو کو بتا کے گئی ہے"

اور ردائی وہیں ساری تفتیش ختم ہو گئی۔

ممانی نے عمر کو دیکھا۔ BEING THE STRING OF YOUR KITE

"تم کچھ کیوں نہیں لے رہے"

عمر نے بے زاری سے کہا

"بس ممانی کھایا نہیں جا رہا"

اسنے موبائل اٹھایا اور اسے کوکال کی مگر کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ اسکی پلیٹ میں چاول ایسے ہی سجے رکھے تھے۔

وہ لان میں ٹہل رہا تھا۔ اسنے موبائل نکال کے چیک کیا۔۔ واٹس ایپ پہ ارسہ کی چیٹ کھولی۔۔۔ مسیج ڈیلیور نہیں ہوا تھا۔ اسنے مسیج ڈیلیٹ کر دیا۔ اس نے ایس ایم ایس چیک کیا وہاں بھی کوئی جواب نہیں تھا۔ اسنے تپ کے موبائل آف کر دیا۔ سامنے سے حاشر اور عرفات ماموں چلتے ہوئے آرہے تھے۔ عمر نے آبرو اٹھا کہ پوچھا۔

"خیر ہے نہ۔۔۔۔"

"ہاں ہاں"

اور عرفات نے لان میں لگی چٹرز کی طرف چلنے کا اشارہ کیا۔ عمر وہیں کھڑا رہا۔ وہ دونوں سیٹوں پہ بیٹھ چکے تو عمر کو دیکھتے ہوئے حاشر بولے۔

"ارے بھائی ہم موت کے فرشتے تھوڑی ہیں جو تم ڈر رہے ہو"

عمر ہلکا سا مسکراتا ہوا انکی طرف آیا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

وہ بیٹھا تو عرفات نے بات شروع کی۔

"دیکھو عمر ہم سب کو پتا ہے خاندان میں ردا کو کوئی سمجھا سکتا ہے تو وہ تم ہو"

عمر نے حاشر کو دیکھا۔ اور پھر جیسے سمجھ گیا ہو۔ حاشر کو دیکھ کے مسکرا نے لگا۔

"تم ردا کو سمجھاؤ ارسہ کے بارے میں"

حاشر نے ایک دم گردن موڑ کے حیرت سے دیکھا عمر نے بھی حیرت سے انہیں دیکھا۔ حاشر حیرت میں بولے

"عرفات بھائی ہم یہاں ردا اور میری بات کرنے آئے تھے"

"ارے پہلے ہم ارسہ اور اسکے ہونے والے بہنوئی کی تو بات کر لیں بعد میں اپنے بہنوئی کی کریں گے " عمر کے ماتھے پہ تیوری آئی۔ حلق تک عرفات ماموں کی بات کڑوی لگی تھی۔

"ردخالہ کو کیا سمجھانا ہے؟"

وہ مدعے پہ آیا۔

"اسکو بولو ارسہ اور فہد کا رشتہ ویسے ہی ختم ہو گیا ہے، میرا ایک دوست ہے اسکا بھتیجا سرجن ہے اس سے چلائے بات "

عمر کا تو دماغ گھوم گیا۔

"میں کیا سفارشی کلرک ہوں۔۔۔۔۔، یا رشتہ کرانے والی آنٹی ارسہ کی زندگی اسکی مرضی۔ " حاشر نے عمر کو بہت غور سے دیکھا اور جیسے کچھ سمجھنے کی کوشش کی ہو عمر نے حاشر کو دیکھا برواٹھا کے

پوچھا

"کیا ہو گیا چاچو"

"کچھ نہیں بس کچھ سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

حاشر نے تفتیشی انداز میں کہا عرفات ماموں جھنجھلا گئے

"ارے بھائی میں یہاں پر ارسہ کی بات کرنے آیا ہوں تم لوگ شارلک ہو مزے ہوئے ہو۔"

اس بات پہ عمر اور حاشر دونوں ہنسنے لگ گئے عمر نے سر ہلاتے ہوئے بولا

"اچھا تو آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں آپ کے دوست کے سرجن بیٹے سے رشتے کی بات چلاؤں۔۔۔۔۔ کیونکہ

میں اسٹارپلس میں کام کرتا ہوں"

پھر سانس لینے کو رکا

"میری مائیں ارسہ کو ابھی تھوڑا سوچنے کا وقت دیں"

عرفات ماموں کو غصہ آگیا۔۔۔ کھڑے ہوتے ہوئے کہنے لگے  
 "میرے رشتے ہی بدل گئے ہیں۔۔۔ چھوٹی بہن ماں بنی ہوئی ہے اور بھانجا باپ"  
 وہ وہاں سے چلے گئے تو حاشر مسلسل عمر کو دیکھنے لگا عمر نے انکو دیکھتے ہوئے بولا۔  
 "مجھے پتا ہے اب آپ مجھ سے میری فٹنس کاراز پوچھیں گے۔۔۔ لیکن سوری میں کسی سے شیئر نہیں کرتا  
 "

"چلو بیٹا خواب سے جاگ جاؤ۔۔۔ اور میری بات سنو غور سے۔۔۔۔۔"  
 حاشر کو اسکی بات بری لگ گئی۔  
 عمر آگے کو ہو کے بیٹھا۔۔۔  
 "فرمائیں"

"ایک بہت پیٹڈ سم بندہ تمہارا خالو بننے کو تیار ہے۔۔۔۔۔"  
 عمر اس بات پہ کھل کے ہنسا۔  
 "لیکن میری خوبصورت خالہ کو اس بات کے لیے راضی کون کریگا"  
 "تم کرو گے۔۔۔۔۔ پورا خاندان جانتا ہے ردا سے کوئی کام کرانا ہو تو عمر کو اپروچ کرو"  
 حاشر نے اسی کے انداز میں جواب دیا۔

"وہ راضی نہیں ہونگی۔۔۔۔۔ میں میٹرک میں تھا جب ماما بابا کی ڈیٹھ ہوئی۔۔۔۔۔ اور انہوں نے کسی فرض  
 کی طرح میری ذمیداری اٹھائی۔ اور جب انزلیہ خالہ کی ڈیٹھ ہوئی پھر تو انہوں نے اپنی ذات بھلا دی  
 ۔۔۔۔۔ آپ سے منگنی توڑ دی۔۔۔۔۔ میں خود چاہتا ہوں کہ وہ خوش رہیں مگر اس معاملے میں وہ کسی کی  
 نہیں سنتیں"

"مجھے پتا ہے وہ قربانیاں دینے والوں میں سے ہے۔۔۔۔۔ اور اسکی مجھے یہ ادا بہت پسند ہے"

عمر کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔ چھیڑتے ہوئے کہنے لگا۔  
 "میں ایک غیرت مند بھانجا ہوں۔۔ آپکو سوچ سمجھ کے بولنا چاہیے۔"  
 وہ اٹھتے ہوئے مسکرا کہ کہنے لگے۔  
 "میں بھی ایک غیرت مند چچا ہوں"  
 وہ کہہ کے جانے کے لیے پیچھے مڑے۔  
 عمر بھی کھڑا ہو گیا۔ اوریوں ظاہر کیا جیسے چوری پکڑی گئی ہو۔  
 "یہ کیا کہ رہے ہیں چاچو آپ"  
 مگر وہ یہ گانا گاتے ہوئے جانے لگے  
 "ہاں تجھے پیار ہوا پیار ہوا"

عرفات ناراض ہو کے بالکونی میں کھڑے ہو گئے۔ ثمرہ چائے کے دوگ اٹھا کے لائیں ایک انکی طرف  
 بڑھایا۔ نظریں لان میں بیٹھے عمر اور جاتے ہوئے حاشرہ تھیں۔ ردا بھی لان میں آرہی تھیں  
 "دیکھ رہی ہو کوئی ہماری بات ہی نہیں سنتا۔۔"  
 ردا اور حاشرہ کا آمناسا منا ہوا۔ ثمرہ کی نظریں بھی وہیں تھیں۔  
 "آپکو بات کرنی جو نہیں آتی۔۔ ردا کو سمجھائیں کہ اسکو اس گھر سے نکالنا مقصد نہیں۔۔ اپنے کھانے سے  
 نکل کے کبھی سوچا ہی نہیں کچھ"  
 "ارے نیک بخت تم کیوں ہمارے کھانے پینے کے پیچھے پڑی رہتی ہو۔۔ اگر بجلی جائے تو وجہ میں زیادہ  
 کھاتا ہوں۔۔ اگر کسی کا ایکسڈینٹ ہو گیا تو وہ بھی اس لیے کہ میں زیادہ کھاتا ہوں"



ثمرہ سر پکڑ کہ بیٹھ گئیں۔ لیکن عرفات صاحب بولے جارہے تھے۔ ارسل آ کے دروازے کی دہلیز پہ ٹیک لگا کہ اپنے باپ کی باتیں سن رہا تھا۔

"بیوی شوہر کے ساتھ بیٹھتی ہے کوئی رومینٹک بات کرتی ہے۔۔۔ مگر ہماری بیگم بیٹھتی ہیں تو یہ بتانے کے لیے کہ پیٹ تمہارا مٹکا ہو رہا ہے۔۔۔ تم نے آج اتنا کھا لیا ہے"

وہ مزید بولتے اس سے پہلے ارسل آگے بیٹھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

"ابا کی چابی کس نے بھر دی"

انہوں نے گردن موڑ کے غصے سے کہا

"شرم تو نہیں آتی ابا کے لیے یہ بات کہتے ہوئے"

وہ غصے میں وہاں سے چلے گئے۔

ثمرہ ہنستی ہوئی کہنے لگیں۔

"فریج کچہ چھاپا مارنے گئے ہونگے۔۔۔ بہت دیر سے کچھ کھایا نہیں تھا نہ"

ارسل بھی ساتھ ہنسنے لگا۔۔۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"امی آپنے اور ردا خالہ نے اسی مہینے کی ڈیٹ فکس کر دی ہے؟"

"ہاں۔۔۔ کوئی مسئلہ ہے؟؟" ثمرہ نے فکر مندی سے پوچھا۔

"نہیں میں تو خوش ہوں"

وہ اسکے سر پہ پیار کرتے ہوئے اسے ڈھیروں دعائیں دینے لگیں۔

ارسہ برگریہ ہاتھ صاف کر رہی تھی جب اس نے سر اٹھا کے دروازے پہ دیکھا وہاں ردا کھڑی تھیں ابرو اٹھا کہ پوچھا۔

"کیا ہوا ہے"

"کچھ نہیں خالہ"

انہوں نے جتنے پیار سے پوچھا تھا سوال اتنی ہی بے رخی سے آیا تھا۔

وہ جو شام کی ردا پہ تپتی ہوئی تھی پھٹ پڑی۔

"آپ نے عمر سے میرے رشتے کی بات کی تھی؟"

"ہاں کی تھی۔۔ اس میں چھپانے والی کوئی بات نہیں ہے مجھے تمہارے لیے وہ بہترین انتخاب لگا تھا بلکہ لگتا ہے"

ارسہ کو اتنی ہی صاف گوئی کی امید تھی ان سے۔

"آپ کو نہیں لگتا آپ کو مجھ سے پوچھنا چاہیے تھا۔ میں ریجیکٹ کرتی اسے اس نے کیسے ریجیکٹ کیا مجھے"

ردا نے پیر پہ پیر رکھا اور گہری سانس لی۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"ایک تو تمہاری انا مجھے سمجھ نہیں آتی"

"انا نہیں ہے سیلف ریسیکٹ کہتے ہیں اسے"

ارسہ کا لہجہ ابھی ابھی اکھڑا ہی تھا۔

"نکاح میں بھی پہلے لڑکی سے پوچھتے ہیں نہ تو آپ نے مجھ سے کیوں نہیں پوچھا لیکن آپ نے gender

diScrimination کی۔ اسکو آپ نے اختیار دیا اگر وہاں کہتا سو فیصد یقین ہے آپ مجھ سے زبردستی اس کے

متھے مارتیں"

ردا کا لہجہ ٹھنڈا ہوا۔ ہلکا سا مسکرائیں۔۔

"کوئی اور بکواس کرنی ہے یا رہتی ہے کچھ؟"

ارسہ تھک کے انکے برابر میں بیٹھی اور پھر سرانگی گود میں رکھ لیا۔

ردا اسکے گال پہ پیار سے ہاتھ پھیرا۔

"پتا ہے لڑکیاں خواب جلدی سجالیتی ہیں۔۔۔۔۔"

اس بات پہ ارسہ نے انکی گود سے سر اٹھایا

"میں تو کبھی نہیں سجاتی اور وہ بھی اسکے"

انہوں نے زبردستی اسکا سر گود میں رکھتے ہوئے کہا

"عموماً"

ارسہ نے براسا منہ بنایا۔۔

ردا پھر بولنے لگیں

"اگر تم اسکے اقرار کے بعد انکار کرتی تو اسپہ اتنا فرق نہیں پڑتا جتنا تمہارے اقرار اور اسکے انکار کے بعد تم

پہ پڑتا"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

ارسہ کو انکی بات سمجھ میں آنے لگی تھی۔

"خالہ اب آپ فہد کا ذکر نہیں کریں گی"

انہوں نے بھی اسی کے لہجے میں کہا

"ٹھیک ہے نہیں کرونگی"

ارسہ دل میں سوچنے لگی

"چہیتے سپوت نے جو سمجھایا تھا اثر تو بنتا تھا۔"

شمرہ۔۔۔ عرفات صاحب کے پاس آئیں۔ وہ اسوقت آئس کریم کا باؤل پکڑے مزے لے لے کے آئس کریم کھا رہے تھے اور ٹی وی پہ کوئی شو دیکھ رہے تھے شمرانے آکر ریموٹ سے ٹی وی کو بند کیا۔

عرفات صاحب نے اسے دیکھا

"کیا ہوا اللہ کی نیک بندی ٹی وی کیوں بند کر دیا"

شمرہ غصے سے کہنے لگیں

"مجھے بات کرنی ہے آپ سے"

عرفات صاحب نے چیچ بھر کے آئس کریم کو اپنے منہ میں ڈالا پھر کہنے لگے

"ہاں بولو"

شمرہ پہلے ہچکچائیں پھر بولیں

"آپ عمر کو راضی کریں کہ وہ ارسہ سے شادی کر لے"

عرفات صاحب نے انہیں حیرت سے دیکھا

"ارے کیوں بھائی میں کیوں زبردستی کسی کی شادی کراؤں جانتی بھی ہوں نیک بخت زبردستی نکاح کروانا کتنا

بڑا گناہ ہے"

شمرہ چڑتی ہوئی بولیں

"میں زبردستی نکاح کروانے کی بات نہیں کر رہی عرفات صاحب ہر وقت ڈرامے دیکھ دیکھ کے آپ کا

دماغ بھی ڈرامہ ہی کرنے کا سوچتا رہتا ہے آپ عمر کے دل میں ارسہ کے لیے جزبات جگائیں میں ارسہ کے

دل میں عمر کے لیے جزبات جگاؤں گی"

عرفات صاحب نے اپنا پیالہ سائیڈ میں رکھا ہلکی ہلکی سی آئس کریم ان کے ہونٹوں کے پاس اور تھوڑی کے پاس لگی تھی

"میں بہت اچھا لگوں گا اپنے بھانجے سے اپنی بھانجی کی سیٹنگ کراتے ہوئے مجھ سے یہ امید نہیں رکھنا"

اور انہوں نے دوبارہ سے ریموٹ پکڑا ہی تھا جب شمر ایہ بولتی اٹھیں

"اردو کا ایک محاورہ ہے ناکام کانہ کاج کا دشمن انانج کا مجھے لگتا ہے وہ آپ کو دیکھ کر ہی لکھا گیا ہے"

عرفات صاحب نے انہیں جاتے ہوئے دیکھا اور پھر کہنے لگے

"شرم تو نہیں آتی اپنے شوہر کو یہ بات بولتے ہوئے اور جب تک ہم تمہیں لے لے کے ہر ریسٹورنٹ کا ہر

ٹھیلے والے کا کھانا کھلاتے تھے تب تک تو ہم بہت اچھے تھے جیسے ہی تمہیں شوگر اور یورک ایسڈ ہوا تم

پر ہیزی کھانوں پر آئی تو اب ہم تمہیں انانج کے دشمن لگنے لگے"

شمر اس بات کو سنی ان سنی کر کے چلی گئیں۔ عرفات صاحب دوبارہ اپنی توجہ ٹی وی پہ دینے لگے

صبح کا وقت تھا وہ تینوں ڈائننگ ٹیبل پہ بیٹھی ہوئی تھیں اور ان کی نظر ارسہ کو دیکھ رہی تھی مگر ارسہ محو ہو

کے ناشتہ کر رہی تھی اقراء نے اپنا گلا صاف کیا پھر کہنے لگی

"آپی میری بات سنو"

مگر ارسہ ناشتہ کرتی رہی۔ اقراء نے اپنی آواز مزید اونچی کری

"ارسہ آپی بات سنو ہم لوگوں کا انوٹیشن آیا ہے کلا تھنگ برینڈ کا اور ایک فاسٹ فوڈ ریسٹورینٹ کا بھی

انوائٹ ہے۔ کچھ بھی نہیں کرنا بس جا کر وہاں پر کھانا کھانا ہے فری میں اور ویڈیوز بنانی ہیں آپ بھی چلیں

ہمارے ساتھ"

ارسہ بہت نارمل تھی مزے سے لقمہ چباتے ہوئے بولی  
 "ہاں ہاں ہاں۔۔۔۔۔ بلکل کیوں نہیں چلیں گے"

ارسہ نے ہاتھ جھاڑے۔

پھر بولی

"مفت ہاتھ ائے تو برا کیا ہے"

اس پہ امراء بولی

"تھینک گاڈ مجھے تو لگا تھا کہ تم ہم سے ناراض ہو"

ارسہ اٹھتے ہوئے کہنے لگی

"میں تم لوگوں سے کیوں ناراض ہوں گی میں صرف اس عمرو عیار سے غصہ ہوں"

اقراء نے امراء کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"آپی کل پز اپاڑٹی ہوئی ہے ارسہ آپی کے کمرے میں وہ بھی اکیلے اکیلے"

ارسہ جاتے جاتے مڑی

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"تو بھوک رہتی؟؟ بھی مجھ سے غصے میں فاقے نہیں ہوتے ایک تو ویسے ہی انسان غصہ کر کر کے جان ہلکان

کرے پھر بھوکا بھی رہ لے"

اقراء سر ہلاتی ہوئی بولی

"لا جک تو ہے"

وہ انکے ساتھ باہر جانے کو تیار تھی۔ سیاہ شرٹ پہ جینز پہنے۔ بالوں کی فرنیچ بندھی ہوئی تھی۔ گلے میں سیاہ

اسٹرو لڑ ڈالے وہ جلدی تیار ہو گئی تھی۔ مغرب کا وقت تھا۔ وہ اپنے لان کے جھولے میں بیٹھی تھی۔ جب وہ سامنے سے چلتا آیا۔

ارسہ نے اسے آتا دیکھ لیا تھا مگر یوں بنی کے دیکھا نہ ہو۔ عمر نے ایک نظر اسے دیکھا پھر حاشر کے کتے کو پیار کرنے لگا۔ اتنے میں حاشر چلتا ہوا آیا۔

ایک نظر عمر پہ ڈالی پھر ارسہ پہ، پھر کہنے لگے۔

"منایا نہیں ابھی تک "

عمر کتے کو پیار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

"اسکا غصہ جائز ہے مجھے بھی کوئی ریجیکٹ کرتا میرا بھی یہی ریاکشن ہوتا۔"

یہ کہتے ہوئے عمر نے گھر کا دروازہ کھولا، اب وہ دونوں حاشر کے پورشن میں تھے۔

حاشر کہنے لگے

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"مگر تم اسے پسند کرتے ہو"

عمر نے کندھے اچکا کے کہا

"مگر وہ نہیں کرتی اور آپ زبردستی خود کو پسند نہیں کروا سکتے"

حاشر اسے دیکھے گیا پھر کہنے لگا

"رہ لو گے اس کے بغیر"

عمر نے سرسری سا لہجہ بنایا

"ابھی معاملہ یہاں تک نہیں گیا"

پھر کہنے لگا "ویسے آپ کو کیسے پتا چلا یہ سب کل رات بھی آپ نے بولا تھا"

حاشر نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا اور اسکو ساتھ ساتھ لیکر چلنے لگا۔

"دیکھو بھانجے۔۔ ہم اس حسین جال میں بہت پہلے کے پھنسے ہیں یہ چھ فٹ کے مرد کو پانچ فٹ تین انچ

کی صنف نازک کے آگے بے بس کر دیتا ہے"

عمر نے انہیں حیرت سے دیکھا تو حاشر کہنے لگے

"سمجھ گیا سمجھ گیا تم یہ سوچ رہے ہو گے کے میں کتنا موڈرن ہوں"

پھر اتراتے ہوئے کہنے لگے

"میں ایسا ہی ہوں پڑھا لکھا وسیع سوچ کا مالک"

عمر کو ہنسی آنے لگی۔ حاشر اسکے سامنے اب لیپ ٹاپ کھول کے بیٹھے تھے۔

وہ چاروں اس مال میں موجود تھیں۔ اقراء اور روما ویڈیوز بنا رہی تھیں اور وہ دونوں سائڈ میں بیٹھی تھیں۔

امراء کا موبائل مسلسل رنگ کر رہا تھا۔ مگر وہ نمبر غصے سے دیکھتی اور اگنور کرتی۔ ارسہ کرسی سے ٹیک

لگائے، ہاتھ باندھے، پیر پہ پیر رکھے بیٹھی تھی۔ ابرو اٹھا کہ پوچھا۔ "تمھاری لڑائی ہوئی ہے ارسل سے؟"

پریشان بیٹھی امراء نے کہا



"نہیں ہماری لڑائی نہیں ہوتی"

ارسہ نے حیرت سے اسے دیکھا

"تم لوگ تو ریلیشن شپ لیکچرار بن کے گھومتے تھے۔ اب کیا ہوا؟"

امراء نے منہ بنا کے کہا

"ہم لوگوں کی بس کل بحث ہو گئی۔ ارسل کہ رہا تھا ہم خالہ کو پریشر اٹزنہ کریں۔ انکی مرضی وہ شادی

کریں یا نہ کریں۔۔۔۔۔ پھر میں نے اسے سلفیش کہ دیا اب خود بتاؤ یہاں پہ میں صحیح ہوں نہ"

ارسہ نے آگے ہو کے کہا "یہاں تم دونوں صحیح ہو"

دماغ میں عمر کی باتیں گھوم رہی تھیں۔

("اسکا غصہ جائز ہے مجھے بھی کوئی ریجیکٹ کر تا میرا بھی یہی ریاکشن ہوتا")

امراء نے حیرت سے اسے دیکھا "کیسے"

ارسہ نے سوچتے ہوئے کہا۔ "بعض اوقات دونوں لوگ اپنی اپنی جگہوں پہ ٹھیک ہوتے ہیں۔۔۔ اس لیے

ایک دوسرے کو سمجھ کے معاملہ ختم کر دینا چاہیے"

روما اور اقراء خوشی خوشی انکی طرف آئیں تو ارسہ امراء سے کہنے لگی۔

"ویسے امراء یہ موٹو پتلو کی جوڑی اتنی اتنی عمر میں لاکھوں کما رہیں۔ لعنت ہو ہماری ڈگریوں پہ"

امراء نے بھی ہامی بھری "ہاں بھی ان کے مزے ہیں"

یہ سنکر اقراء اور روماتراتی ہوئی انکے آمنے سامنے بیٹھیں۔

ارسل حاشر اور عمرتینوں چھت پہ بیٹھے ہوئے تھے تینوں کے آگے چائے کے کپ رکھے ہوئے تھے جب ایک دم سے عمرنے پوچھا  
 "آپ دونوں کو محبت ہوئی ہے مطلب پتہ کیسے چلتا ہے کہ محبت ہوتی کیسے ہے۔۔۔ مطلب محبت ہوتی کیا ہے"

وہ بولتے ہوئے کنفیوز ہو رہا تھا۔

ان دونوں نے جب اس کو غور سے دیکھا تو وہ تھوڑا سا پیچھے ہو کے بیٹھے۔ اور وہ دونوں ٹھٹھے مار کے ہنسنے لگے

Safar-e-Adab

پھر حاشر کہنے لگے

"مطلب بات محبت تک آگئی۔۔۔"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

عمر کو غصہ آگیا وہ اٹھ کے جانے لگا۔

اس پہ ارسل بولا

"محبت قوس قزاح کی طرح ہوتی ہے"

حاشر بیچ میں بولنے لگے

"تھوڑے سے ٹائم کے لیے نکل آتی ہے اور پھر چلی جاتی ہے جیسے ردا کے دل سے میرے لیے نکل گئی"

ارسل نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہنے لگا

"ہر کسی کا محبت کے ساتھ الگ تجربہ ہوتا ہے۔ جیسے ہر کسی کا شادی کے ساتھ ہوتا ہے"

عمر نے حیرت سے پوچھا تو تم نے محبت کو ریمبو کیوں بولا تھا"  
 ارسل کندھے اچکا کے کہنے لگا  
 "وہ تو میرا شاعری کا دل چاہ رہا تھا"  
 عمر کا دل چاہا ارسل کے بال نوچ لے کیونکہ وہ بہت توجہ سے اسکی باتیں سن رہا تھا۔  
 برا سا منہ بنا کے وہاں سے چلا گیا۔  
 ارسل نے حاشر سے کہا  
 "اسے کیا ہوا"  
 حاشر نے اسے جاتا ہوا دیکھ کے کہا  
 "وہی جو ہم دونوں کو ہوا ہے"  
 ارسل کو چند منٹ لگے سمجھنے میں۔  
 "ویسے ہماری بھابھی ہیں کیسی یہ تو بتا دو"  
 ارسل نے چلا کے کہا۔  
 BEING THE STRING OF YOUR KITE  
 عمر پیچھے نہیں مڑا بس تھوڑا سا مسکرایا پھر گنگنانے لگا  
 "بڑی بے باک لڑکی ہے  
 اور خود میں رہتی ہے  
 نہ کوئی فکر کرتی ہے  
 جسے نہ فرق پڑتا ہے زمانہ کیا کہے گا  
 جسے قدرت نے حسن سے نوازا دیا"

کہ ٹھنڈا موسم ہلکی بارش

ہاتھ میں اسکا ہاتھ تھا

چند قدم ہم ساتھ چلے تھے

آنکھ کھلی تو خواب تھا

ارسہ چھت پہ تھی۔ آسمان بھی بارش کے بعد کا دلکش منظر پیش کر رہا تھا۔ وہ چھت پہ پر سکون چہرے کے

ساتھ آسمان کو دیکھ رہی تھی۔ سفید سوٹ پہ رنگین دھاریوں والا دوپٹہ لیے وہ اتنی محو تھی کہ اسے پتا ہی

نہیں چلا کہ چھت پہ عمر آ کے اسے چپ چاپ دیکھنے لگا۔ وہ خود پہ کسی کی نظریں دیکھ کے چونکی۔

"تم نے ڈرا دیا مجھے"

وہ چونک کے کہنے لگی۔

"اور میں ایک بہت حسین انسان دیکھ رہا تھا۔۔۔ تم نے موڈ آف کر دیا۔"

ارسہ اسے دیکھ کے ہنسی۔۔۔ عمر ایسے ہستے ہوئے دیکھ کے حیرت سے پوچھنے لگا۔

"ہنس کیوں رہی ہو"

"تمہارے منہ سے رو منٹیک باتیں سن کے ہنسی آتی ہے"

عمر بھی ہنسنے لگا ارسہ نے ایک دم سے انگلی کے اشارے سے ایکسائٹڈ ہو کے کہا۔

"عمر rainbow"

عمر نے اس سے نظریں ہٹائے بغیر کہا۔

"دیکھ تو رہا ہوں"

ارسہ نے اسکے ہاتھ پہ نوچا اور دانت چباتے ہوئے کہا  
 "ہر وقت رومینٹک بننے کی نہیں ہوتی ہے"  
 وہ وہیں دیکھ رہی تھی پھر عمر کو یوں اپنی طرف دیکھتا پا کر قہقہہ لگایا۔ عمر کو محسوس ہوا کہ وہ اسکا مذاق اڑا رہی  
 ہے تو وہ بھی شر مندہ سا ہنسنے لگ گیا۔

---

اچانک سے احساس ہوا کسی نے اسکے منہ پہ پانی مارا۔ وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا اور تب ہی خواب سے آنکھیں  
 کھلی۔ وہ اپنے بیڈ پہ تھا اور اسکے سامنے ارسل تھا۔ عمر کا موڈ آف ہو گیا۔

ارسل نے جاسوسی کے انداز میں کہا  
 "رات میں محبت پہ تبصرہ۔ صبح کے خواب دیکھ کے چہرے پہ مسکراہٹ۔۔۔ آخر کس بات کی رازداری  
 ہے"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

عمر نے اسے پرے کرتے ہوئے کہا۔

"یہ حاشر چاچو کی بکواس باتوں کا نتیجہ ہے"

اور اٹھ کے فریش ہونے چلا گیا۔

---

وہ ہاتھ میں چپس کا پیکٹ لے کر لان میں آئی ثمرہ ممانی اور عرفات ماموں بیٹھے تھے اس نے ادھر ادھر  
نظر دوڑائی اور پھر کہنے لگی

"اس وقت تو ردخالہ گھر پہ ہوتی ہیں نظر نہیں آرہیں"  
عرفات ماموں نے چائے کی چسکی لی۔

پھر کہنے لگے

"خیر ہے؟"

ارسہ لہکتے لہکتے کہنے لگی

"انہوں نے کالج کے کچھ اسٹوڈنٹس کا ڈیٹا مانگا تھا تو میں وہ لے کر آئی تھی"  
ثمرہ کہنے لگی

"ردا اور عمر لڑکی دیکھنے کے لیے گئے ہیں"

ارسہ کی آنکھوں میں حیرت ابھری اور صرف اچھا کہ کے گھر کے اندر چلی گئی

وہ گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔ ردا کہنے لگی "مجھے تو وہ لڑکی بہت اچھی لگی اچھی تھی سمجھدار"

عمر نے گردن موڑ کے ردا کو دیکھا

"سیریل خالہ آپ کو وہ لڑکی اچھی لگی اے آئی جنرٹیڈ لڑکی لگ رہی تھی اس کے چہرے پہ۔۔۔۔"

ردا نے اسے غصے سے دیکھ کے بات کاٹی

"تمہیں اتنی ہی تکلیفیں ہیں اس کے میک اپ سے تو تم بھی کر لو تمہیں کس نے روکا ہے"

عمر نے نفی میں سر ہلایا

"خالہ آپ نے دیکھا نہیں تھا اپنے دانوں کو لے کے کتنی ان سیکور لگ رہی تھی وہ آپ نے ارسہ کو دیکھا ہے ارسہ کے چہرے پر برتھ مارک ہے لیکن کبھی وہ اس چیز کو لیکر انسکیور نہیں ہوئی"

ردانے ایک تیز نظر اس پہ ڈالی

"عمر اب میں تمہاری عمر اور قد کا لحاظ کیے بغیر دو تھپڑ لگاؤں گی جب میں تمہیں سمجھاتی تھی کہ وہ ایک بہت اچھی لڑکی ہے تمہارے لیے تب تمہیں وہ زہر لگتی تھی تم نے کہا تمہاری انڈر سٹینڈنگ نہیں ہوگی اس سے اور اب تم ہر لڑکی کو ارسہ کے پیمانے پہ رکھ کے

ماپ رہے ہو"

عمر کا برا سامنہ بن گیا اور زیر لب بڑبڑایا

"یہی تو چھتاوا ہے"

حاشر اپنے سینٹر کے بچوں سے ہنسی مذاق کر رہے تھے۔ اور عمر لا بیری میں کھڑا کتابیں دیکھ رہا تھا۔ ان پہ دھول اور مٹی کی گرد جمی تھی۔ بات کر کے حاشر جب اندر آیا تو عمر کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"ارسہ کو بولا تھا میں نے یہ اپنے بک اسٹور پہ لگا دے مگر وہاں بھی سیل نہیں ہوئی۔"

عمر ٹیک لگا کے کھڑا ہوا جو گرز پہ ٹراؤزر شرٹ پہنے تھا۔ ایک کتاب اٹھا کے اسکے ورق پلٹانے لگا۔

"آج کل کے بچے کتابوں سے زیادہ نیٹ پہ پڑھنے پر ترجیح دیتے ہیں۔ مگر کتابوں سے پڑھنے کا لطف ہی الگ ہوتا ہے"

حاشر نے ہامی بھری۔

"تم لوگوں کی جنریشن کتابوں سے بھاگتی ہے۔ پڑھنے والے موبائل پہ ہر ٹاپک کو سرچ کر لیتے ہیں"

عمر نے بھی ہامی میں سر ہلایا۔۔۔ وہ دونوں اب وہاں سے باہر نکل رہے تھے۔ تب عمر کہنے لگا۔  
"دنیا نے ہر چیز کی ریپلیسمنٹ کر لی ہے"

اسپہ حاشر بولا

"بھتیجے تمہارا موڈ کیوں آف ہے؟۔۔۔ ریپلیسمنٹ کی وجہ سے یا اس جنریشن کی وجہ سے؟"  
عمر نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میرے اس موڈ میں کسی کا ہاتھ نہیں۔۔۔"

حاشر اور عمر اب پارکنگ میں تھے۔

"ایک بات بتاؤ تمہاری جنریشن کو محبت کے میم کو میں کیوں سمجھتی ہے"

عمر نے ان کو آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھا "مطلب"

"مطلب یہ کہ اگر ایک دوسرے کو پسند کرتے ہو اور لگے کہ زندگی میں اگر وہ نہیں تو کوئی نہیں تو پھر انا  
کے بت کو بھی زندگی میں مت لاؤ میں نے انا کی وجہ سے علی کے ماں باپ کا گھر ٹوٹتے ہوئے دیکھا ہے تھوڑا  
ساجھ کاؤ آپ کی زندگی کو خوشگوار کر دیتا ہے"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

پھر سانس لینے کو رکا

"مجھے نہیں پتہ تم اس سے کتنی محبت ہے لیکن ہاں اگر تم ہر لڑکی میں اس کو دیکھ رہے ہو تو اس کا مطلب ہے  
کہ تم کسی اور لڑکی کے ساتھ زندگی گزار ہی نہیں سکتے"

عمر چپ سادھے انہیں دیکھتا رہ گیا۔

- "میری بھتیجی اگر اس مرض کی دوا ہے تو اسکی خالہ سے بات کرو"

عمر نے پوچھا

"اپنے اور اسہ کے لیے؟"



-وہ دونوں اب گاڑی میں بیٹھ گئے تھے۔

تبھی حاشر نے آنکھیں دکھا کے کہا

"میں اپنی اور ردا کی بات کر رہا ہوں۔ میں اپنے نکاح میں تمہارے اور اسے کے لیے دعا کرونگا"

عمر انکا منہ دیکھتا رہ گیا۔

ردا اپنے آفس میں بیٹھی تھیں۔ شیشے کی میز پر اسٹوڈنٹس کا ریکارڈ پڑا تھا اور وہ ردا کے سامنے بیٹھا تھا۔ اور

ردا اسکی بات سن کر سکتے میں تھیں۔

"تمہیں اگر یہ سب کرنا ہی تھا تو پہلے کیوں انکار کیا تھا۔"

عمر نے شانے اچکا کے کہا

"پتا نہیں اسوقت مجھے لگتا تھا وہ ویسی ہی ہوگی بد تمیز سی اور اب مجھے وہ ویسے ہی قبول ہے۔ مجھے لگتا ہے میں

ہر لڑکی میں اسے ڈھونڈتا ہوں ہر لڑکی کو اس سے کمپیئر کرتا ہوں"

BEING THE STRING OF YOUR KITE

ردا ٹیک لگاتی ہوئی کہنے لگیں

"اسے پتا ہے؟"

عمر نے نفی میں سر ہلایا۔

"تو پھر اسے بتاؤ۔۔۔"

عمر نے انہیں حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا:

"آپکا مطلب اعتراف محبت کروں؟"

ردانے اسی انداز میں کہاں

"ہاں۔۔۔ کوئی مسئلہ ہے"

عمر نے سوال کیا

"کیا کسی لڑکی کو شادی کا پیغام بھجوانے سے بڑھکر کوئی اعتراف محبت ہوگا؟"

ردا بے اختیار مسکرائیں۔

"اگر میری دونوں بہنیں حیات ہوتیں۔۔۔ تو زبردستی تم دونوں کی شادی کرادیتیں"

عمر صرف مسکرا دیا

BEING THE STRING OF YOUR KITE

وہ اس وقت کال پہ بات کر رہا تھا لان میں جب وہ تیز قدموں سے اس کی طرف چلتی ہوئی آئی

"کیا حرکت کی ہے خالہ سے بات کر کے تم نے"

عمر جان بوجھ کے نا سمجھ بن گیا

"کیا حرکت کی ہے میں نے"

ارسہ غصے میں تقریباً چلا رہی تھی

"تم نے پہلے مجھے ریجیکٹ کیا اس کے بعد اب تم پروپوزل بھیج رہے ہو سمجھ کے کیا رکھا ہوا ہے تم نے"

عمر نے اسے ریلیکس کرتے ہوئے کہا

"ارسہ کام ڈاؤن مجھے پتہ ہے میں نے جلد بازی میں انکار کر دیا تھا اور میں تمہیں کبھی اس نظر سے دیکھا ہی نہیں تھا تو کیسے اپنی زندگی میں شامل کرتا میں نے تمہیں بتایا تھا کہ مجھے پچھتاوا ہے"

ارسہ نے آگے سے ایک نہ سنی

"اپنے پچھتاووں کا ٹوکرا اپنے پاس رکھو۔ آئندہ مجھ سے پانچ فٹ دور رہنا اور اگر مجھ پہ ایسی بری نظر رکھی تو تمہارے ساتھ اچھا نہیں ہوگا"

یہ کہہ کے وہ جانے کے لیے پلٹی تو عمر نے کہا

"اتنا برا بھی نہیں ہوں میں"

ارسہ نے مڑ کر اس کو دیکھا پھر کہنے لگی

"اتنے اچھے بھی نہیں ہو"

عمر اسکو جاتے ہوئے دیکھے گیا۔

وہ کالج میں حاشر کے سامنے والی سیٹ پہ ٹیک لگا کے بیٹھی تھی حاشر نے فائل کو بند کیا اور اسے سائیڈ میں رکھا پھر کہنے لگے

"تم نے عمر کے رشتے سے انکار کیوں کر دیا؟؟"

ارسہ کے چہرے پہ ایک دم سے غصہ آیا

"کیونکہ اس نے پہلے مجھے ریجیکٹ کیا تھا اس لیے میں نے بدلہ لینے کے لیے اسے ریجیکٹ کر دیا"

حاشر نے ہاتھ اب ٹیبل پہ جمالیا تمہیں نہیں لگتا کہ تم rigid ہو گئی ہو"

ارسہ کے ماتھے پہ بل پڑے

"مجھے صرف ایک بات بتائیں آپ اس کے سگے چاچو ہیں کے میرے"

"ارسہ میں تمہارا بھلا چاہتا ہوں عمر کو میں بچپن سے جانتا ہوں وہ ایک بہت اچھا لڑکا ہے"

مگر ارسہ کی سوئی ایک بات پہ انکی تھی

"لیکن اس نے مجھے ریجیکٹ کیا تھا"

اب کے حاشر کی آواز تیز ہوئی چڑ کے کہا

"پھر وہی مرغی کی ایک ٹانگ اس سے غلطی ہوئی ہے اور وہ اس بات پہ پچھتا بھی رہا ہے"

ارسہ نے ہاتھ جھاڑے

"مجھے اس کے پچھتاؤں کا اچار نہیں ڈالنا ایک تو مجھے سمجھ نہیں آ رہا ردخالہ نے خود تو شادی کری نہیں اور میری شادی کے پیچھے پڑی ہوئی ہیں ویسے چاچو اگر میں آپ کی جگہ ہوتی اور ردخالہ مجھے ریجیکٹ کرتی تو پھر میں مڑ کے بھی نہیں دیکھتی"

اسنے جان بوجھ کے بات کا رخ موڑا۔

حاشر اس کی بات پہ اداسی سے مسکرائے اور پھر کہنے لگے

"جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں

ستم نہ ہو تو محبت میں کچھ مزہ ہی نہیں"

ارسہ نے بس انہیں افسوس سے دیکھا پھر ہلکا سا مسکرائی

ردا گاڑڈن میں کسی سے فون پہ بات کر رہی تھیں۔ عمران کے پاس آ کے بیٹھا تو مسکرا کے فون بند کر دیا۔  
عمر کا چہرہ بتاتا تھا جیسے اس نے کوئی بات کہنی ہو۔

"بولو کیا بات ہے"

"بات صرف اتنی سی ہے خالہ۔۔۔"

اسکا لہجہ بھانپ کے ردا نے ہاتھ اٹھا کے کہ

"ایک منٹ ایک منٹ اگر تو تم حاشر کی بات کرنے آئے ہو تو فوراً چلے جاؤ"

"خالہ آپ بات کو سمجھیں"

ردا اٹھ کے جانے لگیں تو پیچھے سے عمر بولا۔

"خالہ اچھی قسمت ایک بار دستک دیتی ہے اور دوسری بار بہت کم لوگوں کو اپنی جانب بلاتی ہے"

وہ رک گئیں۔ عمر بھی کھڑا ہو گیا۔ اور قدم قدم چلتا ہوا آیا۔

"اور اگر تیسری بار ہو تو سمجھو آپ قسمت کو پسند آگئے ہو۔ پھر بھی اگر آپ قسمت کی نہ سنو تو قسمت

برامان جاتی۔۔۔ قسمت کہتی ہے اچھا مجھے انور کر رہے ہو۔۔۔ اب میں کرونگی انور۔۔۔ میں نہیں چاہتا

BEING THE STRING OF YOUR KITE

قسمت آپ کو اسکے بعد انور کرے"

وہ سن ہو کے اسے دیکھنے لگیں۔ پھر بولیں

"اس سے کہو مجھے سوچنے کے لیے تھوڑا وقت دے"

اور کہ کے چلی گئیں۔ عمر کے چہرے پہ فاتحانہ مسکراہٹ آئی۔

مغرب کا وقت تھا۔ وہ آج ایک شوٹ پہ گئی تھی۔ تھک ہار کے بیڈ پہ لیٹی تو روما اور اقراء کمرے میں آئیں۔

اور خوشی خوشی پوچھنے لگیں۔

"ارسہ باجی آپ کیا پہنیں گی"

ارسہ نے اسکے ہاتھ سے چسپ کاپیکٹ جھپٹا۔

"کیوں تمہارے چاچا کی شادی ہے"

تب امراء کمرے میں آئی۔

"تمہارے چاچو ہی کی تو شادی ہے تین دن بعد"

ارسہ ایک دم اٹھ کے بیٹھی اور حیرت سے پوچھنے لگی۔

"یہ جادو کیسے ہوا ہم لوگ جب سے چاچو اسلام آباد سے آئے تھے تب سے خالہ کے پیچھے پڑے تھے"

اقراء نے جھومتے ہوئے کہا

"یہ جادو عمر بھائی نے کیا۔"

امراء نے بھی تائید کی "وہ سچ مچ کا ساحر ہے"

ارسہ کا تھوڑا موڈ آف ہوا

"تو کیا ہم خالہ کو فارسی یا جرمن میں سمجھاتے تھے؟"

امراء اسکے قریب بیٹھی

"ارسہ ہر کسی کے سمجھانے کا انداز مختلف ہوتا ہے۔ اور تم اس چیز کو چھوڑو اور بس شادی کی تیاری کرو"

ارسہ نے موبائل اٹھایا اور حاشر کو مبارک دینے لگی۔

وہ آئینے کے سامنے سفید لانگ فراک میں کھڑی تھی کانوں میں جھمکیاں اور بال اسٹریٹ کیے ہوئے تھے۔  
- امراء مہرون فراک پہنے اندر آئی۔ بالوں کو جوڑے میں قید کیا ہوا تھا۔ ارسہ اپنے آپ کو آئینے میں  
دیکھتے ہوئے بولی

"کیوں لگ رہی ہوں نامیں حسین"

امراء نے تائید کی

"ہاں بہت۔۔۔ آہٹ کی آتما لگ رہی ہو"

ارسہ نے برا سامنہ بنایا

"جلتی رہنا تم بس"

تب اقراء اندر آئی۔ اور امراء سے کہنے لگی۔

"آپی ارسل بھائی بلار ہے ہیں تمہیں تم خالہ کو پار لڑ سے لے جاؤ اور عمر بھائی اسٹیشن چلے گئے ہیں ان سے  
کال پہ بات کر لینا"

ارسہ کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں

"کیا مطلب عمر کیوں اسٹیشن گیا ہے؟"

امراء نے اپنا کلچ اٹھایا۔ اور مڑ کے کہنے لگی۔

"تم نے اتنی تو بے عزتی کر دی تھی۔ تب سے تمہارا سامنا نہیں کیا اس بندے نے۔۔۔ آج لاہور جا رہا

ہے اپنے دویال پھر دیکھو اسی مہینے شاید جرمنی چلا جائے۔"

ارسہ کی چہرے پہ گلٹ ابھرا۔ اسنے کچھ کہا نہیں۔ بس چپ ہو گئی۔ آئینے میں خود کو دیکھ کے کمپوز کیا۔

لان میں نکاح کی تقریب رکھی گئی تھی۔ ردا سرخ جوڑا پہنے حاشر کے برابر میں بیٹھی تھیں۔ حاشر کے چہرے پہ خوشی عیاں تھی۔ وہ انکے قریب آ کے بیٹھی تو حاشر اداس ہو کے ردا سے کہنے لگے۔ "اتنی خوشی کے موقعے پہ بس میرا بھتیجا ہی نہیں ہے"

قریب بیٹھا رسل بھی بولنے لگا۔

"اب تو امکانات بھی نہیں ہیں آنے کے کہ رہا تھا اب جر منی گیا تو واپس نہیں آؤنگا"

پھر ایک نظر ارسہ کو دیکھا۔۔ جیسے اسی کو سنارہا ہو

"تبھی کہتے ہیں جلدی کا کام شیطان کا۔۔ اسنے جلدی میں انکار کر دیا۔ اب دیکھو بھگت رہا ہے۔۔۔"

ارسہ خاموشی سے سنتی رہی پر ظاہر ایسے کرا جیسے کچھ سنا نہیں۔ اتنے میں ردا بولیں۔

"بھئی دیکھو نہ میں نے اسے فورس کیا تھا نہ ارسہ کو کرو گئی۔۔۔ مگر مجھے افسوس ہے میرے اتنے بڑے دن پہ وہ میرے ساتھ نہیں"

ارسہ کی اب بہت ہو چکی تھی وہ اسٹیج سے اتری۔ اور اس سارے شور سے دور آئی۔ موبائل اٹھایا۔ عمر کا نمبر ڈائل کیا۔

"کال کروں یا نہ کروں۔۔۔۔۔ افوہ"

وہ خود سے باتیں کر رہی تھی اور کال مل گئی۔ پہلے ہی رنگ پہ کال اٹھالی گئی۔ جیسے سامنے والا اسی کا منتظر ہو

۔ ارسہ نے بغیر کسی تہمید کے کہا

"تم اسٹیشن سے واپس آ جاؤ"



لہجے میں حیرت تھی۔  
"کیوں"

ارسہ نے بلا جھجک کہا۔

"میں تمہیں روک رہی ہوں اس لیے۔ اسٹیشن پہ میں آؤنگی نہیں کیونکہ تم ہیر و نہیں ہو جو رات کے اس  
پہر ہیر وئن تمہیں روکنے کے لیے اسٹیشن پہ آئے۔"  
عمر ہلکا سا مسکرایا۔

"تو تم روک رہی ہو مجھے۔۔ مگر بتاؤ تو کیوں روک رہی ہو؟؟"

ارسہ کی آواز ایک دم تیز ہوئی۔

"کیونکہ میں تم سے لڑتے لڑتے تمہارے لیے لڑنے لگی ہوں"  
اور کھٹ سے فون بند ہو گیا۔

Safar-e-Adab

BEING THE STRING OF YOUR KITE

عمر نے مسکرا کے فون نیچے کیا۔ تو وہ کہیں ریلوے اسٹیشن پہ نہیں بلکہ ارسل کے کمرے میں تھا۔ سامنے  
ارسل اور امراء کھڑے تھے۔ امراء نے فاتحانہ نظروں سے دیکھ کے کہا  
"میں نے کہا تھا۔۔ وہ نہیں جانے دیگی"

عمر اپنے بال بناتا ہوا اٹھا۔

"یہ لمحات ایسا لگرہا تھا گزریں گے ہی نہیں۔۔ مجھے لگا اگر وہ نہ روکتی تو کیا ہوتا"

پچھلے سے روم کی آواز آئی

"پھر آپکا موئے موئے ہو جاتا"

ارسل، امراء اور عمر نے ایک ساتھ گردن موڑ کے دیکھا  
تو روماکر پہ ہاتھ رکھ کے کہنے لگی

"اقراء سوچو اگر یہ بات ارسہ باجی کو پتا چل جائے؟؟"

اقراء افسوس سے سر ہلا کے بولی

"کیا ہو گا ساری پلاننگ پہ پانی پھر جائے گا"

امراء نے غصے سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا

"موٹو پتلو کیا چاہیے تمہیں؟"

روما سوچتے ہوئے کہنے لگی

"آپ سے ڈیمانڈ الگ کریں گے اور عمر بھائی سے الگ"

آگے سے اقراء نے کہا

"اور حاشر چاچو اور ردخالہ سے الگ"

ارسل نے آہ بھر کے کہا

"مطلب تمہیں انکا بھی پتا ہے"

روما اور اقراء نے مسکرا کے ساتھ سر ہلایا۔

امراء نے تپ کے کہا

"چہرے پہ اتنی خوشی ہے جیسے ایٹم بم کا فارمولا بنالیا ہو"

ارسل چڑ کے کہنے لگا

"اب منہ سے پھوٹو گی تم دونوں کو چاہیے کیا"

اقراء نے اترا کے کہا

"ہم لسٹ بنا کے دیں گے"  
 اور جانے کے لیے پلٹیں۔ تو اقراء کسی چیز سے ٹکرائی۔ اسپہ امراء دیکھ کے کہنے لگی  
 "لاچ کا انجام برا"  
 عمر چہرے پہ مسکراہٹ لیے تیار ہو رہا تھا۔

شادی کی تقریب میں ثمرہ ہر کسی سے مسکرا مسکرا کے مل رہی تھیں۔ عرفات صاحب باربی کیو والے کے  
 سامنے ہی بیٹھے تھے۔ اور ڈش میں رکھے کباب کھا رہے تھے۔  
 وہ فوٹو گرافی میں مگن تھی اور کیمرے میں وہ نظر آیا۔ اسنے کیمرہ ہٹا کے دیکھا وہ سامنے سے چلتا ہوا آرہا تھا  
 ۔ کالی قمیض شلوار پہ گرے کوٹ پہنے۔  
 "کبھی سوچا ہے دل تو نے کہ ایک مغرور سا لڑکا  
 تیرے ہر حکم کی تعمیل کیسے کرتا ہے"  
 شادی میں اس کی نظر ایک لڑکی پہ گئی جو عمر سے سلام دعا کرنے کے لیے آگے بڑھ رہی تھی عمر نے انکے  
 کیا۔

اسرہ کے لبوں پہ مسکراہٹ پھیلی اس کو یاد آیا وہ اس کے ساتھ کیسے رہتا ہے پھر اسے یاد آیا کہ اس نے ثناء  
 کے ساتھ کیسا رویہ رکھا تھا۔ پھر سے یاد آیا وہ روما کی ٹیچر سے ساتھ کتنا روڈ تھا اور پھر اس کے لبوں پہ ایک  
 دم مسکراہٹ چھائی۔

وہ اسے دیکھ کے اسکے قریب آنے لگا مگر وہ ایک عورت کے پیچھے چھپ گئی۔ اسے وہ نظر نہیں آئی۔ وہ  
 ادھر ادھر دیکھ رہا تھا پھر وہ بچتی بچاتی لان کے کونے میں آئی۔

"کیا ضرورت تھی سینٹی ہونے کی ارسہ"

وہ اپنے آپ کو ملامت کر رہی تھی کہ اسے آواز دی کسی نے اسے پتا تھا پیچھے وہ ہے وہ پیچھے مڑی سامنے عمر کھڑا تھا۔

ابرو اٹھا کے پوچھا۔

"یہاں کیوں کھڑی ہو"

ارسہ نے منہ بنا کے کہا

"تم سے چھپ رہی تھی"

وہ گاڑن کے لگے جھولے کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا

"وہاں چلیں۔؟"

وہ جھولے پہ بیٹھی تھی اور وہ سامنے والی کرسی پہ۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"مجھے لگتا ہے اب ہم دونوں کو میں کے خول سے نکل جانا چاہیے۔۔۔ اظہار رویے اور لفظوں دونوں سے

کرنا چاہیے۔ میں رویے سے تو کر چکا مگر لفظوں سے کرنا چاہتا ہوں"

ارسہ بنا پلک جھپکے اسکو دیکھے گی۔ دماغ میں منظر کسی فلم کی طرح چلنے لگے۔ کیسے وہ اسکی ایک کال پہ چوٹ

لگی حالت میں آیا تھا۔ خالہ کو اسنے سمجھایا تھا۔ وہ اسکے موڈ کو بہتر بنانے کے لیے اسے باہر لے گیا تھا۔ فہد

کے گھر اس سے بدلا لینے کے لیے کیسے پلان کیا تھا۔

عمر نے اسکے آگے چٹکی بجائی۔ اور مسکرا کے کہا

"مجھے پتا ہے میں بہت ڈیشننگ لگ رہا ہوں مگر ایسے تو نہ دیکھو"

ارسہ نے پلکیں جھپکائیں

"صحیح کہ رہے ہو رویے سے تو اظہار کر چکے تھے تم"

عمر تھوڑا آگے ہوا۔

"کہتے ہیں محبت میں سات درجے ہوتے ہیں۔ کشش، سحر، تعظیم، جنون، پیار، عبادت اور موت۔ اور مجھے

لگتا ہے پانچ درجے میں طے کر چکا ہوں۔ attract۔ تم نے مجھے تب کیا جب میں نے تمہاری اس برتھ

مارک سے لا پرواہی دیکھی۔"

ارسہ نے اپنے برتھ مارک پہ ہاتھ لگایا۔ وہ دلچسپی سے اسے سن رہی تھی۔

وہ بھی بنا پلک جھپکے اسے دیکھ رہا تھا اور کہہ رہا تھا

"سحر میں قید میں اس وقت ہوا جب تم مجھ سے لڑتے لڑتے میرے لیے لڑی۔ جنون میں نے تب دیکھا

جب تم اکیلی بارش میں وہاں کھڑی تھی۔ میری جنونیت نے مجھ سے آدھے گھنٹے کا رستہ پندرہ منٹ میں طے

کرایا۔ اس دن مجھے پتا چلا کہ مجھے کتنی ساری دعائیں یاد ہیں۔"

وہ تھوڑا سا ہنسا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"مجھے لگتا تھا میں تمہاری عزت نہیں کرتا تھا۔ اور اب ایسی کرتا ہوں کہ تمہارے ہر فیصلے کی عزت

کرنے لگا"

"میں کبھی نہیں مانتا کہ مجھے بھی اس قسم کا کچھ ہو سکتا ہے مگر تم"

پھر دل پہ اور دماغ پہ اشارہ کر کے کہا

"یہاں بس گئی۔۔ جس لڑکی کو دیکھتا تم سے کمپئر کرتا"

ارسہ اب بلش کر رہی تھی۔

"باقی بچی عبادت اور موت وہ میں تمہارے ساتھ کرنا چاہتا ہوں"

ارسہ کھل کے مسکرائی

"اتنا اچھا ڈائلاگ کہاں سے یاد کیا؟؟"

عمر بھی مسکرا دیا

"جب جذبات ابھرتے ہیں تو ڈائلاگ یاد نہیں کرنے پڑتے"

ارسہ کے چہرے پہ مسکراہٹ ابھری۔

"سوچ لو جرمنی میں بھی تم سے لڑو گئی"

عمر نے بھی اسی کے انداز میں کہا

"جرمنی میں میاں بیوی کے لڑنے پہ بین نہیں ہے۔۔ ہاں مگر آہستہ آواز میں لڑنا"

ارسہ کھل کے مسکرائی۔

عمر نے ہاتھ بڑھایا۔

"میں چاہتا ہوں میری زندگی میں بھی ست رنگی آجائے؟؟؟ کیا اجازت ہے؟؟"

ارسہ نے اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھا۔ پھر ہنستی ہوئی بولی

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"اجازت ہے"

عمر اسکی اس ادا پہ ہنس گیا۔

اب وہ دونوں ساتھ ساتھ چلتے ہوئے اس شادی کی تقریب میں جانے لگے۔ وہ کوئی بات کر رہا تھا وہ اس

بات پہ ہنس رہی تھی۔

کبھی یوں بھی آمری آنکھ میں کہ مری آنکھ کو خبر نہ ہو

مجھے ایک رات نواز دے مگر اس کے بعد سحر نہ ہو

کبھی دن کی دھوپ میں جھوم کے

کبھی شام کے پھول کو چوم کر  
یوں ہی ساتھ ساتھ چلیں سدا کبھی ختم اپنا سفر نہ ہو

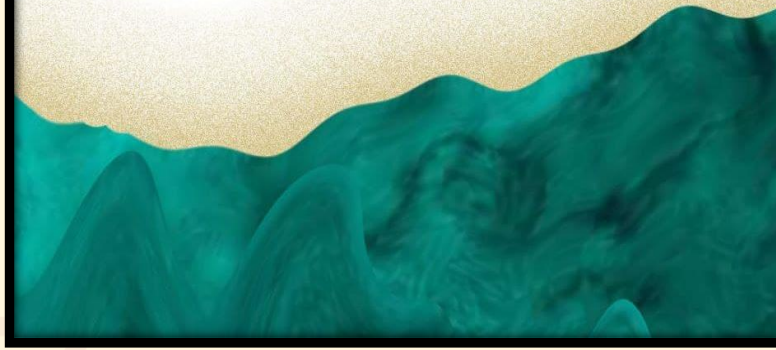
\*\*\*

Safar - ختم شد - Adab  
BEING THE STRING OF YOUR KITE



# پل صراط

عنیزہ زاہد



"تم مجھے ایک برا انسان سمجھتی ہونا۔ مجھے پہچاننے میں تم سے ذرا سی غلطی ہو گئی۔ میں صرف برا نہیں، ایک بدترین انسان ہوں۔" وہ گلاس میں شراب انڈیلتے ہوئے ایک ٹرانس میں کہہ رہا تھا۔ شراب گلاس سے باہر گرنے لگی تھی پر اسے تو جیسے ہوش ہی نہیں تھا۔ پھر اس نے وہ گلاس اٹھایا اور اسکی طرف دیکھا۔

وہ خوف سے اپنی جگہ پر سمٹی۔ "کیا کہہ رہی تھی تم؟ اس وقت تمہارا کوئی موڈ نہیں ہے مجھ جیسے شرابی کے منہ لگنے کا؟" وہ خود سے سوال کرتا، خود سے جواب دیتا اس کے قریب بیٹھا۔ "اور یہ کہ میں نشئی ہوں؟ آج تمہیں بھی شراب کی لذت چکھاؤں گا۔" اس نے گلاس منال کے منہ کے قریب کیا۔

☆☆☆

'کبھی تو تو بھی محبت کرے گا۔'

فاران احمد نے محبت کی تھی!

'تو بھی کسی کو ٹوٹ کر چاہے گا۔'

اس نے بھی کسی کو ٹوٹ کر چاہا تھا۔

اور پھر۔۔ پھر وہ تجھے چھوڑ جائے گی۔'

اور پھر وہ اسے توڑ گئی۔

'پھر میں تیرے پاس آؤں گا۔ اور کہوں گا کہ دل پہ مت لے۔ وہ چلی گئی تو کیا ہوا، کوئی اور آجائے گی۔' اس کے جانے کے بعد کوئی نہیں آیا۔ اس نے آنے ہی نہ دیا۔

ایسین فتح



# ابراہیم

"یہاں دستخط کرو غازہ ! " کاغذ غازہ کے سامنے کرتے ہوئے انہوں نے کہا تو غازہ نے ایک نظر اپنے سامنے بیٹھے اس اجنبی شخص کو دیکھا جس سے ابھی وہ چند گھنٹوں پہلے ملی تھی۔ ان چند گھنٹوں کی ملاقات نے اس شخص کو اس کا مختار بنا ڈالا تھا۔ زندگی میں پہلی بار قلم پکڑتے ہوئے غازہ کے ہاتھ بڑی طرح کانپتے تھے۔ وہ تو با آسانی قلم تمام کر شفاف کاغذ پر آڑھی ترچھی لکیریں کھینچ کر بہت سارے خاکے بنا لیا کرتی تھی، کچھ دھندلے ہوتے تو کچھ میں پہلی ہی حسرت میں جان موجود ہوتی۔

"تم رشتے کھونے سے ڈرتی ہو غازہ ! " سیکم کا چند روز قبل کہا گیا جملہ کان کے پردے پر ابھرا تھا۔ "بچ کہا تھا تم نے میں رشتے کھونے سے ڈرتی ہوں سیکم ! اور یہ نیا ادھر رشتہ بھی شاید میں کھونے کے لیے ہی بنا رہی ہوں۔" دل میں اس کے کہنے کا جواب دے کر اس نے کاغذ پر قلم گھسیٹا تھا۔ عجیب بات تھی وہ ایک کاروباری شادی کے لیے دلہن بنی ہوئی تھی۔

☆☆☆

"میری زندگی برباد کر کے تم یہاں سکون سے سو رہی ہو۔ شام سے مینو مجھے فون کر رہی ہے اور میں اس کا فون نہیں اٹھا رہا جانتی ہو کیوں؟ کیونکہ میں اس سے بے وفائی کرنے پر بے حد شرمندہ ہوں۔ اپنی زندگی میں پہلی بار میں نے کسی کو چاہا ہے اور تم زبردستی ایک بزنس ڈیل کی طرح میرے سر پر آ گئی ہو۔" وہ بالوں میں ہاتھ چلاتا ہوا اپنے اندر کا سارا انتشار اس پر انڈیل رہا تھا۔ غازہ خاموشی سے بس اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔ اسے واقعی ہی اس شخص پر ترس آیا تھا جس کی محبت آباد ہونے سے پہلے ہی اس کے باپ نے اجاڑ دی تھی۔ وہ بستر سے اتر کر اس کے نزدیک آئی تھی۔

"میں بہت تلخ ہو چکی ہوں کلج ! جانتے ہو کیوں؟" اس نے اس کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے انتہائی آہستگی سے کہا تھا۔

"کیونکہ اس دنیا اور معاشرے کی سفاکی آپ کو تلخ بنا دیتی ہے۔ اول تو مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ تم کسی سے کمینڈ ہو اور بالفرض اگر مجھے معلوم بھی ہوتا تو تب بھی میں وہاں کچھ نہیں کر پاتی۔ میں یہ کاغذی تعلق تب بھی نہیں روک سکتی تھی۔ تمہاری مجرم میں نہیں ہوں کلج ارسلان ! بلکہ اپنے مجرم تم خود ہو۔ مینو کے مجرم تم ہو جو محض اپنے باپ کی لالچ کے ہاتھوں اپنی محبت پر ایک کاغذی سوتن لے آیا۔" وہ سینے پر بازو پیٹتے انتہائی تلخی سے کہہ رہی تھی جبکہ کلج بس حیرت سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔



Click here

safareadab.com



دنوشہ آرزو

"جانتے ہو میرے لیے اب محبت کیا ہے۔" وہ آنسوؤں کو بمشکل روکے ہوئے تھی۔ "م جس سے (ال) مالک شروع ہوتا ہے، ج جس سے (ال) حلیم شروع ہوتا ہے، ب جس سے (ال) باری اور ت سے تمنا (وہ جو اللہ سے کی جاتی ہے) شروع ہوتی ہے۔ بس یہی ہے میرے نزدیک محبت!" وہ ضبط کی انتہا پہ تھی۔ "ایک وقت تھا تم میری تمنا تھے مگر اب صرف ایک ہی تمنا ہے میری۔۔۔ اللہ۔۔۔ بس اللہ۔۔۔" وہ رکی اور گہرا سانس لے کر بولی۔ "ایک بار بھابھی نے کہا تھا کہ ایک بار جو چڑھ جائے رنگ حب الہی تو اتر جائیں۔۔۔! ہاں وہی رنگ چڑھ گیا ہے مجھے۔" وہ زید کی خاموشی سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ اب ایک آخری جملہ رہ گیا تھا کہنے کو۔ وہ ہمت پیدا کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ کہنے لگی تھی کہ زید بولا۔ "تمنا تمہیں نہیں بھی ہے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں تمہارا ہوں، تمہارا تھا، اور تمہارا ہی رہوں گا۔ شوہر کی تمنا بھی ہوتی ہے بھلا کسی کو۔" وہ مسکراتے ہوئے کوشش کر رہا تھا۔

"شوہر کے غیر محرم ہونے میں بس ایک دستخط کی دیر ہوتی ہے۔" وہ سنگدل ہو چکی تھی۔ دوسری جانب زید کو دھچکا لگا تھا۔

☆☆☆

"مجھے سننے میں آیا ہے کہ تم کسی کو پسند کرتی ہو۔" اسے جھکا لگا کیا وہ جان گئے تھے۔ وہ ذرا بوکھلا گئی مگر جھوٹ وہ نہیں بولنا چاہتی تھی۔

"جی، مگر آپ سے کس نے کہا؟" اس نے لکھ ہی دیا۔

"وہ اہم نہیں ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ اس کا نام کیا ہے؟" وہ کچھ مزید بوکھلائی۔ اب کیا کرے؟

"میں نہیں بتا رہی۔ ابھی کچھ کنفرم نہیں ہے۔ میں ایسے تو نام نہیں بتا سکتی نا؟" اسے یہی جواب ٹھیک لگا تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ وہ یہ تاثر دے گی کہ وہ جو کوئی بھی ہے اس نے سوچنے کا وقت مانگا ہے۔ اب جھوٹ ہے تو جھوٹ سہی۔ شرم سے توجہ ہٹا کر گئی۔

"ویسے تم نہ بھی بتاؤ تو میں جانتا ہوں وہ کون ہے۔" وہ گھبراہٹ میں پگھل رہی تھی جلتی موم کی طرح۔

اچھا اتنے پریقین ہیں تو بتائیں نام؟" اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"میں جانتا ہوں تم مجھے ہی پسند کرتی ہو، آخر۔۔۔" وہ دم بخود رہ گئی۔ آخر وہ کیسے جان سکتے تھے؟ در اگر وہ جانتے تھے تو کب سے جانتے تھے؟ وہ حیران بھی تھی اور پریشان بھی۔

"اگر تمہاری مجھ سے شادی نہ ہوئی ہوتی اور تمہیں موقع ملتا تو کیا تم حسن خان کو اپنا بیٹا؟"

رقیہ الجھ سی گئی۔ "میں سمجھی نہیں آپ کی بات کا مطلب۔"

وارث جان نے بہت سوچنے کے بعد سوال کا انداز بدل دیا۔ "تمہیں مجھ میں یا حسن خان میں سے کسی ایک کو چننا ہو تو کسے چنوں گی؟"

رقیہ وارث کے اس سوال پر ناراض ہو گئی۔ "کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔۔ یہ کیسا عجیب سا سوال ہے۔ آپ شوہر ہیں میرے اور وہ کوئی نہیں میرا۔ بس ساتھ پڑھتا ہے اور اچھا کلاس فیلو ہے۔ اس کا آپ سے کیا مقابلہ!!!!"

وارث جان ابھی بھی الجھا ہوا تھا۔ "رقیہ میں صرف اور صرف تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔ اگر تم حسن خان کے ساتھ کو پا کر خوش رہ سکتی ہو تو۔۔۔" اس کے باقی ماندہ الفاظ اندر کہیں دب کر رہ گئے تھے۔ رقیہ جو وارث جان سے کبھی اونچی آواز میں بولنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ اس نے وارث جان کے گال پر زور دار تھپڑ مار دیا۔ اسے خود بھی اندازہ نہیں تھا کہ کیسے اس کا ہاتھ وارث پر اٹھ گیا۔

☆☆☆

"امبر تم نے کہیں رقیہ کو دیکھا ہے۔ مجھے گیٹ سے پتا چلا کہ رقیہ آچکی ہے۔" رقیہ کی حسن کی طرف بیک تھی۔ رقیہ مسکراتے ہوئے ہلٹی اور حسن خان وہیں دل تمام کر کھڑا ہو گیا۔ "اف۔۔۔ کوئی اتنا خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے۔" اس سے پہلے کہ حسن خان مزید کچھ اور کہتا رقیہ اس کی طرف بڑھی۔ حسن خان کی آنکھوں کی چمک بتا رہی تھی کہ آج وہ رقیہ کو پا لینے کے جنون سے آیا ہے۔ حسن خان کے ساتھ اس کی والدہ بھی تھیں۔ انہوں نے رقیہ کے لیے تعریفی جملے کچھ اس طرح کہے۔ "بہت خوبصورت ہو تم اور آج تو بہت زیادہ حسین لگ رہی ہو۔ جانتی ہو آج مجھے کیوں لایا ہے اپنے ساتھ؟؟" ابھی وہ مزید کچھ کہتیں کہ رقیہ نے مسکرا کر حسن کو مخاطب کیا۔

"حسن ان سے ملو میرے سہنڈ۔ سردار وارث جان۔" حسن کی آنکھیں پھٹ سی گئیں وہ بے اختیار بولا "کیا؟؟؟ کیا کہا ہے تم نے۔۔۔؟؟؟ کون ہے یہ؟؟۔۔۔ مطلب تمہارے ساتھ کیا رشتہ ہے ان کا؟؟؟"

Click here

safareadab.com

وراثت

فاطمہ ملک

## ناؤں بار دیگر تو کی دیکھی جھلک

"سہل اس کالا ک خراب ہے کیا یہ دروازہ کھل  
ہی نہیں رہا مجھ سے۔"

"اچھا؟ دیکھوں ذرا میں۔" وہ اپنی جگہ پر بیٹھے  
لہجے کو متعجب کرتا مسکرایا۔

وہ پریشان ہوتی ہوئی بھی بہت حسین لگ رہی  
تھی۔ سہل سٹیرنگ پر دونوں ہاتھ رکھے چہرہ ان  
پر ٹکائے اس کی کارروائی دیکھتا رہا۔

"دیکھو نا۔" وہ پلٹی، اسے اس طرح بیٹھے دیکھ پہلے  
تو جزبہ ہوئی مگر اس کی معنی خیز مسکراہٹ سے  
فوراً ہی اس کا بھید پا گئی۔ "کیا ہے یہ سہل دروازہ  
کھولو ابھی۔" تادیبی نظروں سے اسے دیکھا۔  
"کچھ دیر دیکھ لوں گی بھر کے؟" اس کے لہجے  
میں التجاسی التجا تھی۔

"توبہ ہے، پہلی بار دیکھ رہے ہو کیا؟" وہ اس کی  
طرف رخ موڑ کر بیٹھ گئی، لہجہ از خود ہی نرم ہو  
گیا۔

"نہیں مگر ہر دفعہ یہ ہی احساس ہوتا ہے جیسے  
پہلی بار دیکھ رہا ہوں۔" پلک جھپکے بغیر اسے دیکھے  
گیا۔

# بار دیگر تو

(دل مگر یہ کہہ رہا ہے صرف تو اور صرف تو)

شفق اقبال

Safar-e-Adab

BEING THE STRING OF YOUR KITE

www.safareadab.com

"اچھا! وہ نہی۔"

"پہلے وہ بولو جو میسج پر بھیجا تھا تم نے۔" وہ یونہی

اسے نہار رہا تھا۔

"تمہیں کسی نے کہا ہے کہ تم حد سے زیادہ

خوبصورت ہو؟ بطور خاص آج.. ابھی اس وقت

کتنی حسین لگ رہی ہو؟ آئی ریٹلی ہو پ کسی نے

نہیں کہا ہے۔" سہل نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ

میں لیا۔

"امم کوئی اور کیوں کہے گا یہ کام تو شوہر کا ہوتا

ہے نہیں؟" لہجے میں شرارت گھلی ہوئی تھی۔

سہل سر جھکا کر ہنس دیا وہ اسے حیران کرنے کا

کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتی تھی۔

"یو آر رائٹ میرے علاوہ کون کہے گا.. کسی اور

کو کہنا بھی نہیں چاہیے ورنہ.."

"ڈونٹ ٹیل می تم اس کا قتل کر دو گے؟" دوسرا

ہاتھ ڈرامائی انداز میں منہ پر رکھا نتیجتاً اس کی

چوڑیاں چھن چھنا گئیں۔

"قتل کرنا بنتا بھی ہے۔" سہل زیر لب بڑبڑایا وہ

خشمتیں نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔

"کیا؟ زور سے بولے مسٹر!"

"تم نے پڑھ لیا تھا نا سمجھ نہیں آیا؟" نچلاب

دانتوں تلے دبائے مسکراہٹ روکی۔

"ناہ مجھ سے پڑھا ہی نہیں گیا سمجھ تو دور کی بات

ہے۔" سہل نے آنکھیں میچیں باریک جھری

سے اسے دیکھا، یسرا کو اس کے انداز پر ہنسی

آگئی۔

"پروفیسر صاحب کی سمجھ نہیں آیا چی چی چی!" وہ

گردن نفی میں ہلاتی افسوس ظاہر کر رہی تھی۔

"اردو نہیں تھی نا؟ اردو میں بھیج دیتیں تو سمجھ

بھی آجاتا۔" اس نے منہ بسورا۔

"فارسی تھی۔"

"تمہیں آتی ہے؟" وہ حیران ہوا۔

"نہیں جی آتی تو مجھے بھی نہیں میں نے بھی کہیں

پڑھا تھا.. وہ سوچتے ہوئے گویا ہوئی۔

"زندگی گریز بار بود؟" سہل نے ڈیش بورڈ

سے اپنا فون اٹھایا اور اس کا میسج نکالا۔

پڑھتے ہوئے وہ اسے دیکھنے لگا جیسے تائید چاہ رہا ہو کہ وہ ٹھیک پڑھ رہا ہے یا نہیں، یسرانے نفی میں سر ہلایا پھر بہت آہستگی سے بولنا شروع ہوئی۔۔۔  
 "زندگی گریز بار بار بُود.. بار دیگر تُو، بار دیگر تُو۔"  
 وہ اس کی آنکھوں میں نہیں دیکھ رہی تھی البتہ نظریں اس کے چہرے پر تھیں، اس کے ہاؤ بھاؤ کو جانچ رہی تھی۔

"یعنی؟" وہ کنفیوزڈ سا کبھی فون دیکھتا کبھی اسے۔

And if life is repeated a thousand times. Still you, you, and again you

(اور اگر زندگی ہزار بار دہرائی جائے۔ تب بھی تم، تم، اور پھر تم۔ — فروغ فرخ زاد)

دھیمے انداز میں انگریزی میں ترجمہ بتاتی وہ اسے لاجواب کر گئی، سہل ٹکلی باندھے اسے دیکھتا رہا۔ وہ گہری سانس لے کر چپ ہو گئی، وہ یونہی اسے دیکھے گیا۔ وہ نظریں جھکا چکی تھی۔ وہ ہنوز

اسے تکتا رہا۔ اس نے دوبارہ نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا تو ایک دم حیران پریشان ہوا اٹھی۔  
 "یا اللہ سہل تم۔۔" وہ اپنی سیٹ پر آگے ہو کر اس کے قریب ہوئی۔

وہ آنکھیں چرا گیا مگر اس کی آنکھوں میں تیرتا جذبات کا سمندر یسرانے مخفی نہیں رہا تھا۔ اس کا انوکھا اظہار اس کے دل میں محبت کو ہزار گنا تجاوز کر گیا تھا اور اسے احساس بھی دلا دیا تھا وہ بھی اس کی محبت ہے، وہ سوچتا تھا وہ کبھی اس کا پیار نہیں بن سکتا بس شوہر ہی رہ سکتا ہے۔ یسرا نے اسے غلط ثابت کر دیا، وہ محبت میں اس سے کئی آگے بڑھ چکی تھی۔

"یسرا کیا میں واقعی اس کا حقدار ہوں؟"

آنکھوں پر ہتھیلیاں رکھتے استفسار کیا جانے یہ ندامت تھی یا کیا جو وہ نگاہیں نہیں ملا پایا۔  
 "تم نہیں تو کون ہو سکتا ہے سہل حیات؟" وہ اس کی ہتھیلیاں ہٹا کر انگلیوں کی پوروں پر موتی چننے لگی۔



"کوئی بھی نہیں.. تمہیں تو میری کٹھن زندگی کو

آسان کرنے کے لئے بنایا گیا ہے یسرا۔" وہ

دوبارہ اس کا ہاتھ تھام کر گویا ہوا تھا۔

مکمل ناول فری میں پڑھنے کے لیے یہاں  
کلک کریں۔

[safareadab.com](http://safareadab.com)

Safar-e-Adab

BEING THE STRING OF YOUR KITE

سفر ادب کی جانب سے ناولوں کی پی ڈی ایف کاپی کو ہر غلطی سے ماورا بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ کسی بھی طرح کی غلطی پائی جانے پر اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ ہماری ٹیم کے تیار شدہ پی ڈی ایف کے تمام جملہ حقوق سفر ادب کے نام محفوظ کر لیے گئے ہیں۔ کسی ادارے یا شخص کی جانب سے ہمارے کام کو اپنے آفیشل استعمال میں لانے کی کوشش کو غیر قانونی سمجھ کر سفر ادب کی جانب سے کارروائی کی جاسکتی ہے۔

- ٹیم سفر ادب